اَللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ

دعائے رسول ﷺ پانے والے

وہ خوش نصیب ہستیاں جنہیں زبانِ نبوت سے دعا ملی

www.KitaboSunnat.com

مولف: محمد عظیم حاصلپوری حفظہ اللہ

دار القدس
DAR-UL-QUDAS

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

دعائے رسول پانے والے

وہ خوش نصیب ہستیاں جنہیں زبان نبوت سے دعا ملی

اسلامی کتب خانہ اینڈ کیپ ہاؤس
اسٹیشن بازار گگو منڈی
0300-4059247

مولف: محمد عظیم حاصلپوری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئینہ مضامین

- عرض ناشر ۱۲
- عرض مؤلف ۱۳
- سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے دعا ۱۵
- سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لیے دعا ۲۱
- سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے لیے دعا ۲۴
- سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے لیے دعا ۲۸
- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے لیے دعا ۳۲
- سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے لیے دعا ۳۳
- سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کے لیے دعا ۳۵
- سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا ۳۷
- سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے لیے دعا ۳۸
- سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے لیے دعا ۴۰
- سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے لیے دعا ۴۴
- سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے لیے دعا ۴۷
- سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے لیے دعا ۴۹
- سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے لیے دعا ۵۲
- حضرت یوسف علیہ السلام کے لیے دُعا ۵۴
- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے رحمت کی دُعا ۵۸
- حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے لیے دُعا ۶۳
- حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے لیے دُعا ۶۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- حضرت لوط علیہ السلام کے لیے دُعا ۶۸
- ازواجِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دُعا ۷۰
- سیدہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دعا ۷۸
- سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لیے دُعا ۸۰
- سیدہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کے لیے دُعا ۸۳
- سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۸۵
- سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۸۸
- سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا ۹۴
- سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا ۹۵
- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا ۹۸
- سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۰۱
- سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا ۱۰۳
- سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا ۱۰۶
- سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا ۱۰۹
- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۱۱
- سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۱۳
- سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا ۱۱۵
- سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۱۶
- سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا ۱۱۹
- سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۲۲
- سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا ۱۲۷
- سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۲۹
- سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۳۰
- سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا ۱۳۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۳۴
سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۳۵
سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۳۸
سیدنا ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۳۹
سیدنا عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۴۰
سیدنا زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا ۱۴۲
سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۴۳
سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۴۴
سیدنا عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۴۶
سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۴۸
سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۴۹
سیدنا قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۵۰
سیدنا ولید بن قیس رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۵۲
سیدہ اُمّ حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے لیے دُعا ۱۵۳
سیدنا عباد بن بشر رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۵۴
سیدنا نجاشی رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۵۵
سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۵۶
سیدہ اُمّ معبد رضی اللہ عنہا کے لیے دُعا ۱۵۷
سیدنا ابو رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ کے چچا کے لیے دُعا ۱۶۱
سیدنا حنظلہ بن حذیم رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۶۱
سیدنا حسن بن شداد رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۶۲
سیدنا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۶۳
سیدنا ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۶۵
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کے لیے دُعا ۱۶۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے لیے دُعا ۱۶۸
- سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے لیے دُعا ۱۶۹
- سیدنا عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۷۱
- سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا ۱۷۲
- سیدنا براء بن معرور رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۷۳
- آل ابی اوفیٰ کے لیے دُعا ۱۷۵
- سیدنا ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا ۱۷۷
- سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۷۸
- سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۸۰
- سیدنا عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۸۱
- سیدنا ابوزید عمرو بن اُخطب رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۸۳
- حضرت جُلَیبیب رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۸۴
- سیدنا خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۸۵
- سیدنا عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۸۷
- سیدنا طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۸۸
- سیدنا عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۸۹
- سیدنا احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کے لیے دُعا ۱۹۰
- سیدنا عمرو بن الحمق الخزاعی رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۹۱
- سیدنا علی بن شیبان رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۹۲
- سیدنا تلب بن ثعلبہ تمیمی رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۹۳
- سیدنا حرملہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۹۴
- سیدنا قرہ مزنی رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۹۵
- سیدنا عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۹۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سیدنا شیبہ بن عثمان العبدری رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۹۶
- سیدنا عامر بن لقیط رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۹۷
- سیدہ جمرہ بنت عبداللہ یربوعی رضی اللہ عنہا کے لیے دُعا ۱۹۸
- سیدنا سعد بن تمیم رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۹۹
- سیدنا محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۱۹۹
- سیدنا یاسر بن سوید الجہنی رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۲۰۰
- سیدنا ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۲۰۱
- سیدنا ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۲۰۲
- سیدنا ہرماس بن زیاد رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۲۰۳
- سیدنا حشرج رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۲۰۳
- سیدنا ابومصعب رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۲۰۴
- سیدنا ابوخیرہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۲۰۵
- سیدنا عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۲۰۶
- سیدنا عبداللہ بن ہلال انصاری رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۲۰۷
- سیدنا عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۲۰۷
- سیدنا عائذ بن سعدی الجسری رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۲۰۸
- سیدنا عروہ بن الجعد رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۲۰۹
- سیدنا فاتک رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۲۰۹
- حضرت ابوالیسر کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۲۱۰
- انصار اور مہاجرین کے لیے دُعا ۲۱۱
- انصار کی اولاد کے لیے دُعا ۲۱۳
- انصار کی عورتوں کے لیے دُعا ۲۱۴
- اتباع انصار کے لیے دُعا ۲۱۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اہل بدر کے لیے دُعا ۲۱۴
- غزوہ خندق میں کھانے میں برکت کی دُعا ۲۱۶
- غزوہ تبوک میں دعائیں ۲۱۹
- اہل عرب کے لیے دُعا ۲۲۱
- مدینہ کے لیے دُعا ۲۲۳
- اہل مدینہ کے اوزان میں برکت کی دُعا ۲۲۵
- ملک شام اور یمن کے لیے دُعا ۲۲۵
- سیدنا اُشج عبدالقیس رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۲۲۶
- قبیلہ ثقیف کے لیے دُعا ۲۲۸
- قبیلہ دوس کے لیے دُعا ۲۲۸
- قبیلہ اَحمس کے لیے دُعا ۲۳۰
- قبیلہ غفار اور قبیلہ اسلم کے لیے دُعا ۲۳۱
- قبیلہ حمیر کے لیے دُعا ۲۳۱
- اہل شام اور یمن کے لیے دُعا ۲۳۲
- قبیلہ قریش کے لیے دُعا ۲۳۳
- سیدنا حُممہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۲۳۴
- قبیلہ عنزہ کے لیے دُعا ۲۳۴
- قبیلہ نخع کے لیے دُعا ۲۳۵
- وفد نجیب کے ایک فرد کے لیے دُعا ۲۳۵
- وفد بنی سعد ہذیم بن قضاعہ کے ایک فرد کے لیے دُعا ۲۳۸
- قبیلہ ازدشنوءہ والوں کے لیے دُعا ۲۴۰
- وفد بنو فزارہ کے لیے دُعا ۲۴۱
- جبل رحمت کے لیے دُعا ۲۴۲
- اہل بصرہ کے لیے دُعا ۲۴۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل قزوین کے لیے دُعا ۲۴۳

اہل طائف کے لیے دُعا ۲۴۴

اہل مَقبرہ کے لیے دُعا ۲۴۶

خُرافہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا ۲۴۶

وفد ذومرہ کے لیے دُعا ۲۴۶

وفد سلامان کے لیے دُعا ۲۴۷

حج کرنے والے کے لیے دُعا ۲۴۸

مسافر کے لیے دُعا ۲۴۸

حج میں سر منڈوانے والوں کے لیے دُعا ۲۴۹

شادی کرنے والے کے لیے دُعا ۲۵۰

اُمت محمدیہ کی سحری کے لیے دُعا ۲۵۰

بیت اللہ کی تعظیم کرنے والے کے لیے دُعا ۲۵۱

اُمت محمدیہ کی صبح میں برکت کے لیے دُعا ۲۵۲

اپنی قوم کی بخشش کی دُعا ۲۵۲

اُمت کی بخشش کی دُعا ۲۵۳

اُمت کی مغفرت کے لیے دُعا ۲۵۴

خوفِ الٰہی سے رونے والی آنکھ کے لیے دُعا ۲۵۴

اپنی اہلیہ کو نماز کے لیے بیدار کرنے والے کے لیے دُعا ۲۵۵

اپنے خاوند کو نماز کے لیے بیدار کرنے والی عورت کے لیے دُعا ۲۵۶

ہر میت کی تدفین کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا ۲۵۷

بیمار کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا ۲۵۷

بھولی آیت یاد کروانے والے کے لیے دُعا ۲۵۸

عصر سے پہلے چار سنتیں پڑھنے والے کے لیے دُعا ۲۵۸

مکہ میں ہجرت سے رہ جانے والے کمزور صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے دُعا ۲۵۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- بچوں کے لیے دُعا ۲۵۹
- پہرے دار کے لیے دُعا ۲۶۱
- اللہ کے راستے میں بیدار رہنے والی آنکھ کے لیے دُعا ۲۶۱
- دنیا کی نظر میں کمزور لوگوں کے لیے دُعا ۲۶۲
- اہل وعیال وادب سکھانے والے کے لیے دُعا ۲۶۳
- زبان کی حفاظت کرنے والے کے لیے دُعا ۲۶۳
- مؤذنین کے لیے دُعا ۲۶۴
- شرک نہ کرنے والوں کے لیے دُعا ۲۶۵
- مومن مردوں عورتوں کی مغفرت کے لیے دُعا ۲۶۶
- مدینہ کی کھجوروں میں برکت کی دُعا ۲۶۷
- پاکیزہ کھانے اور پاکیزہ خرچ کرنے والے کے لیے دُعا ۲۶۸
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے دُعا ۲۶۹
- احادیث حفظ کرنے اور آگے پہنچانے والے کے لیے دُعا ۲۶۹
- ماہِ رجب اور شعبان کے لیے دُعا ۲۷۰
- مجنون آدمی کے لیے دُعا ۲۷۰
- کھجوروں میں برکت کی دُعا ۲۷۱
- خلفاء کے لیے دُعا ۲۷۱
- مرغ کے لیے دُعا ۲۷۲
- صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دُعا ۲۷۲
- زکوٰۃ میں عمدہ مال دینے والوں کے لیے دُعا ۲۷۳
- اہل قبور کے لیے دُعا ۲۷۳
- فیاضی سے کام لینے والے کے لیے دُعا ۲۷۴
- جمعرات کے دِن کے لیے دُعا ۲۷۵
- کھجوروں کے باغات کے لیے دُعا ۲۷۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- فرائض الٰہی سیکھنے اور سکھانے والے کے لیے دُعا ۲۷۶
- احادیث لوگوں کو سکھانے والے کے لیے دُعا ۲۷۶
- مسلمانوں کی عزت کا خیال رکھنے والے کے لیے دُعا ۲۷۶
- بیٹے کی اعانت کرنے والے باپ کے لیے دُعا ۲۷۷
- حق بات کہنے والے کے لیے دُعا ۲۷۸
- بچے کی ہدایت کے لیے دُعا ۲۷۸
- نبی کریم ﷺ کی اپنی ذات کے لیے دُعائیں ۲۸۰
- خندق کے موقع پر آپ ﷺ کی دُعا ۲۸۰
- آپ ﷺ کی فتح کے لیے دُعا ۲۸۱
- آپ ﷺ کی اللہ سے اپنی قبر کی حفاظت کی دُعا ۲۸۱
- آپ ﷺ کی علم نفع کے لیے دُعا ۲۸۲
- آپ ﷺ بیدار ہونے کے بعد یہ دُعا پڑھتے ۲۸۲
- آپ ﷺ رات کو بستر پر لیٹ کر یہ دُعا پڑھتے ۲۸۲
- میدانِ اُحد میں رب کے حضور دُعا ۲۸۳
- آپ ﷺ بستر پر لیٹ کر یہ دُعا پڑھتے ۲۸۵
- آپ ﷺ بیت الخلاء جاتے وقت یہ دُعا پڑھتے ۲۸۵
- آپ ﷺ بیت الخلاء سے نکلتے وقت یہ دُعا پڑھتے ۲۸۶
- آپ ﷺ جب نماز کی نیت سے گھر سے نکلتے تو یہ دُعا پڑھتے ۲۸۶
- نماز کے فوراً بعد آپ ﷺ یہ دُعا پڑھتے ۲۸۶
- دشمن سے خوف کے وقت آپ ﷺ یہ دُعا پڑھتے ۲۸۷
- پانی پلانے والے کے لیے آپ ﷺ کی دُعا ۲۸۷
- جس کے ہاں بچہ پیدا ہوتا اسے آپ ﷺ یہ دُعا دیتے ۲۸۷
- گھر سے نکلتے وقت آپ ﷺ یہ دُعا کرتے ۲۸۸
- آپ ﷺ بارش کے لیے یوں دُعا کرتے ۲۸۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اَمَّا بَعْدُ!

اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ. ❶

"دعا ہی عبادت ہے"۔

دعا کی عظمت، شان اور اس کی اہمیت کے متعلق بہت سی آیات اور احادیث ملتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا سے زیادہ عزت والی کوئی چیز نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا سے بڑھ کر معزز نہیں۔ ❷

دعا کے الفاظ رسول معظم جناب محمد کریم ﷺ کی زبان نبوت سے ادا ہوں تو ان الفاظ کی شان اور عظمت کے آگے دنیا کی ہر چیز ہیچ نظر آتی ہے۔ اس کتاب میں ایسی خوش نصیب ہستیوں، مقامات، قبائل وغیرہ کے متعلق مختلف مواقع پر آپ ﷺ کی طرف سے کی جانے والی دعاؤں کو جمع کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مؤلف، کمپوزر، پروف ریڈر اور اس کتاب کی اشاعت میں کسی بھی طریقہ سے حصہ لینے والوں کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور اس کام کو میرے والدین، بہن بھائیوں اور عزیز و اقارب کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

محمد عثمان ظفر

یکم ربیع الاول ۱۴۳۲ ہجری

---

❶ صحيح ابوداؤد، كتاب الصلاة، باب الدعاء، حديث: ١٤٧٩.

❷ صحيح ترمذى، كتاب الدعوات، باب فى دعاء النبى ﷺ، حديث: ٣٥٨٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مؤلف

دعا ایک عظیم عبادت ہے اور قربِ الٰہی کا ذریعہ بھی۔ یہ ایک ایسی عبادت ہے جس سے خالق ومخلوق کے درمیان عبد ومعبود کا وہ رشتہ استوار ہوتا ہے کہ جس کے بغیر زندگی کا دامن محرومیوں سے بھرا رہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تلک بندہ اپنے ربّ سے دعا کرتا رہتا ہے اللہ اس پر راضی رہتا ہے، جب دعا مانگنا چھوڑ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے''۔ ❶

اور یاد رہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا سے زیادہ عزت والی کوئی چیز نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''کوئی چیز اللہ کے ہاں دعا سے بڑھ کر معزز نہیں''۔ ❷

کیونکہ اس نے جن وانس کو پیدا ہی اس لیے کیا ہے کہ اس کی عبادت کریں اور دعا ہی عبادت ہے تو جب کوئی شخص دعا کرتا ہے تو وہ اپنی تخلیق کا مقصد پورا کر رہا ہے۔ اس لیے اس کی دعا سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز عزیز نہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ﴾ (الفرقان : ٧٧)

''کہہ دیجیے! (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) میرا پروردگار تمہاری کوئی پروا نہیں کرتا اگر تمہاری دعا نہ ہو''۔

مومن بندہ اگر دعا کے آداب وشرائط کا لحاظ رکھ کر دعا کرے تو اس کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''کوئی شخص ایسا نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اور اس کی دعا قبول نہ ہو یا پھر اس کی مانگی ہوئی چیز اسے عطا کر دیتے ہیں یا پھر اسی کی مثل کسی برائی کو دور کر دیتے

---

❶ صحیح ترمذی: ٣٣٧٣.

❷ صحیح ترمذی: ٢٦٨٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، یونہی معاملہ چلتا رہتا ہے جب تک وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہیں کرتا''۔ ❶

معلوم ہوا ہر دعا کرنے والے کی دعا رائیگاں اور بے کار نہیں جاتی بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے انداز سے اسے قبولیت سے ضرور نوازتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے چند خاص مومن بندوں کو خاص اعزاز سے نوازا ہوتا ہے۔ جن کی دعا اللہ کبھی بھی رد نہیں کرتا، ان میں سب سے اوّلین استحقاق اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو عطا فرمایا ہوا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ يَدْعُوهَا فَأُرِيدُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي فِي الْآخِرَةِ». ❷

''ہر نبی کے لیے ایک مقبول دعا ہے جو وہ دعا کرتا ہے، پس میں نے اپنی دعا کو محفوظ رکھا ہے قیامت کے دن اپنی اُمت کے لیے سفارش کرنے کے لیے''۔

نبی کریم ﷺ نے مختلف مواقع پر مختلف لوگوں، مختلف علاقوں اور اشیاء کے دعائیں فرمائیں، ان کی تاثیر اُن کی زندگی میں ہی ظاہر ہوگئی۔ ایک عرصہ سے دِل میں خواہش تھی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی کے ان روشن مناروں کا تذکرہ کیا جائے جس میں نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے زبان نبوت سے دعا فرمائی ہو، تاکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت وعقیدت کا اظہار ہو سکے۔ بتوفیق اللہ یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔ اس کتابچہ کو **''سعادت کے پیکر''** کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ کتاب ہذا میں چونکہ دعاؤں کو اکٹھا کرنا مقصود تھا اس لیے سوانح عمری کے متعلق اختصار سے کام لیا گیا ہے۔

آخر میں میں اللہ کی حمد وثناء کے بعد اپنے بھائی آصف الرحمٰن وزیر آبادی اور حسنین شاکر بھائی کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اس کام میں میری خصوصی معاونت فرمائی اور ظاہری حسن سے آراستہ کرنے میں احباب مکتبہ نعمانیہ نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی کاوش کوشش قبول فرمائے اور اسے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

اخوکم

محمد عظیم حاصلپوری

---

❶ صحیح ترمذی: ۳۳۸.

❷ صحیح بخاری: ٦٣٠٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے دعا

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی:

«يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ - ثَلَاثًا». ❶

"اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! تمہیں اللہ معاف فرمائے...." آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ دعا فرمائی۔

فائدہ:

① اللہ تجھے معاف فرمائے:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوئے گھٹنا کھولے ہوئے آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حالت دیکھ کر فرمایا: "معلوم ہوتا ہے تمہارے دوست کسی سے لڑ کر آئے ہیں"۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر سلام کیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ تکرار ہو گئی تھی اور اس سلسلے میں جلدی میں ان کو سخت لفظ کہہ دیے، لیکن بعد میں مجھے سخت ندامت ہوئی تو میں نے ان سے معافی چاہی۔ اب وہ مجھے معاف کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اسی لیے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا کہ "اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ تمہیں معاف فرمائے۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی ندامت ہوئی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے اور پوچھا کیا ابوبکر گھر پر موجود ہیں؟ معلوم ہوا کہ نہیں۔ تو آپ رضی اللہ عنہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک غصہ سے بدل گیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ

❶ صحیح بخاری، فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ((لو كنت متخذا خليلا)) (٣٦٦١، ٤٦٤٠).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرعرض کرنے لگے، اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم! زیادتی میری ہی طرف سے تھی، دو مرتبہ یہ جملہ کہا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے مجھے تمہاری طرف نبی بنا کر بھیجا تھا اور تم لوگوں نے مجھ سے کہا تھا کہ تم جھوٹ بولتے ہو لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ آپ ﷺ سچے ہیں اور اپنی جان و مال کے ذریعہ انہوں نے میری مدد کی تھی۔ تو کیا تم لوگ میرے دوست کو ستانا چھوڑتے ہو یا نہیں؟'' آپ ﷺ نے دو دفعہ یہی فرمایا۔ آپ ﷺ کے یہ فرمانے کے بعد پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کسی نے نہیں ستایا۔ ❶

② اے اللہ! ابوبکر کو میرا ساتھ دے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے یہ بھی دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَبَابَكْرٍ مَعِيَ فِيْ دَرَجَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». ❷

''اے اللہ! ابوبکر کو روز قیامت میرے ساتھ میرے درجہ میں رکھنا''۔

③ اے اللہ! ابوبکر پر رحم فرما:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ: زَوَّجَنِي ابْنَتَهٗ وَ حَمَلَنِيْ إِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَ أَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَّالِهٖ وَ مَا نَفَعَنِيْ مَالٌ فِي الْإِسْلَامِ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ أَبِيْ بَكْرٍ». ❸

---

❶ صحيح بخاري، فضائل اصحاب النبي ﷺ، باب قول النبي ﷺ: لو كنت متخذا خليلا، (٣٤٦١، ٤٦٤٠).

❷ المنتخب (٣٤٥/٤)؛ وحياة الصحابة (١٦١/٣)، كنز العمال (٢٥٥/١١) (٣٦٦٢٢)، والدر المنثور ٢٤٢/٣، والجمع الجوامع ٩٩٣٨، والحلية (٣٣/١) و إتحاف السادة المتقين للزبيدي (٦٨/٧).

❸ جامع الترمذي، المناقب، باب مناقب على بن ابى طالب رضي الله عنه (٣٧١٤)، مشكوة (٦١٢٥)، وكنز العمال (٣٣١٢٤)، البداية والنهاية (٣٦١/٧)، والسنة لابن ابى عاصم (٥٧٧/٢)، و جمع الجوامع (١٢٤٧١).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر، انہوں نے اپنی بیٹی (عائشہ رضی اللہ عنہا) سے میرا نکاح کیا، اور ہجرت میں میری مدد کی، اور سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اپنے مال سے آزاد کروایا اور اسلام میں سب سے زیادہ نفع مجھے اگر کسی کے مال نے دیا ہے تو وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مال ہے۔''

④ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نظر میں:

حضرت ابوبکر صدیق (عتیق) عبداللہ بن عثمان (ابوقحافہ) بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوئ القرشی التیمی والدہ کا نام سلمیٰ اور کنیت ام الخیر تھی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قبل از اسلام ایک متمول تاجر کی حیثیت رکھتے تھے اور ان کی دیانت، راست بازی اور امانت کا خاص شہرہ تھا۔ اہل مکہ ان کو علم، تجربہ اور حسن خلق کے باعث نہایت معزز سمجھتے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کے بعد جب دعوت دین کا آغاز کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑوں میں سب سے پہلے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایمان لائے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''سب سے پہلے سات آدمیوں نے اسلام کا اظہار کیا: ① رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ② ابوبکر رضی اللہ عنہ ③ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ④ سمیہ ام عمار رضی اللہ عنہا ⑤ صہیب رضی اللہ عنہ ⑥ بلال رضی اللہ عنہ ⑦ مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ''۔ ❶

بڑوں میں سب سے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ لڑکوں میں سب سے پہلے جس نے اسلام قبول کیا وہ جناب علی رضی اللہ عنہ ہیں اور عورتوں میں سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور غلاموں میں سے سب سے پہلے جناب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ ❷

---

❶ مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۳۸۰۷، ۳۶۵۸۲، اس کی سند حسن ہے۔

❷ ترمذی، المناقب، باب اول من صلی علی ..... ۳۷۳۵، البدایة والنهایة: ۳۳/۳.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے رفیق ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر میں اپنی اُمت کے کسی فرد کو اپنا جانی دوست بنا سکتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن وہ میرے دینی بھائی اور میرے دوست ہیں''۔ ❶

اے ابوبکر! تو کہاں چلا:

❁ مشرکین مکہ کی ستم رسائی سے تنگ آ کر مکہ چھوڑ کر جانے لگے تو سردار ابن دغنہ سے ملاقات ہوگئی، اس نے جانے سے روک لیا اور کہا کہ تم تو:

''غریبوں کو کما کر دینے والے ہو''

''رشتہ داریوں کو ملاتے ہو''

''بوجھ والوں کے بوجھ اٹھاتے ہو''

''مہمانوں کی ضیافت کرتے ہو''

''حقیقی آزمائشوں میں مدد کرتے ہو''

آپ کو ہم مکہ سے جانے نہیں دیں گے، لہٰذا میرے ساتھ واپس مکہ چلو۔ اور انہیں مکہ واپس لے آئے۔ ❷

❁ یارِ غار اور ہجرت کے وقت ساتھ اور ہر مشکل وقت میں ہمرکاب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ ❸

تجھے جنت کے آٹھوں دروازوں سے بلایا جائے گا:

❁ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کچھ لوگ ایسے ہوں گے جنہیں روز قیامت صدقے کے دروازے سے

---

❶ صحیح بخاری، فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب قول النبی لو کنت متخذا خلیلا (٣٦٥٦) (٤٦٧).

❷ صحیح بخاری مع الفتح، مناقب الانصار، باب هجرة النبی صلی اللہ علیہ وسلم (٢٩١/٩) (٣٩٠٥).

❸ سیر أعلام النبلاء (٢٦٦/٢٦).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلایا جائے گا، کسی کو روزے کے دروازے سے بلایا جائے، کسی کو باب الریان سے بلایا جائے گا (جنت کے آٹھ دروازے ہیں)''۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا:

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جسے آٹھوں دروازوں سے بلایا جائے گا''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«نَعَمْ أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ». ❶

''اے پیارے ابوبکر رضی اللہ عنہ! قیامت کے دِن جنت کے تمام دروازوں سے تجھ کو بلایا جائے گا''۔

پہلا خلیفہ رسول:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا نائب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بنایا:

ایک دِن ایک عورت مسئلہ دریافت کرتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر آنا اور مسئلہ پوچھ لینا۔ وہ کہنے لگی، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں دوبارہ آؤں لیکن آپ نہ ملے تو پھر کس سے ملوں اور کس سے مسئلہ پوچھوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فَإِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِيْ فَأْتِيْ أَبَابَكْرٍ». ❷

''اگر میں نہ مل سکوں تو مسئلہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھ لینا''۔

عمل ہوں تو ایسے...!

عمل صالح میں سب سے بڑھ کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا:

«مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟»

---

❶ صحيح بخاري، فضائل الصحابة، باب قول النبي ﷺ لو كنت متخذًا خليلا (٣٦٦٧).

❷ صحيح بخاري، فضائل الصحابة، باب قول النبي لو كنت متخذا خليلا (٢٧٥٩).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تم میں سے کس نے آج روزہ رکھا ہے؟''

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا:

« فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟ »

''تم میں سے کس نے آج کسی کا جنازہ پڑھا ہے؟''

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا:

« فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا؟ »

''تم میں سے کس نے آج کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟''

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا:

« فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟ »

''تم میں سے کس نے آج کسی مریض کی عیادت کی ہے؟''

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے''۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ ».

''جس شخص میں بھی یہ کام جمع ہو گئے وہ جنت میں داخل ہوگا''۔ (1)

- قرآن مجید کو مصحف واحد میں سب سے پہلے جمع کرنے والے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔
- آخر کار یہ علم و عمل کا سپوت ۲۱/ جمادی الثانی ۱۳ھ میں ۶۳ سال کی عمر میں اس دارِفانی کو چھوڑ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ منصب خلافت پر دو سال تین مہینہ اور دس دن فائز رہے۔

---

(1) صحیح مسلم، الزکاۃ، باب من جمع الصدقۃ و اعمال البر (۱۰۲۸) و فی فضائل الصحابۃ باب من فضائل ابی بکر رضی اللہ عنہ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لیے دعا

① حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حضور دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّةً». ❶

''اے اللہ! عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ذریعے اسلام کو خصوصی عزت بخش''۔

② حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَوْ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ». ❷

''اے اللہ! عمر بن خطاب اور ابوجہل بن ہشام میں سے جو شخص تیرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اس کے ذریعے سے اسلام کو قوت دے''۔

اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے۔ اللہ کے نزدیک ان دونوں میں زیادہ محبوب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔

③ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُولُ الْحَقَّ وَ إِنْ كَانَ مُرًّا». ❸

''اللہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، وہ حق ہی کہتے ہیں اگرچہ وہ کڑوا ہی کیوں نہ ہو''۔

---

❶ مستدرك حاكم (۳/۸۳) (٤٤٨٥) و ابن حبان (٦٨٨٢) إسناده حسن لذاته و دلائل النبوة ۲/۲۱۶۔

❷ المعجم الكبير للطبراني: ۲۹٤/۱۱. و مسند البزار: ۲۲/٤. واحمد (۹۵/۲) (٥٦۹۸) وابن حبان (٦٨٨١) واسناده حسن لذاته و كنز العمال (۳۲۷۷٥).

❸ سنن ترمذي. المناقب، باب مناقب علي بن ابي طالب رضي الله عنه (۳۷۱٤) و مشكوة (٦١٢٥) وكنز العمال (۳۳۱۲٤). البداية والنهاية (۳٦۱/۷) والسنة لابن ابي عاصم (٥۷۷/۲) و جمع الجوامع (۱۲٤۷۱).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ ثانی کا مختصر حال:

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے وزیر، احد العشرۃ المبشرۃ، خلیفۂ ثانی، ابوحفص عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوئ العدوی القرشی عبقری شخصیت کے مالک ہیں، آپ کا لقب فاروق اعظم تھا۔

زمانۂ جاہلیت میں بھی آپ اپنی جوانمردی، عالی ہمتی، پرکشش شخصیت اور اوصافِ حمیدہ کی وجہ سے پورے معاشرے میں نمایاں تھے۔ جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ لمبے تڑنگے، مضبوط جسم کے مالک تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے سر کے سامنے کے حصے کے بال جھڑ چکے تھے۔ رنگ گورا، رخسار اندر کو چپک گئے تھے۔ لوگوں کے درمیان چلتے تو یوں معلوم ہوتا گویا کسی سواری پر سوار ہیں۔

فرشتوں کی خوشی:

رسول اللہ ﷺ کی دعا کی بدولت آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر چھبیس سال کی تھی۔ ان کے اسلام لانے کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھل کر بیت اللہ میں نماز پڑھنے لگے۔ نیز ساتھ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بھی طاقت مل چکی تھی۔ اہل مکہ میں سے کسی کو جرأت نہ تھی کہ آگے بڑھ کر روک سکیں۔

جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے:

«اِسْتَبْشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ» [1]

"سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام پر آسمان کے فرشتوں کو بہت خوشی ہوئی"۔

آپؓ کی رائے وحی بن گئی:

آپ رضی اللہ عنہ عظیم محدث زماں بھی تھے، جب کوئی اہم معاملہ درپیش ہوتا تو نبی کریم ﷺ اس بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ طلب کرتے، تو لوگ اپنی اپنی

---

[1] مستدرك حاكم: ۲۸٦/۱۰. صفوة الصفوة (۲۷٤/۱).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صوابدید کے مطابق رائے دیتے، اکثر ایسا ہوتا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کی تائید میں وحی ربانی نازل ہو جاتی۔ اس طرح آپ رضی اللہ عنہ کی رائے تائید ربانی سے قیامت تک کے لیے شریعت و قانون بن جاتی۔ مثلاً بدر کے قیدیوں میں آپ کی رائے اللہ کو پسند آئی، اسی طرح منافق کی نمازِ جنازہ، شراب کی قطعی حرمت، ازواجِ مطہرات کو نصیحت حجاب کے وجوب اور مقام ابراہیم کو جائے نماز بنانے کے بارے میں وحی الٰہی نے آپ رضی اللہ عنہ کی رائے کی تائید کی، جو آپ رضی اللہ عنہ کے لیے عظیم اعزاز ہے اور آپ کی منقبت اور فضیلت کی بیّن دلیل ہے۔

جنتیوں کے سردار:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو فرمایا:

''یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے علاوہ اوّلین و آخرین تمام جنتی بزرگوں کے سردار ہیں''۔ [1]

ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ میرے لیے کان اور آنکھ کا درجہ رکھتے ہیں''۔ [2]

شیطان راستہ بدل لیتا ہے:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''جس ذات کے قبضہ میں میری جان ہے میں اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ شیطان جس راستے پر تجھے دیکھ لیتا ہے وہ تیرے قدموں کی چاپ سن کر

---

[1] جامع ترمذی، المناقب، باب فی مناقب أبی بکر و عمر کلیهما.

[2] جامع ترمذی، المناقب، باب فی مناقب ابی بکر و عمر کلیهما.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راستہ بدلنے پر مجبور ہو جاتا ہے"۔ ❶

سب سے افضل کون؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا کہ سب سے افضل آدمی کون ہے؟ تو انہوں نے کہا:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہ سب سے بہتر ہیں"۔ ❷

شہادت امیر المومنین:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ۲۳ھ کو حج سے واپس مدینہ منورہ تشریف لائے تو ۲۶ یا ۲۷ ذی الحجہ بروز بدھ کو ایک مجوسی غلام ابولولؤ فیروز نے آپ پر قاتلانہ حملہ کیا جو آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا باعث بنا، شہادت کی تاریخ یکم محرم الحرام ہے۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔ حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلیفہ رسول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ دفن ہونے کی سعادت سے مشرف ہوئے۔ ❸

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے لیے دعا

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی:

---

❶ صحیح بخاری، فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (۳۶۸۳).

❷ تهذيب الكمال ۳۲۵/۲۱.

❸ شهيد المحراب ص ۹٤ و الاستيعاب (۱۱۵۰/۳) و حلية الأولياء (۲۰۱/۷) وكتاب الآثار للامام أبي يوسف ۹۵۲، و مصنف ابن ابي شيبه ۳۲۰۱۳.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

«اَللّٰهُمَّ رَضِيتُ عَنْ عُثْمَانَ فَارْضَ عَنْهُ ـ ثَلَاثًا» ❶.

''اے اللہ! میں عثمان (رضی اللہ عنہ) سے راضی ہو گیا پس تو بھی راضی ہو جا''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین بار ارشاد فرمائی۔

ایک دفعہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عمدہ اونٹنی تحفہ میں بھیجی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ جَوِّزْهُ عَلَى الصِّرَاطِ» ❷.

''اے اللہ! انہیں پل صراط کے عبور کرنے میں آسانی پیدا فرما''۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے یہ دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُثْمَانَ مَا أَقْبَلَ وَ مَا أَدْبَرَ وَمَا أَخْفَى وَمَا أَعْلَنَ وَمَا أَسَرَّ وَمَا أَجْهَرَ» ❸.

''اے اللہ! سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے تمام گناہ معاف فرما اگلے اور پچھلے، اور جو انہوں نے خفی کیے اور جو انہوں نے اعلانیہ کیے اور جو پوشیدہ طور سے کیے اور جو سب کے سامنے کیے''۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيهِ الْمَلَائِكَةُ وَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ» ❹.

''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر جن سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں، انہوں نے تنگی کے وقت جہاد فی سبیل اللہ میں لشکر (تبوک) کو تیار کیا''۔

---

❶ جامع الأحاديث (٢٥٢/٦، ٥١٢٤)، كنز العمال (٣٦٢١٧) ابن عساكر (٥٢/٣٩).

❷ جامع الأحاديث (٢٣٦/٦، ٥٠٩٠)، ابن عساكر (٥٦/٣٩).

❸ حياة الصحابة (١٦٢/٣) والمنتخب (٦/٥).

❹ سنن ترمذی، المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب رضي الله عنه (٣٧١٤)، و مشكوة (٦١٢٥) وكنز العمال (٣٣١٢٤) والبداية والنهاية (٣٦١/٧) والسنة لابن ابی عاصم (٢/٧٧٧) و جمع الجوامع (٤٦١٠).

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دامادِ رسول:

فائدہ : آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور ابوعمرو، لقب ذوالنورین اور نام عثمان بن عفان بن ابی العاص بن عبدشمس بن عبدمناف بن قصی القرشی ہے۔ والدہ کا نام اروٰی تھا۔

اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب پانچویں پشت میں عبدمناف پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نانی بیضاء اُمّ الحکیم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ اس لیے وہ ماں کی طرف سے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ دار ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین اس لیے کہا جاتا تھا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے ان کے نکاح میں آئیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خاندان ایام جاہلیت میں غیر معمولی وقعت و اقتدار رکھتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے جد اعلیٰ امیہ بن عبدشمس قریش کے رئیسوں میں سے تھے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ واقعہ فیل کے چھٹے سال یعنی ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ۴۷ سال قبل پیدا ہوئے۔ بچپن اور سن رشد کے حالات پردۂ خفا میں ہیں لیکن قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے عام اہل عرب کے خلاف اسی زمانہ میں لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا۔ عہد شباب کا آغاز ہوا تو تجارتی کاروبار میں مشغول ہوئے اور اپنی صداقت، دیانت اور راست بازی کے باعث غیر معمولی فروغ حاصل کیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی عمر کا چونتیسواں سال تھا کہ مکہ میں اعلان توحید ہوا جبکہ توحید ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ذریعے "جو ان کے خاص رفیق تھے" ان تک پہنچی تو اس سے متاثر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

قبول اسلام کے کچھ ہی عرصہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا سے شادی ہو گئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی عام مسلمانوں کی طرح مکہ کے رؤساء کے ظلم وستم کے شکار تھے۔ ہجرت کا حکم ہوا تو عثمان رضی اللہ عنہ اپنی بیوی رقیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ملک حبش کی طرف روانہ ہو گئے۔ چنانچہ یہ پہلا قافلہ تھا جو حق وصداقت کی محبت میں وطن اور اہل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وطن کو چھوڑ کر جلا وطن ہوا اور جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی اپنی اہلیہ کے ساتھ مدینہ منورہ میں تشریف لے آئے اور اوس بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ساتھ مؤاخات قائم ہونے کی وجہ سے ان کے ہاں مہمان ٹھہرے۔

نیز جب آپ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو تمام مدینہ میں صرف میٹھے پانی کا صرف ایک ''بیر رومہ'' کنواں تھا جس کا مالک یہودی تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ کنواں خرید کر عام مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔

وہ زار و قطار روتے تھے:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اکثر خوفِ الٰہی سے آبدیدہ رہتے تھے۔ موت، قبر اور عاقبت کا خیال ہمیشہ دامن گیر رہتا۔ سامنے سے جنازہ گزرتا تو کھڑے ہو جاتے اور بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکل آتے۔ مقبروں سے گزرتے تو اس قدر روتے کہ داڑھی تر ہو جاتی۔ لوگ کہتے کہ دوزخ و جنت کے تذکروں سے تو آپ پر اس قدر رقت طاری نہیں ہوتی، آخر قبروں میں کیا خاص بات ہے کہ انہیں دیکھ کر آپ بیقرار ہو جاتے ہیں؟ تو فرمانے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَّنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ أَيْسَرُ مِنْهُ وَ إِنْ لَّمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ شَرٌّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا الْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ». [1]

''بلاشبہ قبر آخرت کی گھاٹیوں میں سے پہلی گھاٹی ہے، اگر کوئی شخص اس میں کامیاب ہو گیا تو اس کے بعد والی گھاٹی اس سے زیادہ آسان ہوگی اور اگر اس میں کامیاب نہ ہو سکا تو اس سے بعد والی گھاٹی اس سے زیادہ سخت ہوگی۔ مزید فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے قبر سے زیادہ کبھی کوئی وحشت ناک منظر نہیں دیکھا''۔

[1] شعب الإيمان للبيهقي: ٤٧٨/٢١. مسند الصحابة في الكتب الشعة: ٣٦١/٣٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب سے زیادہ حیا والے:

نیز آپ رضی اللہ عنہ میں اس قدر حیاء تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حیاء کا پاس ولحاظ کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محفل میں براجمان تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے تکلفی کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ زانوے مبارک سے تہبند ہٹی ہوئی تھی۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی اور پھر مزید صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آمد اور حضرات سیدنا ابوبکر صدیق وسیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی آمد کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم مذکورہ حالت میں برقرار رہے۔ مگر جب سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ دربار نبوت میں بازیابی کے لیے حاضر ہوئے تو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زانوئے مبارک پر کپڑا برابر کر لیا۔ لوگوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے اس اہتمام کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی حیاء سے فرشتے بھی شرماتے ہیں۔ ❶

رحلت:

آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری ایام میں سبائیوں اور باغیوں نے آپ کے خلاف غلط افواہیں اڑا کر طرح طرح کے الزامات لگا دیئے اور خلافت سے دست برداری کا مطالبہ کرنے لگے حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ کو جمعۃ المبارک کے دِن عمرو بن اَحمق اور سودان بن حمران نے شہید کر دیا۔ ❷

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے لیے دعا

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے یہ دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ أَعِنْهُ وَأَعِنْ بِهِ، وَارْحَمْهُ وَارْحَمْ بِهِ، وَانْصُرْهُ وَانْصُرْ بِهِ». ❸

❶ صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عثمان بن عفان (٦٣٦٢).

❷ تفصیلی حالات کے لیے دیکھیں: ابن سعد (٥١/٣) ومسند احمد (٦٧/١) و اصابة (٦٩٨/٧) وكنز العمال (٢٧٢/٦) و مسند احمد (٦٣/١) والطبرى (ص ٢٨٠٤). ترمذى، الزهد، باب ما جاء فى ذكر الموت (٢٣٠٨) و ابن ماجه (٤٢٦٧) والحاكم (٢٣٠/٤) والتاريخ الكبير للبخارى (٢٢٩/٨).

❸ جمع الجوامع: ٥١٦٣/١ والطبرانى: ١٢٢/١٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! علی کی مدد فرما اور ان کے ذریعے سے مدد فرما اور ان پر رحم فرما اور ان کے ذریعے سے دوسروں پر رحم فرما، اور ان کی مدد فرما اور ان کے ذریعے سے مدد فرما''۔

② «اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ ـ يَعْنِيْ عَلِيًّا ـ ».❶

''اے اللہ! جو ان سے دوستی رکھے آپ بھی اس سے دوستی رکھیے اور جو ان سے دشمنی رکھے آپ بھی اس سے دشمنی رکھیں''۔

③ مستدرک حاکم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ لِسَانَهُ وَاهْدِ قَلْبَهُ».❷

''اے اللہ! ان کی زبان کو (حق پر) ثابت رکھ اور ان کے دل کو ہدایت نصیب فرما''۔

④ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

«اَللّٰهُمَّ اهْدِهِ لِقَضَاءٍ».❸

''اے اللہ! انہیں فیصلہ کرنے کا صحیح راستہ دکھلا''۔

⑤ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع سے واپسی پر غدیر خم جگہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ میں جس کا دوست ہوں یہ علی اس کے دوست ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ! وَ أَحِبَّ مَنْ أَحَبَّهُ وَأَبْغِضْ مَنْ يُّبْغِضُهُ! وَانْصُرْ مَنْ نَّصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ».❹

---

❶ جمع الجوامع: ٥١٦٣/١ والطبرانی: ١٢٢/١٢.

❷ مسند احمد: ١١١/١، مستدرك حاكم: ٢٣١/٤.

❸ مسند احمد (١١٨/١)، حياة الصحابة (١٦٢/٣) والمنتخب (٣٢/٥ـ٣٥) و مجمع الزوائد (٩٣/٩، ١٤٦٢٩) وكنز العمال (٢٠٧/٥) (١٣٧٩٧).

❹ كنز العمال (١٤٣/٤) و حياة الصحابة (١٦٢/٣)، مجمع الزوائد (٤٠٢/٩)، جمع الجوامع ١٠٦/٢. امام ہیثمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں علاوہ فطر بن خلیفہ کے اور وہ ثقہ ہیں (١٠٥/٩)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! جو علی سے دوستی کرے تو اس سے دوستی رکھ اور جو ان سے دشمنی کرے تو اس سے دشمنی کر اور جو ان سے محبت کرے تو اس سے محبت کر اور جو ان سے بغض رکھے تو اس سے بغض رکھ اور جو ان کی مدد کرے تو اس کی مدد کر اور جو ان کی مدد چھوڑ دے تو بھی اس کی مدد چھوڑ دے''۔

⑥ ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ».

''اے اللہ! اس سے سردی اور گرمی کو دور کر دے''۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آج کے دن تک مجھے کبھی سردی اور گرمی نہیں ہوئی۔[1]

⑦ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا، اَللّٰهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ».[2]

''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر، اے اللہ! جہاں کہیں بھی علی رضی اللہ عنہ ہوں حق ان کی ہم رکابی میں ہو''۔

دامادِ ثانی:

فائدہ: آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب تھی، لقب حیدر (شیر) اور نام علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ھاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئ۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا زاد بھائی تھے۔

بچوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے:

اسلام قبول کرنے میں انہیں اوّلیت حاصل ہے۔ جیسا کہ ترمذی میں موجود

[1] مجمع الزوائد (۱۱۳/۹)۔ المناقب، باب اكتحاله بريق رسول الله و كفايته والحر والبرد (۱۴۷۰۷) والطبراني في الاوسط (۲۲۸۴) و اسناده حسن، و كشف الاستار (۲۵۴۶)۔

[2] سنن ترمذي، المناقب، باب مناقب علي بن ابي طالب رضي الله عنه (۳۷۱۴) و مشكوة (۶۱۲۵) و كنز العمال (۳۳۱۲۴) والبداية (۳۶۱/۷) والسنة لابن ابي عاصم (۵۷۷/۲) و جمع الجوامع (۱۲۴۷۱)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ لڑکوں میں سب سے پہلے جس نے اسلام قبول کیا وہ جناب علی رضی اللہ عنہ ہیں اور عورتوں میں سے جس نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا وہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں اور غلاموں میں سب سے پہلے جس نے اسلام قبول کیا وہ جناب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❶

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

«أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيجَةَ عَلِيٌّ». ❷

''حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے علی رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی''۔

زہد وورع:

اماں عائشہ رضی اللہ عنہا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان کرتی ہیں کہ:

«كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا».

''جہاں تک مجھے علم ہے وہ بڑے روزہ دار اور عبادت گزار تھے''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس اعتبار سے بھی خاصی فوقیت حاصل ہے کہ وہ دامادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا ــــ جو جنتی عورتوں کی سردار ہیں ــــ کی شادی آپ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی۔ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بطن اطہر سے آپ کی اولاد حسن وحسین ومحسن، زینب اور اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہم پیدا ہوئی۔

داعی اجل سے ملاقات:

رمضان المبارک ۴۰ھ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز پڑھانے کے لیے نکلے، مسجد میں پہنچے تو عبدالرحمن بن ملجم خارجی (جو مسجد میں چھپا ہوا تھا) نے آپ رضی اللہ عنہ پر تلوار سے حملہ کر دیا۔ سر میں کاری زخم آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''مجرم جانے نہ پائے''۔ چنانچہ اسے پکڑ لیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اگر میں زندہ رہا تو اس کے بارے میں قصاص یا معافی کا فیصلہ کروں گا اور اگر شہید ہو گیا تو اسے بھی قتل کر دیا جائے تاکہ میں اس کو لے کر اللہ کے حضور پیش ہوں''۔

❶ ترمذی، المناقب، باب "اول من صلی علی ....." (۳۷۴۵)، البدایة (۳/۳۳)۔

❷ طبقات ابن سعد (۳/۱۵) و مسند احمد (۱/۳۳۱) (۳۰۶۲)، اس کی سند حسن لذاتہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دو تین دن آپ رضی اللہ عنہ زندہ رہے لیکن اٹھارہ یا انیس رمضان المبارک کو جان جان آفرین اللہ کے سپرد کر دی۔ ❶

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور رشد و ہدایت کے اس آفتاب عالم تاب کو کوفہ کے عزی نامی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

انتقال کے وقت بروایت صحیح تریسٹھ سال کی عمر تھی۔

مدتِ خلافت: ۴ سال ۹ مہینے۔ ❷

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے لیے دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ (اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! انس آپ کا خادم ہے، اس کے لیے دعا کریں''۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَ وَلَدَهُ وَ بَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ». ❸

''اے اللہ! اس کے مال و اولاد کو زیادہ کر اور جو کچھ تو نے اسے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما''۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں بچہ تھا اور میرے ساتھ میری والدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا: ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس کے لیے اللہ سے دعا کریں''۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

---

❶ ابن اثیر (۴/۱۲۰)، (۴/۱۵۶)۔

❷ طبری (ص ۳۴۶۱)، ابن سعد (۳/۴۲)، اخبار الطوال (ص ۱۵۴)۔

❸ صحیح بخاری، الدعوات، باب الدعاء بكثرة المال مع البركة (۶۳۷۸، ۶۳۷۹، ۶۳۸۱)، ومسلم (۲۳۷۲)، و ترمذی (۳۸۲۹)، تحفة الأشراف (۱۸۳۲۲)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَ وَلَدَهُ وَ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ». ❶

''اے اللہ! اس کو مال و اولاد کثرت سے عطا فرما، اور اسے جنت میں داخل کر''۔

خادم رسول ﷺ:

فائدہ خادم رسول حضرت انس بن مالک بن نضر بن ضمضم بن زید انصار کے قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوحمزہ تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دس سال تک حضور اکرم ﷺ کی خدمت کی اور آپ رضی اللہ عنہ سے بہت سی احادیث مروی ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ سے دو ہزار دو سو چھیاسی (۲۲۸۶) احادیث مروی ہیں جن میں سے ایک سو اڑسٹھ متفق علیہ ہیں۔

چونکہ نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے درازئ عمر اور مال و اولاد میں برکت کی دعا کی تھی اس لیے آپ رضی اللہ عنہ کی عمر سو سال سے متجاوز ہوئی۔

اولاد میں برکت کی یہ کیفیت تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ خود بیان کرتے ہیں کہ میری اولاد اور پوتے پوتیوں کی تعداد سو سے زائد ہے اور مال میں برکت کا اثر یہ تھا کہ دوسرے لوگوں کے باغات سال میں ایک مرتبہ پھل دیا کرتے تھے جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیا کرتا تھا۔

۹۳ھ کو ایک سو تین (۱۰۳) سال کی عمر میں وفات پائی۔

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے لیے دعا

① حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

«دَعَا لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ لِوَلَدِیْ وَ وَلَدِ وَلَدِیْ». ❷

---

❶ صحیح مسلم، المساجد، باب جواز الجماعة فی النافلة والصلاة علی حصیر (۱۴۹۹)، والترمذی (۳۸۲۹)، بخاری فی الکبیر (۱۲۷/۸)، والبیهقی فی دلائل النبوة (۱۹۴/۶).

❷ حیاة الصحابة (۱۶۲/۳) والمنتخب (۷۰/۵).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے، میری اولاد کے لیے اور میری اولاد کی اولاد کے لیے دعا فرمائی''۔

۲ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے مکہ میں ایک آواز شیطان سے سنی کہ محمد ﷺ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ اس وقت کا قصہ ہے جب کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اسلام لا چکے تھے۔ آواز سن کر انہوں نے اپنی تلوار میان سے نکالی اور تیزی کے ساتھ گلیوں میں پھرے اور دوڑے یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''کیا حال ہے؟'' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے سنا تھا کہ آپ ﷺ گرفتار کر لیے گئے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''تو تم کیا کرتے؟'' انہوں نے عرض کیا کہ میں اپنی تلوار سے اس آدمی کو مارتا جس نے آپ کو پکڑا ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اور ان کی تلوار کو دعا دی اور فرمایا واپس چلے جاؤ۔ یہ پہلی تلوار تھی جو اسلام میں اللہ کے راستہ میں کھینچی گئی۔ [1]

اسلام میں پہلی تلوار اٹھانے والے:

فائدہ: حضرت ابوعبداللہ زبیر بن عوام بن خویلد بن اسدی بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لویٔ القرشی الاسدی۔

فرشتوں جیسا لباس:

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سولہ برس کی عمر میں نورِ ایمان سے منور ہوئے۔ معرکہ بدر میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ زرد عمامہ باندھے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آج ملائکہ بھی اس وضع میں آئے ہیں۔ [2]

غزوہ اُحد و خندق میں بڑی جانثاری کے ساتھ شریک ہوئے۔ غزوۂ خیبر اور فتح مکہ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔

---

[1] مجمع الزوائد (۹/۱۵۰) والاوائل للطبرانی (۵٤).

[2] کنز العمال (٦/٤١٦).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہادت کی موت:

جب جنگ جمل ہوئی تو آپ نے کنارہ کشی کرتے ہوئے واپس مدینے کی راہ لی، لیکن راستے میں جبکہ آپ رضی اللہ عنہ حالت سجدہ میں تھے عمرو بن جرموز نے غداری کر کے تلوار سے شہید کر دیا۔

اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر چونسٹھ برس تھی اور ۳۶ھ میں رحلت فرمائی۔ ❶

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کے لیے دعا

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہزاروں لوگ ایسے ہوں گے جن کو میرے حوض سے دور کر دیا جائے گا، میں کہوں گا اے اللہ! یہ میرے ساتھی (اُمت) ہیں۔ پس کہا جائے گا، آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دین میں کیا کیا نئے کام کیے (بدعات کی ہیں)۔'' تو ابودرداء رضی اللہ عنہ کہنے لگے:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اُدْعُ اللّٰهَ أَنْ لَّا يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ. قَالَ: «لَسْتَ مِنْهُمْ». ❷

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لیے دعا کریں اللہ مجھے ان میں سے نہ کرے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو ان میں سے نہیں ہے''۔

بہترین معلم ومبلغ:

فائدہ: حضرت ابودرداء عویمر بن زید بن قیس بن امیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن خزاخ قبیلہ خزرج کے خاندان عدی بن کعب سے تعلق رکھتے تھے۔

---

❶ مسند احمد (۸۹/۱)، ابن اثیر (۱۷٤/۳)، مستدرك حاکم (۳٦٦/۳)، و تاریخ طبری (ص/ ۳۰۷۷)، فتوح البلدان (ص/ ۲۲۰)، سیرت ابن هشام (۱۸۲/۲)، ابن سعد (۷۳/۳)، الاستیعاب (۲۰۸/۱).

❷ الطبراني فی الاوسط (۳۹۷) والمصنف فی کشف الأستار (۲۷۲۷) و مجمع الزوائد (٤٥٤/۹) (۱۵۹۷٤)۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والدہ کا نام محبہ تھا۔

غزوہ بدر کے بعد اسلام قبول کیا اور غزوہ اُحد اور دیگر غزوات میں شریک ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ بہت اچھے گھڑ سوار تھے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ آپ کے اسلامی بھائی قرار پائے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد انہوں نے مدینہ سے سکونت ترک کر دی کہ یادِ رسول پریشان کرتی ہے اور ملک بملک جا کر درس وتدریس کا کام کرتے رہے۔ البتہ دمشق میں اکثر وقت گزارا۔

روتے کیوں ہو....؟

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بہت بڑے معلم تھے۔ علم تفسیر، علم حدیث وفقہ میں خاص مہارت رکھتے تھے جس کی وجہ سے ان کے گھر کے سامنے ہمیشہ طلباء کا مجمع لگا رہتا تھا۔

ایک دفعہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ گریہ وزاری میں مصروف تھے، امّ درداء نے کہا: آپ صحابی ہو کر روتے ہیں؟ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہ روؤں، خدا معلوم گناہوں سے کیونکر چھٹکارا ہو، اسی حالت میں بلال کو بلایا اور فرمایا: دیکھو! ایک دِن تم کو بھی یہ واقعہ پیش آنا ہے۔ اس دِن کے لیے کچھ کر رکھنا۔ موت کا وقت قریب آیا تو جزع وفزع کی کوئی انتہاء نہ تھی۔ ایمان کے متعلق کہا گیا ہے کہ خوف ورجاء کے درمیان ہوتا ہے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ پر خوفِ الٰہی کا نہایت غلبہ تھا، بیوی نے ــــ جو پاس بیٹھی تسکین دے رہی تھی ــــ کہا تم موت کو محبوب رکھتے تھے، پھر اس وقت پریشان کیوں ہو؟ فرمایا: یہ سچ ہے، لیکن جس وقت سے موت کا یقین ہوا سخت پریشانی ہے۔ یہ کہہ کر روئے، پھر فرمایا: یہ میرا اخیر وقت ہے، کلمہ پڑھاؤ۔ چنانچہ لوگ کلمہ کی تلقین کرتے رہے اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اس کو دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ روح مطہر نے آخری سانس لی اور اس دارِفانی کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے رخصت ہو گئے۔ [1]

---

[1] مسند احمد (٦/٤٤٣) (٦/٤٥٠)، كنز العمال (١/١٠٦)، مسند ابی داؤد طيالسی (ص/١٣١)، واسد الغابة (٤/١٦٠).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا

① حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ أَخِيْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ كَانَ أَيْنَمَا أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ أَنَاخَ» .❶

''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے میرے بھائی عبداللہ بن رواحہ پر کہ وہ جہاں بھی نماز کو پاتے، وہاں ہی ادا کر لیتے تھے''۔

② رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ عبداللہ بن رواحہ پر رحم فرمائے وہ انہی مجلسوں کو پسند کرتے تھے جن پر فرشتے فخر کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو عبداللہ بن رواحہ پر وہ ایسی مجلس پسند کرتا ہے جس پر فرشتے بھی فخر کرتے ہیں''۔❷

فائدہ: حضرت ابو محمد عبداللہ بن رواحہ بن ثعلبہ بن امرؤ القیس بن عمرو امرؤ القیس الاکبر بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث شاعر رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

بیعت عقبہ میں اسلام لائے اور اکثر غزوات میں شریک ہوئے۔ یہ بہت بڑے شاعر تھے اور اکثر جنگوں میں مسلمانوں کو اشعار پڑھ کر جنگ کے لیے ابھارتے تھے۔ حضرت کعب بن مالک، حسان بن ثابت اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم تمام دربارِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے شعراء تھے۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کافروں کو لڑائی سے ڈراتے تھے اور حسان رضی اللہ عنہ حسب نسب پر چوٹ کرتے تھے اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ان کو کفر کا عار دلایا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ بہت بڑے متقی، صائم اور ورع و تقویٰ والے تھے۔

---

❶ مجمع الزوائد (۹/۳۸۷)، ۱۵۷۵۰، والطبراني في الكبير (۱۳۲٤۱).

❷ الإصابة (٤/٦٦).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غزوہ موتہ میں، جو جمادی الاولی ۸ ھ میں ہوا، ابن رواحہ اس میں بطورِ امیر لشکر اور سردار تھے اور اسی میں جامِ شہادت نوش کر گئے۔ ان کے تفصیلی حالات پڑھنے کے لیے دیکھیں: طبقات ابن سعد (ص/٦٦)، اسد الغابة (١٥٧/٣)، الاستيعاب (٣٦٢/١)، الاصابة (٦٦/٤)۔

سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے لیے دعا

حضرت ابومخامر السکسکی رحمۃ اللہ علیہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى أَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ فَإِنَّهُ یُحِبُّكَ وَیُحِبُّ رَسُوْلَكَ». ❶

''اے اللہ! ابوعبیدہ بن جراح پر رحمت نازل فرما، یقیناً وہ تجھ سے اور تیرے رسول سے محبت رکھتا ہے''۔

میری اُمت کے امین:

فائدہ: حضرت ابوعبیدہ عامر بن عبداللہ بن الجراح بن ہلال بن اُہیب بن ضبہ بن حارث بن الفہر القرشی الفہری امین الامت کے لقب سے مشہور ہوئے۔

جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

① میری اُمت پر سب سے زیادہ رحمدل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

② سب سے بڑھ کر دینی معاملہ میں بے لچک حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

③ سب سے بڑھ کر حیا کے پیکر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔

④ سب سے بڑے کتاب اللہ کے قاری حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں۔

⑤ سب سے بڑے حلال وحرام کے امتیاز کرنے والے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔

⑥ سب سے زیادہ ماہر علم میراث میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں۔

---

❶ جمع الجوامع (١٠٤/٢ : ٤٢٣٤)۔ یہ روایت منقطع ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑦ سب سے بڑھ کر اس اُمت کے امین (امانتدار) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بن جراح ہیں۔ ❶

آپ رضی اللہ عنہ کا شمار ابتدائی دور میں اسلام لانے والوں میں ہوتا ہے۔

قبول اسلام کے بعد دو مرتبہ ہجرت حبشہ کا شرف حاصل ہوا اور پھر مدینہ منورہ تشریف لے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھائی چارہ کرا دیا۔

اسلام کے لیے باپ کی قربانی:

غزوۂ بدر میں باپ کفار کی جانب سے تھے۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے نسبی تعلق کو بالائے طاق رکھتے ہوئے باپ کو موت کے گھاٹ اُتار دیا جس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ مجادلہ کی چند آیات بطورِ داد نازل فرمائیں۔

غزوہ اُحد میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں دو کڑیاں چبھ گئیں تھیں جو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ہی دو دانتوں سے ان کو نکالا تھا جبکہ نکالتے وقت ان کے دو دانت شہید ہو گئے تھے۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ مختلف معرکوں اور جنگوں میں شریک ہوئے، خصوصاً غزوۂ خندق اور بنو قریظہ کی سرکوبی میں۔ شام، دمشق اور حمص، یرموک کے معرکوں میں سرگرمِ پیکار رہے۔

آخر کار ان مفتوحہ علاقوں میں ۱۸ھ طاعون کی وبا پھیل گئی۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ جابیہ کے مقام پر تھے کہ انہیں بھی طاعون نے آ لیا اور مرض شدت پکڑتا گیا۔

اٹھاون برس کی عمر پانے کے بعد قلیل عرصہ میں اپنے حیرت انگیز کارناموں کا منظر دکھا کر ۱۸ھ میں اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ ❷

---

❶ جامع ترمذی، المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، ۳۷۹۰.

❷ فتح الباری (۱۵۹/۱۰)، مسند احمد (۱۹۶/۱)، الاصابة (۱۲/٤)، فتوح البلدان (ص/۱٤۳، ۱٤٤)، ابن اثیر (۳۸/۲)، یعقوبی (۱۳۷/۲)، بخاری، المغازی، باب غزوة سیف البحر، واسد الغابة (۸۵/۳) و ابن سعد (۲۹۸/۳).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے لیے دعا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ پر زردی کا رنگ لگا ہوا دیکھا تو دریافت فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' تو انہوں نے کہا: ''میں نے ایک عورت سے کھجور کی گٹھلی کے برابر سونے پر شادی کر لی ہے (یعنی اتنا حق مہر دیا ہے)''۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے فرمایا:

«بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ». ❶

''اللہ تجھ میں برکت نازل فرمائے، دعوت ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی ہو''۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ». ❷

''اے اللہ! عبدالرحمٰن بن عوف کو جنت کے سلسبیل چشمے سے پانی پلا''۔

فائدہ: آپ کا نام ابو محمد عبدالرحمٰن بن عوف بن عبد جوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ القرشی الزہری۔ قبل از قبول اسلام ان کا نام عبد عمرو تھا۔ اسلام لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام تبدیل کر کے عبدالرحمٰن رکھا۔ ❸

خلعت ایمان سے مشرف ہونے کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو بھی عام بلاکشانِ اسلام کی طرح جلا وطن ہونا پڑا۔ پہلے ہجرت کر کے حبشہ تشریف لے گئے، پھر وہاں سے واپس آئے تو سب کے ساتھ سرزمین یثرب کی طرف ہجرت کر گئے۔

مجھے صرف بازار دکھا دو:

مدینہ منورہ میں جب مساوات قائم کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی

❶ ترمذی، النکاح، باب ما جاء فی الولیمۃ (۱۰۹٤)، وبخاری (٥١٦٧) ومسلم (١٤٢٧) وابوداؤد (٢١٠٩) و ابن ماجہ (١٩٠٧) والمؤطا (٥٤٥/٢) والنسائی (١١٩/٦) و احمد (٢٢٦/٣) وابویعلی (٣٣٤٨).

❷ مجمع الزوائد (١٦٣/٩) (١٤٨٩٨) و احمد (٢٩٩/٦) و فی کشف الاستار (٣٦٨٨) والحاکم فی المستدرک (٣٣١/٣) و کنز العمال (٣٤٣٩٢) و جمع الجوامع (٥٨١٦).

❸ مستدرک حاکم ٢٧٦/٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چارہ قائم کیا تو آپ کو سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا اور وہ انصار میں سب سے زیادہ مالدار اور فیاض طبع تھے۔ کہنے لگے: ''میں اپنا نصف مال و منال تمہیں بانٹ دیتا ہوں اور میری دو بیویاں ہیں ان کو دیکھ لو، جو پسند آئے اس کا نام بتاؤ، میں طلاق دے دوں گا، عدت گزر جائے تو تم نکاح کر لینا''۔

لیکن حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی غیرت نے گوارا نہ کیا۔ جواب دیا: ''خدا تمہارے مال و متاع اور اہل و عیال میں برکت دے، مجھے صرف بازار دکھا دو''۔ لوگوں نے بنی قینقاع کا بازار دکھایا۔ وہاں سے واپس آئے تو کچھ گھی اور پنیر وغیرہ نفع میں بچا لائے۔ دوسرے روز باقاعدہ تجارت شروع کر دی۔ پھر چند دنوں کے بعد ہی روپیہ پیسہ کما کر شادی کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے جیسا کہ اوپر مذکور ہے۔ ❶

آپ رضی اللہ عنہ اکثر معرکوں میں پامردی اور شجاعت کے ساتھ شریک ہوئے۔ مثلاً غزوۂ بدر، غزوۂ اُحد میں جس جانبازی و شجاعت سے لڑے اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ بدن پر بیس سے زیادہ آثار جراحت شمار کیے گئے تھے۔ خصوصاً پاؤں میں ایسے کاری زخم لگے تھے کہ صحت کے بعد بھی ہمیشہ لنگڑا کر چلتے تھے۔ ❷

علاوہ ازیں دومۃ الجندل فتح مکہ وغیرہ میں بھی شرکت کی۔

اُمت کے امام:

۲۳ھ میں ایک روز حسب معمول حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز پڑھانے لگے تو دفعتہً فیروز نامی عجمی غلام نے حملہ کر کے آپ رضی اللہ عنہ کو شدید زخمی کر دیا جس کی تاب نہ لاتے ہوئے آپ شہید ہو گئے۔ تو اس موقع پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں مصلیٰ پر کھڑا کیا اور انہوں نے جلدی سے نماز تمام کی۔

---

❶ صحیح بخاری، النکاح، باب الولیمۃ ولو بشاۃ ۵۱۶۷ و مسلم ۱۴۲۷، و ابوداؤد ۲۱۰۹ ... ترمذی ۱۹۰۱ و نسائی ۳۳۵۲ [illegible]

❷ [illegible]

www.KitaboSunnat.com

نیز رسول اللہ ﷺ کی بیماری کے ایام میں بھی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو جماعت کروانے کا شرف حاصل ہوا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے عبدالرحمٰن کو اصابت رائے اور دور اندیشی کا نہایت وافر حصہ دیا تھا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت مستحقین خلافت پر ریمارک کرتے ہوئے فرمایا تھا:

''عبدالرحمٰن نہایت صائب الرائے، ہوش مند اور سلیم الطبع ہیں، ان کی رائے کو غور سے سننا اور اگر انتخاب میں مخالفت پیدا ہو جائے تو جس طرف عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ہوں، ان کا ساتھ دینا''۔ ❶

غنی وسخاوت:

آپ رضی اللہ عنہ کا ذریعہ معاش تجارت تھا۔ آخر میں زراعت کا کاروبار بھی نہایت وسیع پیمانہ پر قائم ہو گیا تھا۔ آپ ﷺ نے خیبر میں ایک وسیع جاگیر مرحمت فرمائی تھی۔ پھر انہوں نے خود بہت سی قابل زراعت اراضی خرید کر کاشت کاری شروع کی تھی۔ چنانچہ صرف مقام ''جرف'' کے کھیتوں میں بیس اونٹ آب پاشی کا کام کرتے تھے۔ ❷

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے لیے رسول اللہ ﷺ نے چونکہ دعائے برکت فرمائی تھی جس کی بدولت ان کے کاروبار میں اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی برکت دی تھی۔ وہ خود فرماتے ہیں کہ اگر میں پتھر بھی اٹھاتا ہوں تو اس کے نیچے سے سونا نکل آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس قدر فیاضی اور انفاق فی سبیل اللہ کے باوجود وہ اپنے وارثوں کے لیے نہایت وافر دولت چھوڑ گئے۔ یہاں تک کہ چاروں بیویوں نے جائیداد متروکہ کے صرف آٹھویں حصہ سے اسی (۸۰) ہزار دینار پائے۔ سونے کی اینٹیں اتنی بڑی بڑی تھیں کہ کلہاڑی سے کاٹ کاٹ کر تقسیم کی گئیں اور کاٹنے والوں کے ہاتھ میں آبلے پڑ

❶ تاریخ طبری، ص/ ۴۷،۸۰۔

❷ الاستیعاب ۳/۲

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گئے۔ جائیداد غیر منقولہ اور نقدی کے علاوہ ایک ہزار اونٹ اور سو گھوڑے اور تین ہزار بکریاں چھوڑیں۔ ❶

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے مختلف اوقات میں متعدد شادیاں کیں جن کی تعداد تقریباً تیرہ (۱۳) سے اوپر ہے اور اولاد میں تقریباً اکیس (۲۱) بیٹے اور سات (۷) بیٹیاں تھیں۔ ❷

عہد عثمانی میں آپ نے ۳۱ھ میں داعی حق کو لبیک کہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا:

''اے ابن عوف! جا تو نے دنیا کا صاف پانی پایا اور گدلا چھوڑ دیا''۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جنازہ اٹھانے والوں میں شریک تھے اور کہتے تھے ''واجبلاہ!'' یعنی یہ پہاڑ بھی چل بسا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن کیا۔ ❸

مجھے آج شہداء اُحد یاد آ رہے ہیں:

حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ بتلاتے ہیں کہ ان کے والد گرامی حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا تھا، ان کے پاس کھانا لایا گیا تو وہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو یاد کرتے ہوئے کہنے لگے: ''وہ اُحد میں شہید کر دیئے گئے اور وہ مجھ سے کہیں زیادہ افضل و برتر تھے۔ انہیں ایک چادر میں کفن دیا گیا، وہ چادر اس قدر چھوٹی تھی کہ اگر اس سے ان کا سر چھپایا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور اگر پاؤں ڈھانپے جاتے تو سر ننگا ہو جاتا''۔

جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے انہوں نے مزید کہا: ''حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو گئے۔ وہ بھی مجھ سے افضل اور برتر تھے۔ پھر جیسا کہ دیکھ رہے ہو، ہمارے لیے اب

---

❶ اسد الغابة ۳/ ۳۱۷.

❷ الاستيعاب: ۲/۲/ ٤٠٢.

❸ الاستيعاب: ۲/۲/ ٤٠٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دنیا کی آسائشیں وسیع کر دی گئی ہیں۔ اس وسعت کو دیکھ کر ڈر لگتا ہے کہ کہیں ہمیں ہماری نیکیوں کا بدلہ اسی دنیا میں تو نہیں دے دیا گیا‘‘۔ یہ کہہ کر وہ رونے لگ گئے اور کھانا اپنی جگہ پڑا رہ گیا‘‘۔ ❶

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے لیے دعا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ میں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میری پیشانی پر رکھا، پھر میرے سینے اور میرے پیٹ پر ہاتھ پھیرا۔ پھر کہا:

«اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَ أَتِمِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ». ❷

’’اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما اور اس کے لیے اس کی ہجرت کو پورا کر دے‘‘۔

اسلام میں پہلا تیر چلانے والا:

فائدہ: حضرت سعد بن ابی وقاص بن مالک بن وہیب بن عبد مناف الزہری۔ السابقون الاولون میں سے ہیں۔ فاتح ایران، گورنر عراق اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ اسلام میں سب سے پہلے اللہ کی راہ میں تیر چلانے کا اعزاز انہیں حاصل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر، اُحد، خندق اور دیگر غزوات میں شریک ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے لیے یہ اعزاز بھی ہے کہ جب غزوۂ اُحد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بے جگری کے ساتھ ٹھیک نشانوں پر تیر اندازی کرتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ صحیح بخاری، الجنائز، باب اذا لم یوجد الا ثوب واحد (۱۲۷۵، ۱۲۷۷).

❷ صحیح مسلم، الوصیة، باب الوصیة بالثلث (۱۶۲۸، ۴۲۱۵)؛ ابو داود، الجنائز، باب الدعاء للمریض بالشفاء عند العیادة (۳۱۰۴)، صحیح ابی داود (۲۶۶۱).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَ أُمِّي». [1]

"سعد تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں، اسی طرح تیراندازی کرتے رہو"۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے زخمی ہو جانے کے بعد اپنی شہادت سے چند دِن قبل جو چھ آدمیوں پر مشتمل جماعت تشکیل دی تھی جن کے ذمہ خلیفہ کا انتخاب لگایا گیا، ان میں سے ایک حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ بلکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آخری کلمات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگر آپ رضی اللہ عنہ خود کسی کو نامزد کرنے کا فیصلہ فرماتے تو آپ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو نامزد کرتے۔ کیونکہ آپ نے اپنے ساتھیوں کو الوداعی وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

"اگر سعد خلیفہ منتخب ہو جائیں تو بہتر، اور اگر کوئی دوسرا منتخب ہوتا ہے تو اسے چاہیے کہ سعد سے مدد حاصل کرے"۔ [2]

مستجاب الدعوات:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ مستجاب الدعوات میں سے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے بیٹے عامر بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ حضرت علی، طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہم کو سب وشتم کر رہا ہے (گالیاں دے رہا ہے)۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "باز آ جاؤ ورنہ میں تمہارے خلاف بددعا کروں گا"۔ اس نے کہا: "آپ مجھے اس طرح دھمکی دے رہے ہیں جیسے آپ نبی ہوں۔ بددعا دے کر دیکھ لو، میرا کیا بگاڑ لو گے"۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے وضوء کیا، دو رکعت نماز ادا کی اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگے:

«اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا يَشْتِمُ أَقْوَامًا سَبَقَ لَهُمْ مِنْكَ مَا سَبَقَ فَاجْعَلْهُ

---

[1] صحيح بخاري، المغازي، باب "إذهمت طائفتان منكم أن تفشلا" (٤٠٥٩) (٣٧٢٥)، مسلم (٦٢٣٥)، ترمذي (٣٧٥٣).

[2] مصنف ابن ابي شيبة (٣٦٠٧٤)، مسند ابي يعلى (١٨١/١).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَیْوَمٍ نَکَالًا»۔

"اے اللہ! یہ شخص ایسے لوگوں کو سب وشتم کر رہا ہے جن کے لیے تیری طرف سے بھلائی کا پہلے ہی فیصلہ ہو چکا ہے، پس تو اس شخص کو عبرت بنا دے"۔

زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اچانک ایک طرف سے ایک اونٹنی نمودار ہوئی اور دوڑتی ہوئی سیدھی اس مجمع میں پہنچی۔ ایسے معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ کسی کو تلاش کر رہی ہے۔ پھر دفعتہً اس نے اس شخص کو اپنے منہ میں لے کر زمین پر پٹخ دیا۔ اور اس وقت تک اپنے سینے سے روندتی رہی جب تک کہ وہ مر نہ گیا۔ ❶

اسلام پر سو مائیں بھی قربان:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تو ان کی والدہ نے کھانا پینا ترک کر دیا اور فاقے کرنے لگی اور سعد رضی اللہ عنہ کے ایمان کا امتحان لینے لگی اور کہا جب تک تو اپنا دین نہیں چھوڑتا میں اسی حالت میں رہوں گی۔ لیکن حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے جو اپنی والدہ کو جواب دیا وہ یقیناً قابل تحسین ہے۔ انہوں نے کہا:

«یَا أُمَّاهُ! لَوْ كَانَتْ لَكِ مِائَةُ نَفْسٍ فَخَرَجَتْ نَفْسًا نَفْسًا مَا تَرَكْتُ دِینِي هٰذَا فَإِنْ شِئْتِ فَكُلِي وَ إِنْ شِئْتِ فَلَا تَأْكُلِي»۔

"اے میری ماں! اگر تمہاری سو جانیں ہوتیں اور وہ (سب بھی میرے سامنے) ایک ایک کر کے نکل جاتیں تو پھر بھی میں اپنا یہ دین نہ چھوڑتا۔ اگر تم چاہو تو کھاؤ اور اگر چاہو تو نہ کھاؤ"۔

چنانچہ اس نے استقامتِ سعد دیکھ کر کھانا شروع کر دیا۔ ❷

آپ رضی اللہ عنہ نے ۵۴ھ میں اسی سال کی عمر میں وادی عقیق - جو مدینہ منورہ کے قریب ایک وادی ہے- میں اپنے گھر میں دارِ آخرت کی طرف رحلت کی اور آپ رضی اللہ عنہ

❶ الطبراني في الكبير (١/ ١٤٠).

❷ تفسير قرطبي (١٣/ ٢٩١).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی وصیت کے مطابق اس چادر میں کفن دیا گیا جو آپ رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر کے دن پہنی ہوئی تھی اور کفن کے لیے محفوظ کر کے رکھی ہوئی تھی۔ ❶

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے لیے دعا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا اہل کوفہ کے ایک قبیلے کے ساتھ گزر ہوا، انہیں بتایا گیا یہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا جنازہ ہے۔ انہوں نے یہ وصیت کی تھی (کہ اس کو راستے میں رکھا جائے)۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما رونے لگے اور فرمانے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا:

«يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا ذَرٍّ يَمْشِيْ وَحْدَهٗ وَ يَمُوْتُ وَحْدَهٗ وَ يُبْعَثُ وَحْدَهٗ». ❷

''اللہ ابوذر (رضی اللہ عنہ) پر رحم فرمائے، یہ اکیلا ہی چلے گا، اکیلا ہی فوت ہوگا اور اکیلا ہی اٹھایا جائے گا''۔

فائدہ: پیکرِ زہد و صدق، مجسم علم و فضل، جسور و غیور، بلا خوفِ لومۃ لائم حق بات کہنے والے صحابیٔ رسول حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ پانچویں یا چھٹے نمبر پر اسلام قبول کرنے والی مقدس ہستی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے اور آپ کے والد گرامی کے اسم مبارک میں مختلف اقوال ہیں۔

بعض نے جندب بن سکن کہا اور بعض نے بریر بن عبداللہ اور بعض نے بریر بن جنادہ اور مشہور قول جندب بن جنادہ بن سفیان بن عبید بن حرام بن غفار ہے۔

رؤساء کے سامنے اعلانِ توحید کر دیا:

جس دور میں آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا وہ خفیہ دعوت کا دور تھا اور اس

---

❶ تهذيب التهذيب (۴۱۹/۳).

❷ سير أعلام النبلاء (۴۶/۲) و تهذيب الكمال (۲۹۴/۳۳).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دور میں علی الاعلان اسلام کا اظہار کرنا پورے عرب کے غیظ وغضب کو چیلنج کرنے کے مترادف تھا۔ لیکن حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جس حق کو قبول کر چکے تھے اس کا اظہار کیے بغیر نہ رہ سکتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے مسجد حرام میں رؤساء کفار کے سامنے بلند آواز سے کہا: «أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ».

یہ آواز سن کر کفار کے بھیڑیے آپ رضی اللہ عنہ پر ٹوٹ پڑے اور اتنا مارا کہ آپ بے ہوش ہو گئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بڑی مشکل سے چھڑایا۔ [1]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تلقین کی کہ وہ مکہ میں ٹھہرنے کی بجائے اپنی قوم کے پاس چلے جائیں اور اسلام کی دعوت دیں۔ چنانچہ ان کی کوششوں سے نہ صرف ان کا پورا قبیلہ غفار مسلمان ہو گیا بلکہ ایک دوسرا قبیلہ "سلم" بھی مسلمان ہو گیا۔

قبیلہ غفار کے لیے دعا:

ہجرت کے بعد جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو انسانوں کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے اس سمندر کو دیکھ کر۔ جس کی سطح آب پر ایمان کی روشنی جھلمل جھلمل کر رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت مسرور ہوئے اور فرمایا:

«غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا ـ وَ أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ».

"قبیلہ غفار کو اللہ معاف فرمائے اور قبیلہ اسلم کو اللہ سلامت رکھے"۔

زہد وسخاوت:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اپنی طرز کے یکتا آدمی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا نظریہ یہ تھا کہ انسان کو بالکل مال جمع نہیں کرنا چاہیے۔ اپنی ذاتی ضروریات سے جو بھی زائد ہو فی سبیل اللہ خرچ کر دینا چاہیے۔ خود ایک جھونپڑی میں رہنا پسند کرتے اور جو لوگ عالی شان مکانات یا محلات بناتے ان پر برس پڑتے۔ جب آخری دور میں جو مسلمانوں کی خوشحالی کا دور تھا اور جس میں بہت سے لوگوں کا انداز رہن سہن بدلنے لگا، آپ کی

---

[1] الاستيعاب: ٢٨/٢، والاصابة: ٣١٩/٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زبردست تنقید کی وجہ سے ٹکراؤ کی کیفیت پیدا ہونے لگی۔ تو آپ نے پہلے شام کو چھوڑا، مدینہ منورہ آئے، اور پھر مدینہ سے منتقل ہو کر ربذہ کے مقام پر رہائش اختیار کر لی۔ جب آپ کے انتقال کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنی اہلیہ اور خادم سے کہا کہ میری موت کے بعد غسل اور تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر میت راستے کے قریب رکھ دینا اور جو قافلہ گزرے اسے بتانا کہ یہ ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں۔ تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا اہل کوفہ کے ایک قافلے کے ساتھ گزر ہوا۔ انہیں بتایا گیا یہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا جنازہ ہے اور انہوں نے یہ وصیت کی تھی۔ اس وقت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مذکورہ دعاءِ رسول لوگوں کو بتائی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

''جو عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کی تواضع اور زہد کو دیکھنا چاہے وہ ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے''۔

آپ رضی اللہ عنہ سے دو سو اکیاسی (۲۸۱) احادیث مروی ہیں جن میں سے بارہ متفق علیہ ہیں۔

۳۲ھ میں ربذہ کے مقام پر رحلت فرمائی۔ ❶

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے لیے دعا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا تو دریافت فرمایا: ''اپنے احکامات کے نفاذ کی بنیاد کیسے بناؤ گے؟'' جواب دیا: ''سنت رسول کو''۔ فرمایا: ''اگر نہ پاؤ؟'' جواب دیا: ''اجتہاد کروں گا''۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ». ❷

---

❶ سیر أعلام النبلاء ۲/۴۶،۷۸، و تهذیب الکمال ۳۳/۲۹۴ - ۲۹۸.

❷ سنن ترمذی. الاحکام. باب ما جاء فی القاضی کیف یقضی (۱۳۲۷).
سنن دارمی. مقدمه. باب انقیاد ما فیه من الشدة (۱۶۸).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اللہ کا شکر ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے قاصد کو ایسی توفیق دی جس سے اللہ کا رسول خوش ہو"۔

فائدہ: معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل بن اوس بن عائذ بن عدی بن کعب خزرجی انصاری۔ آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن المدنی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اٹھارہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو بیعت عقبہ میں حاضری کا شرف حاصل ہے۔ نیز تمام غزوات میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں ہی پورا قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔

سب سے بڑے قاری قرآن:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ چار آدمیوں سے قرآن سیکھو، مجھے ان چار آدمیوں سے محبت ہو گئی ہے:

① عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ② سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہما

③ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ④ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ۔ ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے:

«اَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ» . ❷

"سب سے زیادہ حلال و حرام کی تمیز کرنے والا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہے"۔

ابوادریس الخولانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایسی مجلس میں بیٹھا تھا جہاں بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے تھے۔ ان میں سے ایک نوجوان صحابی بہت ہی حسین و جمیل تھے، جن کی آنکھیں سیاہ، سامنے کے دانت انتہائی روشن اور سفید تھے۔ جب بھی کسی مسئلے میں اصحابِ مجلس کے درمیان اختلاف ہوتا وہ اس نوعمر، خوبصورت مکھڑے والے صحابی کی طرف معاملے کو لوٹاتے۔ وہ جس رائے کا اظہار کرتا اسے قبول کر لیا جاتا۔

---

❶ تهذيب التهذيب ١٠/١٦٩.

صحيح بخاري. فضائل القرآن. باب القراء من اصحاب النبي ﷺ.

❷ سنن ترمذي. المناقب. باب مناقب معاذ بن جبل رضي الله عنه.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس طرح ان کی بات فیصلہ کن ہوتی۔ وہ صحابی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہوتے۔ ❶

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دوران آپ یمن سے واپس مدینہ منورہ تشریف لے آئے بعد میں آپ شام منتقل ہو گئے تو مرجع الخلائق بن گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دوران جب حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے گہرے دوست اور دست راست حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ان کی جگہ شام کا والی مقرر فرمایا۔ لیکن چند ماہ بعد جب آپ رضی اللہ عنہ کی عمر چونتیس (۳۴) سال تھی اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

اللہ اور اس کے رسول کا امین:

جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا اور آپ رضی اللہ عنہ شدید زخمی ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ سے درخواست کی گئی کہ آپ کسی کو اپنا خلیفہ نامزد کر دیجیے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ، اگر اس وقت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ زندہ ہوتے تو میں انہیں خلیفہ نامزد کر دیتا۔ اس لیے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ سے اس بارے میں سوال کرتے تو میں جواب میں عرض کرتا کہ:

«اِسْتَخْلَفْتُ اَمِيْنَ اللّٰهِ وَ اَمِيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ». ❷

''میں نے اس شخص کو خلیفہ بنایا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا امین ہے''۔

اور اگر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ زندہ ہوتے تو میں انہیں خلیفہ نامزد کرتا کہ اللہ کے حضور جواب دہی کے وقت میں عرض کر سکتا تھا کہ:

''اے پروردگار! میں نے تیرے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ علماء جب اللہ کے حضور حاضر ہوں گے تو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ان سے پیش پیش ہوں گے''۔ ❸

---

❶ مسند احمد، مسند الانصار، حديث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ.

❷ مستدرك حاكم: ٣/ ٣٠٠.

❸ حلية الاولياء ١/ ٢٢٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں:

ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اے معاذ رضی اللہ عنہ! اللہ کی قسم میں تجھ سے محبت کرتا ہوں، تم ہر نماز کے بعد یہ دُعا کرنا نہ بھولنا:

«اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ». ❶

''اے اللہ! اپنے ذکر و شکر اور حسن عبادت میں میری مدد فرما''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ اللہ کے فرماں بردار اور یکسو تھے۔ ہم حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تشبیہ دیا کرتے تھے۔ ❷

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے لیے دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ

ضَمَّنِي النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِلٰى صَدْرِهٖ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ».

مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے سے لگایا اور دعا کی: ''اے اللہ! اسے حکمت کا علم عطا فرما''۔

اور ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں:

«عَلِّمْهُ الْكِتَابَ». ❸

''(اے اللہ!) اس کو کتاب (قرآن) کا علم عطا فرما''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت سے فراغت کے بعد تشریف لائے تو میں نے ان کے لیے وضوء کا پانی رکھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

❶ سنن نسائي۔ السهو۔ باب نوع آخر من الدعاء.

❷ رجال حول الرسول (ص/۱۷۸)، الطبراني في الكبير (۱۰/۵۹).

❸ صحيح بخاري۔ فضائل اصحاب النبي صلی اللہ علیہ وسلم۔ باب ذكر ابن عباس (۳۷۵٦).
ابن ماجه (۱٦٦)، و تحفة الاشراف (٦۰٤۹)، والترمذي (۳۸۲٤).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانی رکھا ہوا دیکھا تو فرمایا یہ کس نے رکھا ہے۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقعہ پر فرمایا:

«اَللّٰھُمَّ فَقِّھْهُ فِي الدِّيْنِ». ❶

''اے اللہ! اسے دین میں فہم و تدبر عطا فرما''۔

مسند احمد کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

«اَللّٰھُمَّ فَقِّھْهُ فِي الدِّيْنِ وَ عَلِّمْهُ التَّأْوِيْلَ». ❷

''اے اللہ! اسے دین میں فہم اور قرآن میں سمجھ بوجھ عطا فرما''۔

فقیہ اُمت:

فائدہ: بحر العلوم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہجرت سے تین سال قبل شعب ابی طالب میں پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں۔ آپ کی والدہ اُم الفضل لبابۃ الکبریٰ اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ ہیں۔ قرآن کریم کی تفسیر و تاویل کے زبردست عالم تھے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے خصوصی دعا جو فرمائی تھی۔

تفسیر قرآن:

یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں نوعمر ہونے کے باوجود اپنی مجلس شوریٰ میں شامل کر لیا۔

بعض بزرگوں نے کہا امیر المومنین! اس عمر کے ہمارے بھی بیٹے ہیں لیکن آپ صرف انہیں ہی مجلس شوریٰ میں ہمارے ساتھ شامل کرتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ ان کی شان کے متعلق جانتے ہیں۔

چنانچہ ایک دِن آپ نے اصحابِ مجلس سے سورۃ النصر ﴿ إِذَا جَآءَ نَصْرُ

❶ صحيح مسلم، فضائل الصحابة، باب من فضائل عبدالله بن عباس (٢٤٧٧).

❷ مسند احمد (٢٦٦/١).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ ..... الآیۃ ﴾ کی تفسیر دریافت کی، بعض لوگ تو بالکل خاموش رہے جب کہ بعض نے کہا کہ اس میں فتح و نصرت کے وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور استغفار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا:

''اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! کیا آپ کا بھی یہی خیال ہے؟''

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''نہیں''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا:

''تو پھر آپ کا کیا خیال ہے؟''

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدتِ عمر کے اختتام پذیر ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جب فتح و نصرت آ چکی (اور مشن پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا) تو اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی تسبیح و تحمید اور استغفار کی طرف پہلے سے زیادہ متوجہ ہوں''۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میری رائے بھی آپ کی رائے کے موافق ہے''۔

آپ رضی اللہ عنہ نے اکہتر (۷۱) سال کی عمر پائی اور ۶۸ھ میں وفات پائی اور طائف میں دفن ہوئے۔ محمد بن حنیفہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ [1]

حضرت یوسف علیہ السلام کے لیے دعا

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« رَحِمَ اللّٰهُ أَخِي يُوسُفَ ». [2]

''اللہ تعالیٰ میرے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام پر رحم فرمائے''۔

---

[1] حلية الأولياء (١/٣١٤)، سير أعلام النبلاء (٣/٣٦١).

[2] كنز العمال (٣٢٤٠٢)، الدر المنثور للسيوطي (٤/٢٣)، زاد المسير لابن جوزى (٤/٢٤٣)، و جمع الجوامع (٤/٣٥٨) (١٢٤٧٥).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(جبکہ میرے پاس اگر لمبی قید کے بعد قاصد آتا اور میں اس کی بات کا فوراً جواب دیتا جب اس نے کہا تھا کہ

﴿ اِرْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ﴾ (سورة يوسف : ٥٠)

''لوٹ جا اور اپنے مالک سے پوچھ کہ ان عورتوں کا معاملہ کیا ہے؟''

یعنی کیا وہ جھوٹی نہیں ہیں)۔

فائدہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کریم شخصیت کے پڑپوتے، کریم شخصیت کے پوتے، کریم شخصیت کے بیٹے اور خود بھی کریم۔ یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام ہیں''۔ [1]

میں نے ایک خواب دیکھا ہے:

حضرت یوسف علیہ السلام کو بچپن میں خواب دکھایا گیا جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کچھ یوں کیا ہے:

﴿ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّیْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِيْنَ۝ قَالَ يٰبُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ۝ وَ كَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَ يُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ عَلٰۤى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾ (سورة يوسف : ١٢:٤-٦)

''جب یوسف نے اپنے والد سے کہا کہ ابا جان میں نے (خواب میں) گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو دیکھا ہے کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بیٹا! اپنے خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا، نہیں تو وہ

---

[1] صحیح بخاری، أحاديث الأنبياء، باب أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ (٣٣٨٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہارے حق میں کوئی فریب کی چال چلیں گے۔ کچھ شک نہیں کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ اور اسی طرح اللہ تمہیں برگزیدہ کرے گا اور (خواب کی) باتوں کی تعبیر کا علم سکھائے گا اور جس طرح اس نے اپنی نعمت پہلے تمہارے دادا ابراہیم اور اسحاق پر پوری کی تھی، اسی طرح تم پر اور اولاد یعقوب پر پوری کرے گا، بے شک تمہارا پروردگار (سب کچھ) جاننے والا (اور) حکمت والا ہے"۔

گیارہ ستاروں سے مراد آپ علیہ السلام کے بھائی اور چاند سورج سے مراد ماں باپ تھے۔

بھائیوں کا حسد:

حضرت یعقوب علیہ السلام کو اپنے چھوٹے بیٹے یوسف علیہ السلام سے بے حد محبت تھی۔ بھائیوں کو یہی محبت برداشت نہ ہوئی تو وہ حسد کی آگ میں جلنے لگے اور یوسف علیہ السلام کے خلاف سازشیں کرنے لگے۔ باہر سیر کے بہانے سے یوسف علیہ السلام کو جنگل میں لے جا کر قتل کرنے لگے، لیکن سب سے بڑے بھائی روبیل (روبن) نے کہا کہ اسے کسی گہرے کنویں میں ڈال دو۔ چنانچہ انہوں نے انہیں کنویں میں پھینک دیا اور خود یعقوب علیہ السلام کے سامنے جھوٹ موٹ کا رونے لگے کہ اسے بھیڑیا کھا گیا ہے۔

اس کنویں سے ایک قافلے کا گزر ہوا جس نے انہیں نکال لیا اور غلام بنا لیا اور مصر کے بازار میں بیچنے کے لیے لائے۔ تو وہاں سے عزیز مصر یعنی شاہ مصر کا وزیر اطفیر، جو ملک کے خزانوں کے معاملات کا ذمہ دار تھا، نے خرید لیا۔ اور پھر وہ جوانی کی دہلیز تک عزیز مصر کی پرورش میں رہا۔ جب (زلیخا) عزیز مصر کی بیوی نے اس کے حسن و جمال کو دیکھا تو انہیں ورغلانے لگی۔ حتیٰ کہ اپنی کوشش میں ناکام ہوئی تو انہیں اس جرم میں کہ اس نے عزیز مصر کی بیوی پر غلط ارادہ کیا ہے جیل بھجوا دیا، حالانکہ آپ کی بے گناہی ثابت ہو چکی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں خائن نہیں ہوں:

حضرت یوسف علیہ السلام عرصہ دراز قید میں رہے۔ آخرکار بادشاہ کو خواب آیا، جس کی تعبیر حضرت یوسف علیہ السلام نے بتائی تو بادشاہ خوش ہوا اور حضرت یوسف علیہ السلام کو حاضر کرنے کا حکم دیا تاکہ انہیں خاص وزراء میں شامل کر لے۔ مگر حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی مکمل بے گناہی کا اظہار کروائے بغیر جیل سے باہر آنے سے انکار کر دیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے:

﴿ وَ قَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ﴿ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴿ وَ مَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (سورة يوسف: ۱۲/۵۰، ۵۳)

”بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسف (علیہ السلام) کو میرے پاس لے آؤ، جب قاصد ان کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ اپنے آقا کے پاس لوٹ جا اور اُس سے پوچھ کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے۔ بے شک میرا پروردگار ان کے مکر سے خوب واقف ہے۔ بادشاہ نے (عورتوں سے) پوچھا، بھلا اس وقت کیا ہوا تھا جب تم نے یوسف کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا، سب بول اُٹھیں کہ (حاشا للہ) ہم نے اس میں کوئی برائی معلوم نہیں کی۔ عزیز کی عورت نے کہا: اب سچی بات تو ظاہر ہو ہی گئی ہے (اصل یہ ہے کہ) میں نے اس کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا اور وہ بے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شک سچا ہے (یوسف علیہ السلام نے کہا کہ میں نے) یہ بات اس لیے پوچھی ہے کہ عزیز کو یقین ہو جائے کہ میں نے اس کی پیٹھ پیچھے اس کی خیانت نہیں کی اور اللہ خیانت کرنے والوں کے مکر کو راہ نہیں دیتا اور میں اپنے آپ کو پاک صاف نہیں کہتی کیونکہ نفس امارہ (انسان کو) برائی ہی سکھاتا رہتا ہے۔ مگر یہ کہ میرا رب پروردگار رحم کرے۔ بے شک میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے''۔

غلام ملک کا بادشاہ بن گیا:

پھر اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کو مصر کی حکومت عطا کر دی اور اُدھر یعقوب علیہ السلام کے قبیلوں میں قحط سالی پڑ چکی تھی جس کی تلاش میں برادران یوسف مصر غلہ لینے آئے۔ ایسے میں یوسف علیہ السلام کی اپنے بھائیوں سے ملاقات ہوئی مگر وہ یوسف علیہ السلام کو پہچان نہ سکے۔ آخر کار یہ ملاقات بڑھتے بڑھتے یعقوب علیہ السلام اور برادران یوسف کی یک مشت ملاقات تک پہنچی جبکہ انہوں نے آ کر یوسف علیہ السلام کو سجدہ کیا۔ بچپن میں آیا ہوا خواب پورا ہو گیا اور اللہ نے اپنے نبی یوسف علیہ السلام کو ساری کائنات میں فضیلت وفوقیت اور بلند مرتبہ عطا کر دیا۔

آخر کار یہ عظیم سپوت ایک سو دس سال کی عمر پا کر داعی اجل کی طرف رخصت ہو گئے۔

یوسف علیہ السلام کا قصہ قرآن مجید کے اوراق سے مطالعہ کے لیے دیکھیں ''سورۃ یوسف مکمل''۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے رحمت کی دُعا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم کیا تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا کہ اللہ کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس تقسیم سے اللہ کی رضا مقصود نہ تھی۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس شخص کی بات سنائی تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ مُوْسٰى لَقَدْ أُوْذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ». ❶

''اللہ تعالیٰ موسیٰ (علیہ السلام) پر رحم کرے، انہیں اس سے بھی زیادہ ایذاء دی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا''۔ (یہ اعتراض کرنے والا معتب بن قشیر منافق تھا)۔

فائدہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نسب نامہ یوں ہے:

موسیٰ بن عمران بن قاہث بن عازر بن لاوی بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰى إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۞ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ۞ وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَّحْمَتِنَا أَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ۞ ﴾ (سورة مريم: ۱۹/ ۵۱_۵۳)

''اس قرآن میں موسیٰ کا ذکر بھی کر، جو چنا ہوا اور رسول اور نبی تھا، ہم نے اسے طور کی دائیں جانب سے پکارا اور سرگوشی کرتے ہوئے اسے قریب کر لیا اور اپنی خاص مہربانی سے اس کے بھائی ھارون کو نبی بنا کر اسے عطا فرمایا''۔

امام سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے کہ فرعون نے خواب دیکھا کہ بیت المقدس کی طرف سے ایک آگ آئی اور مصر کے تمام قبطیوں کے گھر جلا گئی لیکن بنی اسرائیل کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ جب وہ بیدار ہوا تو اس خواب سے خوف زدہ تھا۔ اس نے اپنے کاہنوں، عالموں اور جادوگروں کو جمع کیا اور ان سے اس کی تعبیر پوچھی۔ انہوں نے کہا: یہ لڑکا انہی میں پیدا ہوگا اور اس کے ہاتھوں اہل مصر تباہ ہو جائیں گے۔ اس لیے اس نے بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل اور لڑکیوں کو زندہ چھوڑنے کا حکم جاری کر دیا۔

---

❶ صحيح بخاري، الادب، باب من أخبر صاحبه بما يقال فيه (٦٠٥٩)، ٣١٥٠،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اللہ نے ان حالات کے باوجود اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام کی ولادت باسعادت کی خوشخبری سنائی۔ ان کی ماں پریشان ہوئی تو اللہ نے خطاب فرمایا:

﴿وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَ لَا تَخَافِيْ وَ لَا تَحْزَنِيْ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَ جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۞ فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا اِنَّ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۞ وَ قَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَ لَكَ لَا تَقْتُلُوْهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ﴾ (سورة القصص: ۲۸/ ۷۔۹)

''اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں کو وحی کی کہ اسے دودھ پلاتی رہ اور جب تجھے اس کی نسبت کوئی خوف معلوم ہو تو اسے دریا میں بہا دینا اور کوئی ڈر خوف یا رنج وغم نہ کرنا۔ ہم یقیناً اسے تیری طرف لوٹانے والے ہیں اور اسے پیغمبروں میں سے بنانے والے ہیں۔ سو فرعون کے لوگوں نے اس بچے کو اٹھالیا۔ آخر کار یہی بچہ ان کا دشمن ہوا اور ان کے رنج کا باعث بنا۔ کچھ شک نہیں کہ فرعون، ہامان اور اس کے لشکر تھے ہی خطاکار۔ اور فرعون کی بیوی نے کہا، یہ تو میری اور تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے قتل نہ کرو، بہت ممکن ہے کہ یہ ہمیں کوئی فائدہ پہنچائے یا ہم اسے اپنا بیٹا ہی بنالیں اور وہ (انجام سے) بے خبر تھے''۔ [1]

چنانچہ یہی بچہ جس گھر میں پرورش پا رہا تھا کل اسی کی تباہی کا سبب بننے والا تھا۔ آخر کار موسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے تو فرعون کو معلوم ہوگیا۔ چونکہ آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے دین کی حقانیت کا پرچار کرنے لگے تھے۔

معجزاتِ کلیم اللہ:

آپ علیہ السلام کی زندگی میں پھر کئی واقعات رونما ہوئے، یہاں اشارہ کیا جاتا ہے:

[1] تفسیر ابن کثیر، تفسیر سورة القصص، ۲۸/ ۱۔۱۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ایک قبطی کا اتفاقی قتل۔ (القصص: ۴/۲۸ـ۱۷)
- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شعیب علیہ السلام سے ملاقات اور ان کی خدمت میں چند سال۔ (القصص: ۲۵/۲۸ ـ ۲۸)
- شعیب علیہ السلام سے ملاقات اور مدت رفاقت کے بعد واپس مصر کے راستے پر اللہ تعالیٰ کا کوہِ طور پر موسیٰ علیہ السلام سے کلام۔ (القصص: ۲۹/۲۸ ـ ۳۲) (طٰہٰ: ۱۱/۲۰ ـ ۱۶)
- موسیٰ علیہ السلام کو نبوت اور معجزات مثلاً لاٹھی کا سانپ بن جانا، بغل سے ہاتھ نکالنا وہ چمکتا ہوا ہونا۔
- موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کو جھٹلانے والے فرعون اور اس کی قوم پر طرح طرح کے عذاب ہوئے، مثلاً طوفان اور ٹڈیاں، جوئیں، مینڈک اور خون وغیرہ۔
- فرعون کا جادوگروں کے ذریعے مقابلہ کرنا، جادوگروں کی ناکامی اور سب کا موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آنا۔ (طٰہٰ: ۵۶/۲۰ ـ ۶۴ ـ ۷۰ ـ ۷۶)
- فرعونیوں کو پانی میں غرق کرنا اور بنی اسرائیل کو سمندر سے نجات دلانا۔ (الدخان: ۱۷/۴۴ ـ ۳۳) (الشعراء: ۶۵/۲۶ ـ ۶۷)
- موسیٰ علیہ السلام کا دیدار الٰہی کی خواہش مگر اللہ کے نور کی تجلی کو برداشت نہ کرسکنا اور بے ہوش ہو جانا، پھر توبہ کرنا۔ (الاعراف: ۱۴۲/۷ ـ ۱۴۷)
- گائے کے ذبح کا واقعہ۔ (البقرۃ: ۶۷/۲ ـ ۷۳)
- موسیٰ علیہ السلام کا خضر علیہ السلام کی شاگردی میں رہنا۔ (الکہف: ۶۰/۱۸ ـ ۸۲)
- قارون کے تکبر کا انجام۔ (القصص: ۷۶/۲۸ ـ ۸۳)

موسیٰ علیہ السلام نے تھپڑ مار دیا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ملک الموت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف (ان کی روح قبض کرنے کے لیے) بھیجا گیا، جب وہ آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے انہیں تھپڑ مار دیا۔ وہ اپنے ربّ تعالیٰ کے پاس گئے اور عرض کی، تو نے مجھے جس بندے کی طرف بھیجا ہے وہ مرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"دوبارہ ان کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ کسی بیل کی پشت پر ہاتھ رکھیں۔ ان کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے اتنے سال عمر (مزید) مل جائے"۔

(ملک الموت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا یہ پیغام پہنچایا)۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

"اے اللہ! اس کے بعد کیا ہوگا؟"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"پھر موت آ جائے گی"۔

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

"تب وہی ٹھیک ہے"۔

اس وقت موسیٰ علیہ السلام نے درخواست کی کہ آپ کو ارضِ مقدس کے اتنا قریب کر دے جتنی دور پتھر ہو سکتا ہے (اللہ تعالیٰ نے یہ درخواست قبول فرمائی اور ارضِ مقدس کے قریب وفات دی)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اگر میں وہاں ہوتا تو تم لوگوں کو موسیٰ (علیہ السلام) کی قبر مبارک دکھا دیتا جو راستے کے کنارے سرخ ٹیلے کے قریب ہے"۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"موت کا فرشتہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس روح قبض کرنے آیا اور کہا: اپنے رب کے پاس چلیے۔ موسیٰ علیہ السلام نے تھپڑ مار کر موت کے فرشتے کی آنکھ پھوڑ دی"۔[1]

---

[1] صحیح بخاری، أحادیث الأنبیاء، باب وفاۃ موسیٰ و ذکرہ (۳٤۰۷). صحیح ابن حبان (۳۸/۸، ٦۱۱۹) و مسلم (۲۳۷۲) و احمد (۷٦٥۰) و عبدالرزاق (۲۰٥۳۰).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے لیے دعا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى أَخِيْ يَحْيٰى بْنِ زَكَرِيَّا».

''اللہ تعالیٰ رحمت فرمائے میرے بھائی یحییٰ بن زکریا (علیہ السلام) پر''۔

فائدہ: یحییٰ بن زکریا بن لدن بن مسلم بن صدوق بن حشبان بن داوٗد بن سلیمان بن مسلم بن مدیقہ بن برخیا بن بلعطہ بن ناخور بن شلوم بن یہفا شاط بن اینامن ابن ابعام بن سلیمان بن داوٗد علیہم السلام ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فرمانبردار بندوں کی آزمائش کبھی نعمت عطا کر کے کرتا ہے اور کبھی نعمت نہ دے کر کرتا ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی آزمائش اولاد جیسی نعمت سے محرومی کے ساتھ ہوئی۔ حتیٰ کہ ایک روز زکریا علیہ السلام نے مریم علیہا السلام جو کہ ان کی زیر کفالت تھیں، کو بے موسم پھل کھاتے دیکھا تو بے اختیار اپنے ربّ کو پکارا کہ الٰہی مجھے نیک اولاد سے بہرہ مند فرما۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر سورہ آل عمران میں کچھ یوں کیا ہے:

''اور زکریا کو اس (مریم علیہا السلام) کا کفیل بنایا۔ زکریا جب کبھی عبادت گاہ میں اس کے پاس جاتے تو اس کے پاس کھانا پاتے (یہ کیفیت دیکھ کر ایک دِن مریم علیہا السلام سے) پوچھنے لگے کہ مریم! یہ کھانا تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے؟ وہ بولیں کہ اللہ کے ہاں سے آتا ہے، بلاشبہ اللہ جسے چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے۔ اس وقت زکریا علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے دعا کی اور کہا کہ اے میرے پروردگار! مجھے اپنی جناب سے اولاد صالح عطا فرما۔ تو بیشک دُعا سننے والا (اور قبول کرنے والا ہے)۔ وہ ابھی عبادت گاہ میں کھڑے نماز ہی پڑھ رہے تھے کہ فرشتوں نے آواز دی کہ (زکریا علیہ السلام) اللہ تمہیں یحییٰ (علیہ السلام) کی بشارت دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے کلمہ (عیسیٰ) کی تصدیق کریں گے اور سردار ہوں گے اور عورتوں سے رغبت رکھنے والے نہ ہوں گے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اللہ کے) پیغمبر (یعنی) نیکوکاروں میں سے ہوں گے۔ زکریا (علیہ السلام) نے کہا: اے پروردگار! میرے ہاں لڑکا کیسے پیدا ہوگا کہ میں تو بوڑھا ہو گیا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ زکریا (علیہ السلام) نے کہا کہ پروردگار! (میرے لیے) کوئی نشانی مقرر فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نشانی یہ ہے کہ تم لوگوں سے تین دن اشارے کے سوا بات نہ کرسکو گے تو (ان دنوں میں) اپنے پروردگار کی کثرت سے یاد اور صبح وشام اس کی تسبیح کرنا"۔ (سورة آل عمران: ۳/۳۷، ۴۱)

حضرت یحیٰی اور زکریا علیہما السلام کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے مختلف مقامات پر کیا ہے۔ مثلاً سورۃ الانبیاء (۲۱/۸۹-۹۰)، الأنعام (۶/۸۵)، مریم (۱۹/۱-۱۵)۔

حضرت یحیٰی علیہ السلام کے والد گرامی زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے، جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے"۔ ❶

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا، حضرت یحیٰی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ملاقات ہوئی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں فرمایا:

"میرے لیے مغفرت کی دعا کیجیے، کیونکہ آپ مجھ سے افضل ہیں"۔

حضرت یحیٰی علیہ السلام نے کہا:

"آپ میرے لیے دعا کریں، کیونکہ آپ مجھ سے افضل ہیں"۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

"آپ مجھ سے افضل ہیں، میں نے اپنے لیے سلامتی کی دعا کی اور آپ کو اللہ نے سلامتی کی خوشخبری دی"۔ ❷

---

❶ صحیح مسلم، الفضائل، باب فضائل زكريا عليه السلام (۲۳۷۹)، ومسند أحمد (۲/۴۰۵)، و ابن ماجه (۲۱۵۰)۔

❷ تفسير الطبری (۹/۷۳)، تفسير سورة مريم آيت (۱۶ ـ ۱۷)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما تمام جنتی جوانوں کے سردار ہوں گے سوائے دو خالہ زاد بھائیوں حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے''۔ ❶

حضرت یحییٰ بہت زیادہ زہد و تقویٰ رکھنے والے تھے۔ آپ کی وفات کے سلسلہ میں مختلف آراء ہیں۔ بعض نے کہا کہ وہ طبعی موت سے مرے تھے اور بعض نے کہا کہ انہیں وقت کے بادشاہ نے کسی اختلاف کے باعث شہید کروا دیا تھا۔

حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے لیے دُعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے اپنی ایڑی پہاڑ پر ماری تو ایک ٹھنڈا چشمہ جاری ہو گیا، یعنی آبِ زمزم، تو اُمّ اسماعیل علیہا السلام نے اس کے گرد مٹی کا بند بنانا شروع کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ هَاجَرَ۔ أَوْ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ۔ لَوْ تَرَكَتْهَا كَانَتْ عَيْنًا مَعِينًا». ❷

''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ھاجرہ علیہا السلام پر (اسماعیل علیہ السلام کی ماں پر) اگر وہ پانی کو کھلا چھوڑ دیتیں تو یہ ایک بہنے والا چشمہ ہوتا''۔

یہ میری بہن ہے:

فائدہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ابراہیم علیہ السلام نے تین مواقع کے سوا کبھی جھوٹ نہیں کہا، ان میں سے دو اللہ کے لیے تھے (جن سے اللہ کے دین کی حقانیت ثابت کرنا مقصود تھی)،

ایک آپ کا یہ فرمانا: ﴿إِنِّي سَقِيمٌ﴾ (الصافات: ۸۹) ''میں بیمار ہوں''۔

اور یہ فرمانا: ﴿بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا﴾ (الانبیاء: ۶۳) ''یہ کام ان کے

---

❶ ترمذی، المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی (۳۷۶۸) و احمد ۳/۳.

❷ كنز العمال (۱۰۲/۱۲) (۳۴۷۷۸) و صحيح بخاري، أحاديث الأنبياء (۳۳۶٤).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس بڑے بت نے کیا ہے''۔ (تیسرا واقعہ یہ ہے کہ) ایک دِن ابراہیم علیہ السلام اور سارہ علیہا السلام سفر میں تھے کہ ایک ظالم بادشاہ کے شہر (مصر) سے گزر ہوا۔ اسے بتایا گیا، یہاں ایک مرد آیا ہے، جس کے ساتھ ایک حسین ترین خاتون ہے۔ اس نے آپ علیہ السلام کو بلا بھیجا اور پوچھا: یہ عورت کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میری بہن ہے''۔ آپ نے سارہ علیہا السلام کے پاس جا کر فرمایا: ''سارہ! روئے زمین پر میرے اور تیرے سوا کوئی مومن موجود نہیں، اس نے مجھ سے پوچھا تھا تو میں نے اسے بتایا ہے کہ تو میری بہن ہے۔ اب میری بات جھٹلا نہ دینا''۔ بادشاہ نے سارہ علیہا السلام کو طلب کر لیا۔ جب آپ اس کے سامنے پیش ہوئیں تو اس نے ہاتھ بڑھا کر آپ علیہا السلام کو چھونا چاہا تو اسے پکڑ لیا گیا (یعنی حرکت نہ کر سکا)۔ اس نے کہا میرے لیے اللہ سے دعا کر، میں تجھے تکلیف نہیں پہنچاؤں گا۔ انہوں نے دعا کی تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ اس نے پھر آپ علیہا السلام کو چھونا چاہا تو پہلے سے زیادہ سخت گرفت میں آ گیا۔ اس نے پھر کہا: میرے لیے اللہ سے دُعا کیجیے، میں آپ کو تنگ نہیں کروں گا۔ آپ نے دعا کی تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ تب اس نے اپنے ایک دربان کو بلا کر کہا، تم میرے پاس کوئی انسان نہیں لائے۔ تم تو کوئی جن پکڑ لائے ہو۔ اس نے ان کی خدمت کے لیے حضرت ھاجرہ علیہا السلام کو پیش کر دیا (کہا جاتا ہے یہ اس بادشاہ کی بیٹی تھی)۔ جب سیدہ سارہ علیہا السلام واپس آئیں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے اشارے سے پوچھا: ''کیا ہوا؟'' حضرت سارہ علیہا السلام نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے کافر کی سازش کو ناکام کر دیا اور خدمت کے لیے ھاجرہ دے دی''۔ [1]

---

[1] صحیح بخاری. أحادیث الأنبیاء، باب قول اللّٰہ تعالٰی ﴿ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا ﴾ (۳۳۵۸)، احمد ۲/۴۰۴.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لونڈی مالکن بن گئی:

چنانچہ ھاجرہ علیہا السلام، سارہ علیہا السلام کی لونڈی بن کر رہنے لگی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سارہ علیہا السلام کی عمر بڑھاپے کو پہنچ چکی تھی لیکن اولاد کی نعمت سے محرومی تھی حتیٰ کہ سارہ علیہا السلام نے اپنی لونڈی ھاجرہ، آپ علیہ السلام کو ہبہ کر دی تا کہ اللہ ہمیں اولاد عطا کر دے۔ کچھ ہی دنوں میں ھاجرہ علیہا السلام اُمید سے ہو گئیں تو سارہ اور ھاجرہ میں بن نہ سکی۔ مدت کی تکمیل کے بعد حضرت ھاجرہ علیہا السلام کے گھر اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اس وقت ابراہیم علیہ السلام کی عمر چھیاسی (۸۶) سال کے قریب تھی۔ گھریلو ناچاکی کی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے حضرت ھاجرہ علیہا السلام اور اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو مکہ میں اکیلے تنہا چھوڑ گئے۔ کچھ کھجوریں اور پینے کا پانی ساتھ دے گئے۔ وہاں کوئی انسان نہ بستا تھا بلکہ ویران اور بنجر زمین تھی۔ پانی کا دور دور تک نام ونشان نہ ملتا تھا۔

کچھ دنوں میں ساز وسامان خورد ونوش کا ختم ہو گیا اور پینے کا پانی نہ ملنے کی وجہ سے ادھر اُدھر دوڑنے لگیں۔ انہیں اپنے قریب کی زمین میں سے صفا پہاڑ سب سے قریب معلوم ہوا، وہ اس پر چڑھ گئیں، پھر وادی کی طرف منہ کر کے دیکھا کہ کیا کوئی انسان نظر آتا ہے؟ کوئی نظر نہ آیا۔ وہ صفا سے اتریں اور دوسری طرف مروہ کی طرف دوڑتی ہوئی چڑھ گئیں۔ اسی طرح انہوں نے سات بار ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی تک دوڑ لگائی مگر بے سود۔ جب وہ آخری چکر میں مروہ پر پہنچیں تو انہیں کوئی آواز محسوس ہوئی۔ انہوں نے اپنے آپ سے کہا: ''چپ''۔ پھر غور سے سنا تو دوبارہ آواز سنائی دی۔ انہوں نے کہا: ''تو نے آواز سنا دی ہے اگر تو مدد کر سکتا ہے (تو ہماری مدد کر)''۔

اچانک انہوں نے دیکھا کہ زمزم کے مقام پر ایک فرشتہ کھڑا ہے۔ اس فرشتے نے اپنی ایڑی سے یا اپنے پر سے زمین کھودی تو پانی نکل آیا۔ آپ علیہا السلام اسے حوض کی صورت دینے لگیں اور اپنے ہاتھ سے اس طرح رکاوٹ بنانے لگیں اور چلو بھر بھر کر مشکیزے میں ڈالنے لگیں۔ ان کے چلو بھرنے کے بعد پانی پھر نکل آتا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل کی والدہ (ھاجرہ علیہا السلام) پر رحمت فرمائے اگر وہ زمزم کو بہنے دیتیں —— یا فرمایا اگر وہ پانی سے چلو نہ بھرتیں —— تو وہ ایک بہتے ہوئے چشمے کی صورت اختیار کر لیتا''۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر ھاجرہ علیہا السلام نے پانی پیا اور بچے کو دودھ پلایا۔ فرشتے نے ان سے کہا:

''آپ ہلاکت کا اندیشہ نہ کریں یہاں اللہ کا گھر ہے جس کی تعمیر یہ بچہ اور اس کا والد دونوں مل کر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے لوگوں کو ضائع نہیں ہونے دیتا''۔ ❶

حضرت لوط علیہ السلام کے لیے دُعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ لُوْطًا كَانَ يَأْوِيْ إِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَمَا بَعَثَ اللّٰهُ بَعْدَهُ نَبِيًّا إِلَّا وَهُوَ فِيْ ثَرْوَةٍ مِّنْ قَوْمِهِ». ❷

''لوط (علیہ السلام) پر اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے، وہ ایک مضبوط سہارے کی پناہ لیتے تھے (یعنی اللہ تعالیٰ کی) آپ کے بعد اللہ نے جو بھی نبی بھیجا ہے وہ قوم کے کھاتے پیتے گھرانے میں سے بھیجا ہے''۔

ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے:

فائدہ: حضرت لوط علیہ السلام ھاران کے بیٹے اور ھاران تارخ (تارح) یعنی آزر کے بیٹے تھے۔ چنانچہ لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے کیونکہ ابراہیم علیہ السلام، ہاران اور ناحور آپس میں بھائی تھے۔

حضرت لوط علیہ السلام دین ابراہیمی کے اوّلین پیروکاروں میں سے تھے۔ حضرت

❶ صحيح بخاري، أحاديث الأنبياء، باب يزفون.... (٣٣٦٤).

❷ مستدرك حاكم (٥٦١/٢) والدر المنثور (٣٣٤/٣) و كنز العمال (٣٢٣/١) و جمع الجوامع (٣٦١/٤) (١٢٥٠٢).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم علیہ السلام نے انہیں ''غور زعر'' کے علاقے ''سدوم'' شہر میں دعوت الٰہی کے لیے بھیجا۔ یہاں کے باشندے انتہائی فاسق و فاجر، شدید ترین کافر، انتہائی بدفطرت اور حد درجہ بدکردار تھے۔ وہ راہزنی کے عادی اور سرعام برے کام کرنے والے تھے۔

انہوں نے بے حیائی کا ایک نیا کام شروع کر رکھا تھا جو ان سے پہلے کسی نے نہ کیا تھا کہ اپنی نفسانی خواہش عورتوں کے بجائے مردوں سے پوری کرتے تھے۔

حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں ان کے برے افعال سے روکا اور توحید کی دعوت دی جس کے نتیجہ میں انہوں نے انہیں طرح طرح کی اذیتیں دیں۔ حتیٰ کہ اللہ کے فرشتے انسانی شکلوں میں جب مہمان آئے تو انہیں پر ٹوٹ پڑے۔

مہمانوں کو اندر کمرے میں بٹھایا اور اپنی قوم کو گھر میں داخل ہونے سے روکنے کی کوشش کرتے رہے۔ دروازہ بند تھا، وہ لوگ اسے کھولنے اور اندر گھسنے کی کوشش کر رہے تھے۔ آپ علیہ السلام دروازے کے پیچھے سے انہیں نصیحت فرما رہے تھے۔[1] جب صورت حال نازک ہوئی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ﴾ (سورة هود: ١١/٨٠)

''اے کاش! مجھ میں تمہارے مقابلے کی طاقت ہوتی یا میں کسی مضبوط قلعے میں پناہ پکڑ سکتا''۔

تب فرشتوں نے بتایا کہ ہم تمہارے پروردگار کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں اور صبح ان کا کام تمام ہو جائے گا۔

آخر کار اس قوم کو اللہ نے الٹ کر اوپر نیچے کر دیا اور ان پر پتھر کے تہ بہ تہ کنکر برسائے اور تباہ و برباد کردیا۔ (هود: ١١/٨٢-٨٣)

حضرت لوط علیہ السلام کے واقعہ کی تفصیل کے لیے قرآن مجید کی سورۃ الاعراف (٧/٨٠ - ٨٤) و هود (١١/٦٩- ٨٣) والحجر (١٥/٥١ - ٧٧) الشعراء (٢٦/١٦٠ - ١٧٥) والعنكبوت (٢٩/٢٨ - ٣٥) الذاريات (٥١/٣١ - ٣٧) دیکھیں۔

---

[1] تفسیر ابن کثیر (٧/٤٤٥) سورة القمر (٥٤/٣٧).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ازواجِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دُعا

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے دریافت کیا:

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں؟''

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہو:

«اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ أَزْوَاجِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ أَزْوَاجِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ». ❶

''اے اللہ! رحمت فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی ازواج اور آپ کی اولاد پر جیسا کہ تو نے رحمت فرمائی آل ابراہیم پر اور برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج اور آپ کی اولاد میں جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر۔ بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے''۔

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں کل گیارہ نکاح کیے، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گیارہ بیویاں تھیں۔ مختصر تعارف یہ ہے:

❶ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا نکاح سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے ہوا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۲۵ سال اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۴۰ سال تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی موجودگی میں کسی اور سے نکاح نہیں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''اہل جنت کی عورتوں میں سب سے افضل خویلد کی بیٹی خدیجہ، محمد کی بیٹی فاطمہ، عمران کی بیٹی مریم اور مزاحم کی بیٹی آسیہ ہے جو فرعون کی بیوی تھی''۔ ❷

---

❶ صحيح بخاري، الدعوات، باب هل يُصلى على غير النبي ﷺ؟ (٦٣٦٠) (٣٣٦٩).

❷ مسند أبي يعلى (٥٥٧/٢) (٢٧١٤)، مستدرك حاكم (١٨٥/٣) إسناده صحيح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کی وفات نبوت کے دسویں سال ماہ رمضان میں ہوئی۔ اس وقت وہ ۶۵ برس کی تھیں اور رسول اللہ ﷺ اپنی عمر کی پچاسویں منزل میں تھے۔ ❶

آپ ﷺ کی ابراہیم رضی اللہ عنہ کے علاوہ (وہ ماریہ قبطیہ کے پیٹ سے پیدا ہوئے) باقی سب اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن اطہر سے پیدا ہوئی۔

آپ ﷺ کی چار بیٹیاں، زینب، رقیہ، اُمّ کلثوم، فاطمہ رضی اللہ عنہن اور تین بیٹے تھے: قاسم، عبداللہ (طیب و طاہر، لقب)، ابراہیم رضی اللہ عنہم۔ ❷

۲ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا:

دوسرا نکاح حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے ہوا جب کہ آپ ﷺ کی عمر ۵۰ سال کو پہنچ چکی تھی اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھی ۵۰ ہی سال کی تھیں۔ یہ نکاح خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد کیا تھا۔

یہ آپ ﷺ نے شوال ۱۰ نبوت میں یعنی سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔ انہوں نے دوسری ہجرت حبشہ کے موقع پر ہجرت بھی کی تھی۔ ان کے شوہر کا نام مکران بن عمرو تھا۔ وہ بھی قدیم الاسلام تھا۔ حبشہ میں اس کا انتقال ہو گیا تھا۔ وہ واپس آگئیں تو عدت ختم ہونے پر آپ ﷺ نے ان سے نکاح کر لیا۔ انہوں نے شادی کے چند برس بعد طلاق کے ڈر سے اپنی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دی تھی۔ ❸

۳ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا:

آپ کا تیسرا نکاح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہوا جو درحقیقت منجانب اللہ تھا۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے:

"میں تین شب تجھے خواب میں اس طرح دیکھتا رہا کہ ایک فرشتہ حریر سفید کے پارچہ پر تیری تصویر کو میرے سامنے لاتا تھا کہ یہ آپ ﷺ کی بیوی ہے۔

---

❶ رحمة للعالمين (١٦٤/٢) و تلقيح الفهوم :ص/٧). طبقات ابن سعد (١٢٩/١).

❷ الاصابة (٣٣٨/٤). طبقات ابن سعد (١٣٢/١).

❸ رحمة للعالمين (١٦٥/٢) تلقيح الفهوم (ص/٦).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں تصویر کا پردہ اٹھا کر چہرہ دیکھتا تو بالکل تیرا ہی چہرہ ہوتا تھا۔ میں یہ دیکھ کر کہہ دیا کرتا تھا کہ اگر یہ اطلاع اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے تو وہ خود ہی اسے پورا بھی کر دے گا''۔ ❶

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''مدینہ کی جانب ہجرت کرنے سے تین سال قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا فوت ہوگئیں۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی وفات کے بعد دو سال یا دو سال کے قریب قریب عرصے میں کوئی شادی نہیں کی، اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا پھر جب (مدینہ میں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی تو ان کی عمر نو سال تھی''۔ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا فوت ہوگئیں (اور تقریباً دو سال کا عرصہ گزر گیا) تو حضرت خولہ بنت حکیم، جو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا:

«يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أَنْ تَزَوَّجَ؟».

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو شادی کر لینا چاہیے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ''کس سے؟'' حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، ایک رشتہ کنواری کا ہے اور ایک بیوہ کا۔ کنواری ایسے شخص کی بیٹی ہے جس کا باپ اللہ کی ساری مخلوق میں سے آپ کو سب سے زیادہ پیارا ہے، اس رشتے سے میری مراد عائشہ ہے اور بیوہ سے مراد زمعہ کی بیٹی سودہ ہے۔ ❸

۴ سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا:

چوتھا نکاح حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سے ہوا۔ یہ بیوہ ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

---

❶ صحيح بخارى. التعبير. باب كشف المرأة فى المنام (٧٠١١) (٧٠١٢) و مسلم (٢٤٣٨).

❷ صحيح بخارى. مناقب الأنصار. باب تزويج النبى ﷺ عائشة (٣٨٩٦).

❸ الطبرانى فى الكبير (٢٣/٢٣ ـ ٢٤) (٥٧) (٨٠) و احمد (٦/٢١٠) (٥٧٧٩) و اسناده حسن.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکاح میں آئیں۔ ان کے خاوند خنیس بن حذیفہ سہمی رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے والد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اعزاز و اکرام کی وجہ سے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی۔ ❶

❺ سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا:

پانچویں زوجہ محترمہ حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا ہیں، ان کے خاوند حضرت عبیدہ بن حارث ایک لڑائی میں شہید ہو گئے، چنانچہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شہید کی بیوہ کے ساتھ شادی کی، تاکہ شہید کی بیوی کی دلجوئی ہو جائے اور انہیں احساس ہو جائے کہ شہداء کے وارث بے یار و مددگار نہیں چھوڑے جائیں گے۔

یہ نکاح کے بعد صرف تین ماہ زندہ رہیں پھر داعی اجل کی طرف پرواز کر گئیں۔ ❷

❻ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا:

چھٹے نمبر پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت اُمّ سلمہ بنت ابی رمیہ رضی اللہ عنہا سے ہوا۔ ان کے خاوند حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ تھے، یہ اُحد کی جنگ میں لڑتے ہوئے زخمی ہوئے اور پھر انہی زخموں کی وجہ سے شہید ہو گئے۔

ان کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ چنانچہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شہید کی بیوہ کی تکریم کے لیے۔ ان سے شادی کی اور شہید کی اولاد کی پرورش اور تربیت کی۔ ❸

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک دِن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ خوشی خوشی گھر لوٹے اور پوچھنے پر بتایا کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بہت اچھی حدیث سنائی ہے، وہ یہ کہ جب کسی کی کوئی عمدہ چیز اس سے گم ہو جائے یا روٹھ جائے تو وہ یہ کلمات پڑھے اللہ اسے اس سے اچھی چیز عطا کر دے گا۔ اور کلمات یہ تھے:

«إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِىْ فِىْ مُصِيْبَتِىْ وَاَخْلِفْ

---

❶ صحيح بخاري، النكاح، باب عرض الإنسان ابنته او اخته (٥١٢٢).

❷ الإصابة في تمييز الصحابة (٣١٥/٤).

❸ سنن نسائي، النكاح، باب نكاح الابن امه ٣٢٥٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا»۔

''ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما اور مجھے بدلے میں اس سے بہتر عطا کر''۔

اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ عرصہ بعد ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اللہ کو پیارے ہو گئے، تو میں نے سوچا ابوسلمہ سے کون مسلمان بہتر ہو سکتا ہے؟ وہ تو گھر کا پہلا شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی۔ پھر میں یہ کلمات کہتی رہی اور سلسلہ وظیفہ کرتی رہی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاوند عطا کر دیئے۔ [1]

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتویں شادی حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے ہوئی جو بیوہ تھیں۔ بوقت نکاح ان کی عمر ۲۰ سال کی تھی۔ یہ عابدہ اور زاہدہ تھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ''بنو مصطلق'' کے قیدیوں کو تقسیم کیا تو حارث کی بیٹی حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا ثابت بن قیس یا ان کے چچا زاد بھائی کے حصے میں آئیں۔ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے ان سے یہ طے کر لیا کہ وہ رقم ادا کر کے آزاد ہو جائیں گی۔ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا خوبصورت خاتون تھیں۔ انہیں جو بھی دیکھتا ششدر رہ جاتا تھا۔ وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ اس رقم کے حصول میں وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تعاون حاصل کریں جو رقم انہوں نے اپنی آزادی کے لیے طے کر لی تھی۔

جب وہ ہمارے کمرے کے دروازے پر آ کر کھڑی ہوئیں تو اللہ کی قسم! صورتحال یہ تھی کہ میں نے انہیں دیکھتے ہی ان کی موجودگی کو ناپسند کیا۔ یہ سوچ کر کہ جو میں دیکھ

---

[1] صحیح مسلم، الجنائز، باب ما يقال عند المصيبة (٩١٨)، واحمد (١٦٣٧٣)، تحفة الأشراف ١٨٢٤٨۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہی ہوں یہی اللہ کے رسول ﷺ دیکھیں گے۔ آخر کار وہ آپ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! میں حارث بن ابی ضرار کی بیٹی ہوں جو اپنی قوم کے سردار تھے۔ اس وقت جس مصیبت سے میں دوچار ہوں، وہ آپ ﷺ سے مخفی نہیں۔ میرے مقام سے بھی آپ ﷺ باخبر ہیں۔ اب صورتحال یہ ہے کہ میں قیس بن شماس کے حصے میں چلی گئی ہوں۔ میں نے اپنی آزادی کے بدلے اس کو رقم دینا طے کر لیا ہے۔ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر اس لیے ہوئی ہوں کہ آپ ﷺ سے مطلوبہ رقم کے سلسلہ میں تعاون حاصل کروں''۔

آپ ﷺ نے استفسار کیا:

«فَهَلْ لَّكِ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ؟»

''اگر تیرے لیے اس سے بھی بہتر صورت پیدا ہو جائے تو؟''

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: ''وہ کیا ہے؟ اے اللہ کے رسول ﷺ!''

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری رقم میں ادا کرتا ہوں اور تجھ سے شادی بھی کر لیتا ہوں''۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''جی ہاں! یہ تو مجھے قبول ہے''۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتلاتی ہیں: ''لوگوں نے جب یہ خبر سنی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے حارث کی بیٹی جویریہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی ہے تو لوگ کہنے لگے: یہ بنو مصطلق والے تو اللہ کے رسول ﷺ کے سسرال بن گئے اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے گرفتار قیدیوں کو آزاد کر دیا''۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''اللہ کے رسول ﷺ کی جویریہ کے ساتھ شادی کا نتیجہ یہ نکلا کہ بنو مصطلق کے ایک سو گھرانے آزاد کر دیے گئے۔ چنانچہ مجھے نہیں معلوم کہ کوئی عورت اپنی قوم کے لیے اس قدر بابرکت ثابت ہوئی ہو جس قدر کہ جویریہ رضی اللہ عنہا اپنی قوم کے لیے بابرکت ثابت ہوئیں''۔ [1]

---

[1] سنن ابی داؤد، العتق، باب فی بیع المکاتب إذا فسخت المکاتبة (۳۹۳۱) و احمد (۶/ ۲۷۷، ۲۶۸۹۷)، وابن حبان (۴۰۵۴)۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس کو حسن کہا ہے۔ الاصابة (۴/۲۶۵)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس طرح ایک لونڈی بن کر آنے والی سردار کی بیٹی کائنات کے سردار ﷺ کی بیوی بن گئی اور مومنوں کی ماں بن گئی۔

❽ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا:

رسول اللہ ﷺ کی آٹھویں شادی محترمہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے ہوئی۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی سگی پھوپھی کی بیٹی ہیں۔ آپ ﷺ نے ان کا نکاح اپنے غلام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے کر کے برادری کے بت کو توڑا اور پھر جب حضرت زید رضی اللہ عنہ نے طلاق دی تو اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے غلام کی مطلقہ سے شادی کر کے یہ سبق چھوڑا کہ منہ بولے بیٹے کی مطلقہ بیوی سے بھی شادی ہو سکتی ہے۔ بوقت نکاح ان کی عمر چھتیس سال تھی۔ ❶

❾ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا:

آپ ﷺ کی نویں اہلیہ صفیہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ خیبر کے موقع پر اس کے خاوند اور باپ مارے گئے۔ سردار کی بیٹی تھی چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ نے انہیں اعزاز بخشا اور آزاد کر کے شادی کر لی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ جب ہم نے زور وقوت سے خیبر پر قبضہ کر لیا اور قیدی ایک جگہ اکٹھے ہو گئے تو اس دوران حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: ''اے اللہ کے نبی ﷺ! قیدیوں میں سے مجھے بھی ایک لونڈی عطا فرما دیجیے''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ ایک لونڈی لے لو''۔

اب دحیہ رضی اللہ عنہ نے حیی کی بیٹی صفیہ رضی اللہ عنہا کو پسند کر لیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگ اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی تعریف کرنے لگے اور کہنے لگے:

''قیدی عورتوں میں ہم نے اس جیسی کوئی عورت نہیں دیکھی''۔

---

❶ الإصابة (٣١٣/٤) و بخاري في تفسير سورة الأحزاب (٤٧٨٧).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک شخص اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا:

''اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ نے حیی کی بیٹی صفیہ، دحیہ رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دی، وہ تو بنوقریظہ کے سردار کی بیٹی ہے۔ بنونضیر کی چوہدرانی ہے۔ وہ آپ ﷺ کے علاوہ کسی کے لیے مناسب نہیں''۔

یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا:

''دحیہ اور صفیہ (رضی اللہ عنہما) کو بلاؤ''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتلاتے ہیں کہ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ اور صفیہ رضی اللہ عنہا کو لایا گیا اور جب اللہ کے رسول ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو دحیہ رضی اللہ عنہ سے کہا:

''قیدی عورتوں میں سے تم اس کے علاوہ کوئی اور لونڈی لے لو''۔

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔ ❶

حضرت صفیہ بنت حیی حضرت ھارون علیہ السلام کی نسل سے تھیں۔ دو دفعہ بیوہ ہوئیں۔ جب آپ ﷺ سے نکاح ہوا تو عمر ۱۷ سال کی تھی۔ ❷

⑩ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا:

آپ ﷺ کی دسویں زوجہ محترمہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ ان کا نام رملہ تھا۔ یہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں۔ وہ دورِ جاہلیت میں اسلام کا شدید دشمن تھا مگر بیٹی نے اسلام قبول کیا۔ ان کا خاوند عبیداللہ بن جحش بھی مسلمان تھا۔ دونوں نے حبشہ کی جانب ہجرت کی۔ وہاں عبیداللہ بن جحش مرتد ہو گیا۔ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے لیے دیارِ غیر میں یہ ایک بہت بڑا دھچکا اور صدمہ تھا۔

چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ نے دلجوئی کی اور نکاح کر لیا۔ حبشہ میں نجاشی نے اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح اللہ کے رسول ﷺ سے کر دیا۔ بعد میں آپ مدینہ آ گئیں اور

---

❶ صحیح مسلم. النکاح. باب فضیلة إعتاقه أمته ثم یتزوجها (۸۴/۱۳۶۵) (۱۴۲۸).

❷ بخاری. الصلاة. باب ما یذکر فی الفخذ (۳۷۱) و مسلم (۱۳۶۵).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم میں شامل ہو کر مومنوں کی ماں بن گئیں۔ ❶

⓫ سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گیارھویں زوجہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا ہیں۔ یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ داروں میں سے تھیں۔ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو مکہ میں ان سے نکاح کیا۔ اسی طرح حضرت میمونہ بھی بیوہ تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان سے نکاح ذی قعدہ ۷ھ میں ہوا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۵۹ سال تھی۔ ❷

نوٹ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو لونڈیاں، کنیزیں بھی تھیں:

① **ماریہ قبطیہ** رضی اللہ عنہا: یہ مصر سے شاہ مقوقس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیۃً بھیجی تھی۔ یہ ۶ھ میں حاضر ہوئیں اور ۱۶ھ میں انتقال کر گئیں۔ یہ بہت لائق اور با سلیقہ خاتون تھیں۔ انہیں کے پیٹ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ''ابراہیم رضی اللہ عنہ'' پیدا ہوئے جو اٹھارہ ماہ زندہ رہ کر وفات پا گئے۔ ❸

② **ریحانہ بنت شمعون** رضی اللہ عنہا: ان کا تعلق بنو نضیر یا بنو قریظہ سے تھا اور بطورِ کنیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تھیں۔ یہ بڑی زیرک اور دانا تھیں۔ ۱۰ھ میں ان کا انتقال ہو گیا۔ ❹

سیدہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دُعا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لختِ جگر فاطمہ رضی اللہ عنہا آ گئیں اور آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑی ہو گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! قریب آ جاؤ''۔ وہ اور

---

❶ الإصابة في تمييز الصحابة (٤/٣٠٥ ـ ٣٠٦).

❷ بخاري، جزاء الصيد، باب تزويج المحرم (١٨٣٧) و مسلم (١٤١٠) والإصابة (٤/٤١١ ـ ٤١٢).

❸ الإصابة (٤/٤٠٤).

❹ الإصابة في تمييز الصحابة (٤/٤٢٠).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قریب آ گئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) ! اور قریب آ جاؤ''۔ وہ اور قریب آ گئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) ! اور قریب آ جاؤ''۔ وہ بالکل قریب ہو کر سامنے کھڑی ہو گئیں۔ میں نے دیکھا کہ ان کے چہرے پر بھوک اور کمزوری کی وجہ سے زردی چھائی ہوئی تھی اور خون کا نام ونشان نہ تھا (یہ حکم حجاب سے پہلے کی بات ہے)۔ آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں پھیلا کر ہاتھ ان کے سینے پر رکھا اور سر اٹھا کر یہ دُعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ مُشْبِعَ الْجُوْعَةِ وَ قَاضِيَ الْحَاجَةِ وَ رَافِعَ الْوَضْعَةِ لَا تَجِعْ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ».

''اے اللہ! بھوکوں کا پیٹ بھرنے والے، حاجتوں کو پورا کرنے والے، گرے ہوؤں کو اٹھانے والے، محمد (ﷺ) کی بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کو بھوکا مت رکھ''۔

اس دُعا کا اثر میں نے فوراً فاطمہ رضی اللہ عنہا کے چہرے پر دیکھا کہ چہرے سے زردی غائب ہو گئی اور خون کی سرخی واپس لوٹ آئی۔ پھر میں نے اس کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو انہوں نے کہا:

''اے عمران! اس دِن کے بعد مجھے کبھی بھوک نہیں لگی''۔ ❶

اس میں عقبہ بن حمید کو ابن حبان وغیرہ نے ثقہ اور ایک جماعت نے ضعیف کہا ہے۔ اس کے باقی رجال ثقہ ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شادی کی تو آپ ﷺ نے انہیں دُعا دی:

«اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِمَا وَ بَارِكْ لَهُمَا فِيْ أَبْنَائِهِمَا». ❷

---

❶ مجمع الزوائد (٩/٢٤٠). المناقب، باب مناقب فاطمة بنت رسول الله ﷺ (١٥٢٠٥). الطبراني في الأوسط (٣٩٩٧).

❷ مجمع الزوائد (٩/٢٤٥) (١٥٢١٤) و كشف الاستار (١٤٠٧). اس سند کے تمام رجال صحیح کے رجال ہیں۔ علاوہ عبدالکریم بن سلیط کے اور اسے ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! ان دونوں میں برکت فرما اور ان دونوں کے لیے ان کی اولاد میں برکت فرما''۔

فائدہ: آپ ﷺ کی سب سے پیاری صاحبزادی حضرت فاطمہ الزہرا بنت محمد ﷺ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بطن اطہر سے پیدا ہوئیں۔

آپ ﷺ سب سے زیادہ پیار اپنی اسی بیٹی سے کرتے تھے۔ احادیث میں موجود ہے جب آپ ﷺ گھر سے سفر کے لیے نکلتے اور جب واپس پلٹتے تو سب سے پہلے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کرتے۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

''فاطمہ میرے جسم کا ایک حصہ ہے جو اس کو ناراض کرے گا وہ مجھ کو ناراض کرے گا''۔

آپ ﷺ نے انہیں اُمت محمدیہ کی خواتین کی جنتی سردار ٹھہرایا ہے اور قیامت کے دِن آپ ﷺ سب سے پہلے انہی سے ملاقات کریں گے۔ ❶

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لیے دُعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَائِشَةَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ مَغْفِرَةً وَّاجِبَةً ظَاهِرَةً بَاطِنَةً». ❷

''اے اللہ! عائشہ بنت ابوبکر صدیق کی مغفرت فرما، ایسی مغفرت جو ظاہری اور باطنی گناہ کو معاف کردے''۔

---

❶ صحیح بخاری (۵۷۱/۲)، طبقات ابن سعد (۱۷/۸)، اسد الغابہ (۵۲٤/۵)، و مسند احمد (۲۸۲/٦)، الإصابة (۱۵۷/۸)، و خلاصة الوفاء (ص/۲۱۷).

❷ مسند احمد (۳۷۲/۵)، وکنز العمال (۳۳۱٤۳)، تاریخ ابن عساکر (۱۳/۷)، والطبرانی فی الکبیر (۳۳/۸)، ابن سعد (٦٦/۷)، والحاکم (٦۱٤/۳)، جمع الجوامع (۱۲۰/۲) (٤۳٦۰)، وجمع الزوائد (۲۸۷/۹) (۱۵۳۲۷) و کشف الاستار (۲٦۵۸).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے سوا کسی کنواری لڑکی سے شادی نہیں کی۔ مشہور روایت کی بناء پر شادی کے وقت آپ کی عمر چھ سال تھی۔ ایک روایت میں سات سال اور ایک قول کے مطابق چودہ سال تھی۔ غزوہ بدر کے بعد رخصتی ہوئی۔ جب کہ مشہور قول کے مطابق آپ رضی اللہ عنہا کی عمر نو سال تھی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت آپ کی عمر اٹھارہ برس تھی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فقہاء صحابہ میں شامل ہیں۔ بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ سے علمی استفادہ کیا ہے۔ آپ سے کل دو ہزار دو سو (۲۲۰۰) احادیث متفق علیہ ہیں جبکہ چون (۵۴) احادیث میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہیں اور اٹھاون (۵۸) احادیث میں امام مسلم منفرد ہیں۔

مشہور روایت کے مطابق آپ کی وفات ۵۸ھ میں ہوئی اور آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ ❶

آپ رضی اللہ عنہا کے مناقب میں چند فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مردوں میں تو بہت سے کامل پیدا ہوئے لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران، فرعون کی بیوی آسیہ کے سوا اور کوئی کامل پیدا نہیں ہوئی اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت بقیہ تمام کھانوں پر ہے''۔ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے عائشہ رضی اللہ عنہا! یہ جبریل علیہ السلام تشریف رکھتے ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں، میں نے اس پر جواب دیا علیہ السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ''۔ ❸

---

❶ تهذيب التهذيب (٤٦١/١٢)، جوامع السيرة لابن حزم (ص/٦٤ ـ ٦٥) و عمدة القارى (٣٨/١) وكشف البارى (٢٩١/١ ـ ٢٩٢).

❷ صحيح بخارى، المناقب، باب فضل عائشة رضى الله عنها (٣٧٦٩).

❸ صحيح بخارى، المناقب، باب فضل عائشة رضى الله عنها (٣٧٦٨) و مسلم (٦٣٣٤) (٦٣٣٥).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتلاتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھ سے مخاطب ہوئے اور بتلانے لگے:

''(شادی سے پہلے) میں تجھے خواب میں تین راتیں دیکھتا رہا، ایک فرشتہ ریشمی کپڑے کے ٹکڑے میں تمہاری صورت لے کر آیا اور کہنے لگا: ''یہ آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں''۔ میں نے تیرے چہرے سے (وہ ریشمی) نقاب ہٹایا تو وہ تو تھی۔ تجھے دیکھ کر میں کہنے لگا، اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ ایسا ہی کر دے گا''۔ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس امتیاز پر فخر تھا کہ وہ تمام ازواج مطہرات میں واحد ایسی خاتون ہیں جو کنواری تھیں۔ وہ بلا کی ذہین اور فطین تھیں۔ چنانچہ اپنے اس فخر اور امتیاز کو وہ کس ذہانت اور فطانت سے بیان کرتی ہیں ذرا انداز ملاحظہ ہو:

''اے اللہ کے رسول ﷺ! اس بارے میں آپ ﷺ کا کیا خیال ہے کہ ایک وادی ایسی ہے کہ جس میں واقع درخت اور بوٹیوں کو اونٹ کھا چکے ہیں اور ایک دوسری وادی ایسی ہے کہ جس میں کوئی اونٹ چرنے کے لیے نہیں گیا۔ آپ ﷺ ان دونوں وادیوں میں سے کون سی وادی میں اپنے اونٹوں کو چرانے کے لیے لے جائیں گے؟''

آپ ﷺ نے جواب دیا:

''اسی وادی میں جس میں چرنے والے اونٹ نہیں گئے''۔ ❷

اس مقام پر اللہ کے رسول ﷺ نے ''ہاں'' کہہ کر عائشہ رضی اللہ عنہا کا دِل خوش کر دیا کہ واقعی تم یکتا کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ تم کنواری ہو۔

---

❶ صحیح البخاري، کتاب النکاح، باب النظر إلی المرأة قبل التزویج (٥١٢٥).

❷ صحیح بخاري، النکاح، باب نکاح الأبکار (٥٠٧٧).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کے لیے دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَحِمَكِ اللّٰهُ يَا أُمِّي كُنْتِ أُمِّيْ بَعْدَ أُمِّيْ تَجُوْعِيْنَ وَتُشْبِعِيْنَنِيْ وَتَعْرِيْنَ وَ تَكْسِيْنَنِيْ وَ تَمْلَعِيْنَ نَفْسَكِ طَيِّبًا وَ تُطَيِّبِيْنَنِيْ، تُرِيْدِيْنَ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ اللّٰهِ الَّذِيْ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ، اِغْفِرْ لِأُمِّيْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَسَدٍ وَلَقِّنْهَا حُجَّتَهَا، وَ وَسِّعْ عَلَيْهِ مُدْخَلَهَا بِحَقِّ نَبِيِّكَ وَالْأَنْبِيَاءِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ فَإِنَّكَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ».

''اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے اے میری ماں تو ہی میری ماں کے بعد میری ماں تھی خود تو بھوکی رہتی اور مجھے پیٹ بھر کر کھلاتی خود آپ کے پاس کپڑا نہ ہوتا پر مجھے کپڑا بھی پہناتی، عمدہ چیز کو اپنے سے روکتی اور مجھے کھلاتی، اور یہ سب کچھ آپ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور آخرت کے ارادہ سے کرتی تھیں۔ اللہ ہی وہ ذات ہے جو زندہ کرتی ہے اور مارتی ہے۔ وہ زندہ ہے اس کو موت نہیں آتی (اے اللہ!) میری ماں فاطمہ بنت اسد کی مغفرت فرما، اور ان کو حجت کی تلقین فرما۔ اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء کی حقانیت کے ساتھ جو پہلے آچکے ہیں اس کی قبر کو کشادہ فرما، یقیناً تو تو سب سے رحم کرنے والا ہے''۔ [1]

ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب کچھ قبر میں دفنانے کے وقت کہا تھا۔

فاطمہ بنت اسد بن ھاشم، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ اور عبدالمطلب کی بھتیجی تھیں۔

---

[1] مجمع الزوائد (۹/۲۵۶) و جمع الجوامع (۴/۳۲۶) (۱۲۵۳۹) و مستدرك حاكم (۳/۱۰۸).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کا نکاح ابوطالب سے ہوا جن سے حضرت علی رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔
خاندان ھاشم میں سے تھیں اور ابتداء اسلام میں اس کی معاونت میں پیش پیش تھیں۔ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب کی کفالت میں بھی رہے اور یہ انہیں بیٹوں سے زیادہ پیار کرتی تھیں۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اپنی ماں کہا کرتے تھے۔ ابوطالب کی وفات کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ جب مسلمان ہو کر ہجرت کی اجازت ملی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حضرت فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ فاطمہ بنت اسد سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی آتی ہیں، میں پانی بھروں گا اور ہر کام کروں گا اور وہ چکی پیسنے اور آٹا گوندھنے میں آپ کی مدد کرے گی۔
ان کی اولاد میں مشہور حضرت علی، حضرت جعفر طیار اور عقیل رضی اللہ عنہم ہیں۔
صاحب اصابہ رقمطراز ہیں:

''وہ نہایت صالح خاتون تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی زیارت کو تشریف لاتے اور ان کے گھر میں آرام کرتے تھے''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں وفات پا گئی تھیں۔ جب فوت ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی قمیص کا کفن پہنایا اور قبر میں اتر کر لیٹ گئے۔ لوگوں نے وجہ دریافت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قمیص کیوں پہنائی اور قبر میں کیوں لیٹے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَعْدَ أَبِي طَالِبٍ أَبَرَّ بِي فِيهَا».

''ابوطالب کے بعد میرے ساتھ حسن سلوک اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا''۔

«إِنَّمَا أَلْبَسْتُهَا قَمِيصِي لِتُكْسَى مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ».

''اور قمیص اس لیے پہنائی ہے تاکہ روز قیامت انہیں جنت میں سے عمدہ لباس ملے''۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«وَاضْطَجَعْتُ فِي قَبْرِهَا لِيَهُوْنَ عَلَيْهَا عَذَابُ الْقَبْرِ». ❶

''اور ان کی قبر میں لیٹا اس لیے ہوں تاکہ ان پر قبر کا عذاب ہلکا ہو جائے''۔

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا مروہ کی سعی کر رہے تھے کہ اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی پر پرندے کا پر آ گرا۔ تو میں نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے پکڑ لیا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعا فرمائی:

«نَزَعَ اللّٰهُ عَنْكَ مَا تَكْرَهُ». ❷

''اللہ تجھ سے ہر وہ چیز دور کر دے جو تجھے ناپسند ہو''۔

پہلے مہمان نواز:

فائدہ: جلیل القدر صحابی رسول ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا نام خالد بن زید تھا۔ آپ بنونجار سے تعلق رکھتے تھے۔

انہیں وہ اعزاز حاصل ہے جو دوسروں کو حاصل نہیں یعنی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں آمد ہوئی تو انہیں سب سے پہلی مہمانی کا شرف حاصل ہوا۔ اس کا منظر کچھ اس طرح ہے: حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ہر کوئی جھگڑا کر رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گھر میں قدم رنجہ فرمائیں۔ یہ منظر دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں بنونجار کے محلے میں سواری سے اتروں گا، جو عبدالمطلب کے ننھیال ہیں''۔ ❸

---

❶ الإصابة (١١٥٨٨) والاستيعاب (٣٥٠٠) و أعلام النبلاء (٣٣/٤) والدر المنثور (٣٥٨) تجريد أسماء الصحابة (٢٩٣/٢) و تلقيح فهوم أهل الأثر (٣١٧) و مقاتل الطالبين (٧، ٨، ٩، ١٠، ٢٤) وأسد الغابة (٢١٢/٧) ت: ٧١٧٦).

❷ مجمع الزوائد (٣٩٦/٩)؛ ١٥٧٨٧، والطبراني في الكبير (٤٠٤٨). اس روایت کی سند میں نائل نجیح وابو تمیم نے ثقہ اور دارقطنی نے ضعیف کہا ہے بقیہ راوی ثقہ ہیں۔ البتہ حبیب بن ابی ثابت کا ابوایوب رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

❸ مسلم، الزهد، باب في حديث الهجرة و يقال، حدث الرحل (٢٠٠٩).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ پھر جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچ گئے تو پوچھا:

"ہمارے ننھیالی رشتہ داروں میں سے کس کا گھر یہاں سے قریب ہے؟"

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بولے:

"اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! میں حاضر ہوں، میرا گھر اور میرا دروازہ ہے"۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے کہا:

"جاؤ! پھر ہمارے دوپہر کے آرام کا بندوبست کرو"۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کہنے لگے:

"اللہ کی برکت کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں تشریف لے چلیں، اللہ تعالیٰ مبارک کرے"۔

پھر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کے سامنے جو گھر کا کھلا صحن تھا، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں قدم رکھ دیا۔ ❶

میں تو نیچے رہوں گا:

صحیح مسلم میں ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے گھر میں قیام پذیر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نچلی منزل میں اور وہ اوپر والی منزل میں رہنے لگے۔ ایک رات حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کو خیال آیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نیچے ہیں اور ہم ان کے اوپر چل پھر رہے ہیں۔ اس سوچ کے تحت وہ کمرے کے ایک کونے میں ہو گئے اور ساری رات اسی کونے میں گزار دی۔

اگلے دن اس واقعہ سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیچے ہی بہتر ہے۔ لیکن ابوایوب رضی اللہ عنہ کہنے لگے: "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے رہیں اور میں چوبارے پر، ایسا نہیں ہوگا"۔ چنانچہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اوپر قیام پذیر ہو گئے

❶ صحیح بخاری، مناقب الأنصار، باب هجرة النبی صلی اللہ علیہ وسلم و أصحابه الی المدینة (۳۹۱۱)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نیچے آ گئے۔ ❶

مٹکا ٹوٹ گیا:

ایک روایت کے مطابق حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''ہمارا پانی کا مٹکا ٹوٹ گیا، میں بھی جلدی سے اٹھا اور میری بیوی بھی چادر لے کر پانی کی طرف دوڑی۔ ڈر یہ تھا کہ پانی نیچے ٹپک کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تکلیف کا باعث نہ بن جائے۔ ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی دوسری اوڑھنے کی چیز نہ تھی۔ ❷

مجاہد بے باک:

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ساری زندگی غازی بن کر رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ بات مشہور تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت تک جتنی بھی جنگیں لڑی گئیں آپ سبھی میں شریک ہوئے۔ اِلّا یہ کہ آپ کسی دوسرے مشن میں مشغول ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی آخری جنگ وہ ہے جس میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کی قیادت میں ایک لشکر قسطنطنیہ روانہ کیا تو اس وقت حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ عمر رسیدہ تھے، لیکن اس کے باوجود آپ لشکر اسلام میں بخوشی شریک ہوئے اور اللہ کی راہ میں سمندر کی موجیں چیرتے ہوئے آگے بڑھتے گئے۔

دشمن کے مقابلہ میں ابھی چند دِن ہی گزرے تھے کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیمار ہوگئے۔ بیماری نے ایسی شدت اختیار کر لی کہ آپ رضی اللہ عنہ لڑائی میں شریک نہ ہو سکے۔

لشکر اسلام کو میرا سلام کہنا:

سپہ سالارِ لشکر آپ رضی اللہ عنہ کی تیمارداری کے لیے آئے اور دریافت کیا کہ کوئی خواہش ہو تو فرمائیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا:

---

❶ صحیح مسلم، الأشربة، باب إباحة أكل الثوم..... (۱۷۱/۲۰۵۳).

❷ سيرة ابن هشام، ۱۴۰/۲. مستدرك حاكم (۳/ ۴۶۰) (۵۹۳۹). دلائل النبوة للبيهقي (۵۱۰/۲).
اسناده حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”لشکر اسلام کو میرا اسلام کہنا اور مجاہدین سے کہنا کہ ابوایوب کی تمہیں وصیت ہے کہ دشمن کی سرزمین میں پیش قدمی کرتے رہو۔ آخری حد تک پہنچنا اور میری لاش کو اپنے ساتھ اٹھائے لیتے جانا اور مجھے قسطنطنیہ کی دیوار کے نزدیک دفن کرنا“۔

یہ الفاظ کہے اور اللہ کو پیارے ہو گئے۔

لشکر اسلام نے رسول اللہ ﷺ کے اس جلیل القدر صحابی رضی اللہ عنہ کی وصیت کو قبول کرتے ہوئے دشمن پر پے در پے حملے کیے، یہاں تک کہ قسطنطنیہ کی دیواروں تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔

جبکہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے جسد خاکی کو اپنے ساتھ اٹھائے ہوئے تھے۔ دیوارِ قسطنطنیہ کے سائے میں ان کے لیے قبر کھودی گئی اور بڑے اعزاز و اکرام کے ساتھ سپردِ خاک کر دیا گیا۔

آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ۵۱ھ کو قسطنطنیہ (استنبول) میں ہوئی۔ ❶

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے گلے ملے اور پھر فرمایا:

«اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَ أَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُ». ❷

”اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ اور اس شخص

---

❶ مستدرك حاكم (۲/ ۸۵ ـ ۸٤)، والاستيعاب (۱/ ۱۵۲)، اسد الغابة (۵/ ۱٤۳) و تهذيب التهذيب ۳/ ۹۰ ـ ۹۱، تجريد أسماء الصحابة (۱/ ۱٦۱)، الجرح والتعديل (۱/ ۱۳۱)، تاريخ الإسلام للذهبي ۲/ ۳۲۷ ـ ۳۲۸.

❷ صحيح مسلم، فضائل الصحابة، باب فى فضائل الحسن والحسين رضى الله عنهما. والترمذى (۳۷۸۳).

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سے محبت کر جو اس سے محبت کرے''۔

نواسہ رسول ﷺ:

فائدہ: شبیہ الرسول، ریحانۃ النبی ﷺ، سید شباب اہل الجنۃ ابو محمد حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما۔

آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ سیدہ بتول فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا جگر گوشہ رسول ﷺ تھیں۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کے پدر بزرگوار جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ابن عم رسول ﷺ تھے۔ اس لحاظ سے آپ رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی دوہرے شرف کی حامل تھی۔

سنہ ہجری کے تیسرے سال رمضان المبارک کے مہینے میں معدن نبوت کا یہ گوہر شب چراغ استغناء و بے نیازی کی اقلیم کا تاجدار، دوش نبوت کا سوار، فتنہ وفساد کا بیخ کن، سرورِ دو عالم کی بشارت کا پورا کرنے والا، اُمت کا محسن اعظم، نواز افزائے عالم وجود ہوا۔ پیارے پیغمبر ﷺ کو ولادت باسعادت کی خبر ہوئی تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے، اور فرمایا میرے بچے کو دکھانا، کیا نام رکھا ہے۔ عرض کیا گیا ''حرب''۔ فرمایا: نہیں، اس کا نام ''حسن'' ہے۔

پیدائش کے ساتویں دِن عقیقہ کیا اور دو مینڈھوں کی قربانی کر کے سر کے بال اتروائے، اور ان کے ہم وزن چاندی خیرات کی۔

نواسہ رسول سایہ پیغمبر سے محروم:

آنحضرت ﷺ کو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو غیر معمولی محبت تھی وہ کم خوش قسمتوں کے حصہ میں آئی ہوگی۔ آپ ﷺ نے بڑے ناز و نعم سے ان کی پرورش فرمائی، کبھی آغوش شفقت میں لیے ہوئے نکلتے، کبھی دوش مبارک پر سوار کیے جاتے۔ آپ ﷺ ان کی ادنیٰ ادنیٰ تکلیف پر بے قرار ہو جاتے۔ بغیر حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھے ہوئے نہ رہا جاتا تھا۔ ان کو دیکھنے کے لیے روزانہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے تھے۔ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما بھی آپ سے بے حد مانوس ہو گئے تھے۔ کبھی نماز کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالت میں پشت مبارک پر چڑھ کر بیٹھ جاتے، کبھی رکوع میں ٹانگوں کے درمیان گھس جاتے، کبھی ریش مبارک سے کھیلتے، غرض طرح طرح کی شوخیاں کرتے، جان نثار نانا نہایت محبت سے ان طفلانہ شوخیوں کو برداشت کرتے اور کبھی تادیباً بھی نہ جھڑکتے، بلکہ ہنس دیا کرتے تھے۔ ابھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ آٹھ ہی سال کے تھے کہ یہ بابرکت سایہ سر سے اُٹھ گیا۔

''شبیہ الرسول'' حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا لقب تھا، یہ مشابہت محض ظاہری اعضاء و جوارح تک محدود نہ تھی بلکہ آپ رضی اللہ عنہ کی ذات باطنی اور معنوی لحاظ سے بھی اسوۂ نبوی کا نمونہ تھی۔ یوں تو آپ رضی اللہ عنہ کا ایسا خاص اور امتیازی وصف دنیاوی جاہ وجلال سے بے نیازی اور بے تعلقی تھی، لیکن زہد وورع میں بھی آپ رضی اللہ عنہ کا کوئی حریف نہیں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مکارم اخلاق کا پیکر مجسم تھے۔

یہ سردار بیٹا ہے:

درحقیقت جس استغناء اور بے نیازی کا ظہور آپ رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی سے ہوا وہ نوع انسانی کے لیے ایک بہت ہی بڑا احسان خداوندی تھا۔ عموماً قصر سلطنت کی تعمیر انسانی خون سے ہوتی ہے۔ لیکن حسن رضی اللہ عنہ نے ایک ملتی ہوئی عظیم الشان سلطنت کو محض چند انسانوں کے خون کی خاطر چھوڑ دیا۔ غالباً تاریخ ایسی مثالیں کم پیش کرسکتی ہے۔ اگر خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے بعد کی اسلامی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو اس کا صفحہ صفحہ مسلمانوں کے خون سے رنگین نظر آئے گا اور ابھی تک عرب کی سرزمین مسلمان کا خون چاہتی تھی۔ لیکن یہ صرف حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ذات کے لیے مقدر ہو چکا تھا کہ وہ سلطنت وحکومت کو ٹھکرا کر اُمت مسلمہ کو تباہی سے بچائیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشین گوئی کو پورا فرمائیں گے۔

«إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَظِيْمَتَيْنِ». [1]

---

[1] مستدرك حاكم: ۱۹۱/۳.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یہ میرا بیٹا سردار ہے۔ یہ مسلمانوں کی دو عظیم جماعتوں کے درمیان صلح کروائے گا''۔

یہ صلح آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گروہوں کے مابین کروائی تھی جو کہ اُمت مسلمہ پر آپ رضی اللہ عنہ کا عظیم احسان تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ اُمت مسلمہ کو متحد اور اس امت مرحومہ کے مستقبل کو حرب وقتال اور انتشار وافتراق سے مبرا دیکھتے تھے۔

لیکن آپ کے گروہ میں سے بعض لوگوں نے جنہیں شیعانِ علی رضی اللہ عنہ وشیعان حسن رضی اللہ عنہ نہیں بلکہ شیعانِ عبداللہ بن سباء کہنا بہتر اور صحیح ہے، ان یہودیت و مجوسیت کے سفیروں اور افتراقِ اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علمبرداروں نے اپنے مشن یعنی افتراقِ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو هباء منثورا ہوتے دیکھا تو سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو:

''مذل المؤمنین''

''عار المسلمین''

''مسود وجوه المسلمین''

جیسے برے القابات سے مخاطب کرنے لگے مگر آپ رضی اللہ عنہ نے صبر وتحمل سے کام لیا۔[1]

ابھی تک اس گروہ میں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے اس عظیم کارنامے کو چھپایا جاتا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ بھی دوسرے ائمہ رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت بہت کم کیا جاتا ہے۔

یہ جھوٹے لوگ ہیں:

عقائد کے سلسلہ میں بھی آپ رضی اللہ عنہ نے اس خیر القرون کے ناموس کو دنیا کے سامنے داغ دار بنا کر دکھانے والے گروہ کی تگ ودو کو ناکام بنایا۔ اس گروہ نے آپ رضی اللہ عنہ کے عظیم نانا صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین میں اس ایک غلط اور باطل عقیدے ''رجعت'' کی ترویج کرنا چاہی کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے وفات نہیں پائی، ان کو آسمان پر

---

[1] رجال الکشی ص ۱۰۳ مطبوعہ طهران و کربلا۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

زندہ اٹھا لیا گیا ہے اور وہ قیامت سے قبل دنیا میں واپس لوٹیں گے۔تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے اس باطل عقیدے کی تردید میں فرمایا:

یہ جھوٹے ہیں، خدا کی قسم ایسے لوگ کبھی ہمارا گروہ نہیں ہو سکتے ۔ اگر ہم کو یقین ہوتا کہ آپ رضی اللہ عنہ دوبارہ دنیا میں لوٹیں گے تو ہم نہ ان کی میراث تقسیم کرتے نہ ان کی عورتوں کا عقد ثانی کرتے"۔ ❶

یوں تو حسنین رضی اللہ عنہما کی ذاتِ گرامی مجمع الفضائل تھی لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر معمولی محبت وشفقت آپ رضی اللہ عنہما کی فضیلت کا نمایاں باب ہے۔کتب احادیث کے ابواب الفضائل ان دو گلشن نبوت کے ننھے پھولوں کے فضائل سے بھرے پڑے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے کہ اہل بیت میں مجھ کو حسن وحسین رضی اللہ عنہما سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ ❷

جنت کے پھول:

ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"حسن وحسین رضی اللہ عنہما میرے جنت کے دو پھول ہیں"۔ ❸

نیز حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ». ❹

"حسن وحسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں"۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت حسنین رضی اللہ عنہما سے اس طرح محبت وشفقت کی وجہ سے خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم بھی آپ رضی اللہ عنہما سے بڑی شفقت ومحبت فرماتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ عصر کی نماز پڑھ کر نکلے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی

---

❶ طبقات ابن سعد بتذکرہ علی رحمۃ اللہ علیہ بن حسین رضی اللہ عنہ۔

❷ ترمذی، فضائل، باب فضائل حسن و حسین رضی اللہ عنہما۔

❸ ترمذی، فضائل، باب فضائل حسن و حسین رضی اللہ عنہما۔

❹ ترمذی، فضائل، باب فضائل حسنین رضی اللہ عنہما۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ تھے، راستہ میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کھیل رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اٹھا کر دوش مبارک پر بٹھا لیا اور فرمانے لگے: ''قسم ہے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہیں، علی رضی اللہ عنہ کے مشابہ نہیں''۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ سن کر مسکرانے لگے۔ ❶

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی اپنے زمانے میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے بڑی محبت سے پیش آتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے آپ (حسن رضی اللہ عنہ) کا وظیفہ کبار صحابہ رضی اللہ عنہم کے برابر مقرر کیا گو آپ رضی اللہ عنہ اس زمرہ میں نہیں آتے تھے۔ ❷

ان حضرات، یعنی خلفائے ثلاثہ، کے اس پیار اور محبت کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ بھی ان سے مانوس تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کے نام ان حضرات کے ناموں پر رکھے۔

آپ رضی اللہ عنہ کی دس اولادیں تھیں۔ آٹھ بیٹے اور دو بیٹیاں: حسن، زید، عمر، قاسم، ابوبکر، عبدالرحمٰن، طلحہ اور عبیداللہ اور دو بیٹیاں اُمّ حسن اور اُمّ اسحٰق تھیں۔

شیخین کرام رضی اللہ عنہم سے آپ رضی اللہ عنہ کی انس و مودت کی یہ بین دلیل اپنے والد ماجد کی طرح آپ رضی اللہ عنہ نے بھی دی کہ اپنے بیٹوں کے نام ان کے ناموں پر رکھے۔ کہ جس کے انکار کی جرأت معاندین میں سے بھی کوئی عالم نہیں کرسکتا۔ درج ذیل میں حضرات شیعہ کی کتب کے حوالہ جات نقل کیے جاتے ہیں: الارشاد للمفید (٢٤٠)، بحار الأنوار (١٦٣/٤٤، ١٦٨، ١٦٩) (٣٨٨/٣٠) (٣٥/٤٥، ٦٣، ٦٧)، مقاتل الطالبین (٩٢)، المناقب لابن شهر آشوب (١١٢/٤)، انوار النعمانية (٢٦٣/٣)، اعلام الوری (٢١٢ ـ ٢٤٣)، اعيان الشيعة (٦١٠/١)، شرح احقاق الحق (٦٨٧/٣٣) (٤٣٦/٢٨)، معجم الخوئی (٦٦/٢١) (٢٥/١٣)، لواعج الأشجان لمحسن الأمين (١٧٦)، الفصول المهمة (٨٤٥/٢) (١٢٨٩/٢)، معالم المدرسين (١٤٤/٣)، قاموس الرجال (٢٣٢/١١ ـ ٦٦٦)، مستدركات علم رجال الحديث (٣٤٣/٨)، المفيد

❶ صحیح بخاری، مناقب، باب فضائل حسنین رضی الله عنهما.

❷ فتوح البلدان، ذکر عطاء عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

من معجم رجال الحديث (٦٨٦)، أبصار العين (٧١)، أنصار الحسين (١٣١) (٦٧ ـ ١٣٧)، دلائل الأمامة (٦٣)، تقريب المعارف للحلبي (٢٥٢)، تشيد المراجعات للميلاني (٢٤٧/١)، نفحات الأزهار (١٢٨/٢٠)، مجلة تراثنا (١٥٠/٢) (٢٩/٣٤)۔

۴۹ھ میں آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بستر پر طبعی وفات پائی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون❶۔ آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق زہر خورانی کا قصہ مختلف صواحب السیر نے روایت کیا ہے جس میں اشخاص واسباب کے شدید اختلاف کی وجہ سے درایتاً اس کا ضعف ثابت ہوتا ہے۔

سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرما رہے تھے:

«اَللّٰهُمَّ أَحِبَّهُمَا وَ أَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا». ❷

”اے اللہ! تو ان سے محبت رکھ اور ہر اس شخص سے محبت کر جو ان دونوں سے محبت رکھتا ہے“۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو فرمانے لگے:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا». ❸

”اے اللہ! میں ان دونوں (حسن و حسین رضی اللہ عنہما) سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی ان سے محبت کر“۔

---

❶ ابن خلدون (١٨٢/٢).

❷ صحیح بخاری، المناقب، باب مناقب الحسن والحسین (٢١٢٢) المفرد (١١٥٢) و مسلم (٢٤٢١) و ابن ماجه (١٤٢) وابویعلٰی (٦٣٩١).

❸ ترمذی، المناقب، باب إن الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة (٣٧٨٢) الطبرانی فی الکبیر (٣٩/٣).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا تذکرہ پیچھے ہو چکا ہے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ حسین بن علی بن ابی طالب بن ھاشم عبدمناف قرشی ھاشمی ومطلبی۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی عمر سات برس تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دارِفانی کو چھوڑ کر چلے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی زندگی پُرفتن دور سے گزری حتیٰ کہ ۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ بمطابق ستمبر ۶۸۰ء کو یہ اس دارِفانی سے رحلت فرما گئے۔ ❶

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پکڑ کر اپنی ران پر بٹھا لیا کرتے تھے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو بائیں ران پر بٹھا لیا کرتے۔ پھر ہم دونوں کو اپنے ساتھ چمٹا کر دُعا فرماتے:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَرْحَمُهُمَا فَارْحَمْهُمَا».

''اے اللہ! میں ان دونوں پر رحم کرتا ہوں تو بھی ان دونوں پر رحم فرما''۔

ایک روایت میں ہے:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا». ❷

''اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت کر''۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لشکر دے کر روانہ کیا تو ہم مدینہ کے باہر ٹھہرے ہوئے تھے) جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری بڑھ گئی تو میں بھی مدینہ واپس آیا اور میرے ساتھ جو لوگ تھے وہ بھی مدینے میں آ گئے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش تھے اور بالکل کلام نہ کرتے تھے۔

«فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَضَعُ یَدَیْهِ عَلَیَّ وَ یَرْفَعُهُمَا فَأَعْرِفُ أَنَّهٗ

---

❶ مستدرك حاكم (۱۷٦/۳)، اسد الغابة (۱۸/۲)، ابن عساكر (۳۲۱/٤).

❷ صحيح بخارى. الأدب. باب الفخذ وضع الصبى على الفخذ. حياة الصحابة (۱٦٥/۳).
ابن سعد (٦۲/٤). احمد (۷۳۹۲). ابويعلى (٦۳۹۱).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَدْعُوْلِيْ». ❶

''پس آپ ﷺ میرے اوپر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر پھر اوپر اٹھاتے (آپ ﷺ یہ بار بار کر رہے تھے) پس میں اس سے سمجھ گیا کہ آپ ﷺ میرے لیے دُعا فرما رہے ہیں''۔

متبنی بیٹا:

فائدہ: آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابومحمد، لقب حب رسول (محبوب رسول)، والد محترم زید بن حارثہ بن شرحبیل ہیں۔ جو رسول اللہ ﷺ کے متبنی بیٹے تھے اوز والدہ اُمّ ایمن جو رسول اللہ ﷺ کی پرورش کرنے والی اور جن کا نام برکت رضی اللہ عنہا تھا۔

آپ رضی اللہ عنہ ۷ نبوی میں مکہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے آنکھ کھولتے ہی اسلام کے گہوارہ میں پرورش پائی تھی، اس لیے زندگی کا کوئی حصہ کفر و شرک کی آلودگیوں سے ملوث نہ ہوا۔

۷ یا ۸ھ میں، جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کی عمر صرف چودہ، پندرہ سال تھی، نبی کریم ﷺ نے انہیں سریہ حرقہ کی جہادی مہم میں امیر مقرر فرمایا اور اس کے بعد بھی متعدد سرایا میں انہیں امیر مقرر کیا گیا۔ جو آپ رضی اللہ عنہ کی خداداد صلاحیتوں پر نبی ﷺ کی طرف سے بہترین اعتماد کا اظہار تھا۔

ایک موقع پر جب بعض حاسدین نے آپ رضی اللہ عنہ کی امارت پر اعتراض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''اگر آج تم اسامہ کی امارت پر اعتراض کرتے ہو تو اس سے قبل تم اس کے باپ کی امارت پر بھی اعتراض کر چکے ہو، مگر اللہ کی قسم! وہ بھی امارت کا اہل تھا اور اس کا یہ بیٹا بھی امارت کا اہل ہے۔ اس کا باپ بھی مجھے محبوب تھا اور یہ بھی ہر حسن ظن کے لائق ہے۔ اس لیے تم اس سے بھلائی سے پیش آیا کرو،

❶ جامع ترمذی، المناقب، باب مناقب اسامة بن زید (۳۸۱۷)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ تمہارے صالح اور بہتر لوگوں میں سے ہے"۔ ❶

نبی کریم ﷺ نے اپنی وفات سے پندرہ روز قبل حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اس لشکر کا امیر مقرر فرمایا جو غزوہ موتہ کے شہداء کا بدلہ لینے کے لیے اور دشمن کی سرکوبی کے لیے روانہ کیا، ابھی مدینہ منورہ کے باہر پہلی منزل گاہ "جرف" میں تھے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات ہوگئی۔ چنانچہ مدینہ واپس ہو کر آپ ﷺ کی تجہیز و تکفین میں مشغول ہو گئے اور جسم اطہر کو قبر مبارک میں اپنے ہاتھوں سے اتارنے کا شرف حاصل کیا۔

جیش اسامہ کی روانگی:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منصب خلافت سنبھالتے ہی جیش اُسامہ کو اس شان سے رخصت کیا کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سواری پر سوار تھے اور آپ رضی اللہ عنہ پیدل چل رہے تھے۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے خلیفہ رسول ﷺ! آپ بھی سواری پر سوار ہو جائیں ورنہ ہم لوگ سواریوں سے نیچے اترتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"نہ مجھے سوار ہونے کی ضرورت ہے نہ تمہیں اترنے کی، میرے پاؤں کو اللہ کی راہ میں غبار آلود ہونے دو"۔

رسول اللہ ﷺ نے متعدد مواقع پر اُسامہ رضی اللہ عنہ سے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا، جیسا کہ مذکورہ دعا میں موجود ہے۔

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

«مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ أُسَامَةَ». ❷

"جو مجھ سے محبت کرتا ہے، اسے اسامہ سے بھی محبت کرنی چاہیے"۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما (جب کہ وہ بچے تھے) کی ناک اپنے دست مبارک سے صاف

---

❶ صحيح مسلم. فضائل الصحابة، باب زيد بن حارثه و أسامه بن زيد رضى الله عنهما.

❷ سنن ترمذي، المناقب عن رسول الله ﷺ، باب مناقب أسامه بن زيد رضى الله عنهما.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ چھوڑیے میں صاف کر دیتی ہوں''۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''اے عائشہ! تم اس سے محبت کیا کرو، کیونکہ میں اس سے محبت کرتا ہوں''۔ ❶

آپ اس کا احترام اتنا کیوں کرتے ہیں؟

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب اپنے بیٹے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا وظیفہ تین ہزار اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا ساڑھے تین ہزار مقرر کیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: ''اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ مجھ سے کسی معرکہ میں بھی سبقت نہیں لے گئے، پھر آپ نے ان کو مجھ پر کیوں فضیلت دی ہے؟'' آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اس لیے کہ اسامہ کا باپ (زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ) رسولِ اکرم ﷺ کو تیرے باپ سے بڑھ کر محبوب تھا اور اسامہ تجھ سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کو محبوب تھے۔ اس لیے میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی محبت پر ترجیح دی ہے''۔ ❷

آپ رضی اللہ عنہ کی وساطت سے حدیث کا معتد بہ حصہ اشاعت پذیر ہوا۔

آپ رضی اللہ عنہ کی مرویات کی تعداد ۱۲۸ ہے، جن میں سے ۱۰۰ متفق علیہ ہیں۔

نیز آپ رضی اللہ عنہ نے ساٹھ سال کی عمر میں جب کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ آخر تھا، ۵۴ھ میں وفات پائی۔ ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا

① حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا فرمائی:

«اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَ وَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاھِرَةً وَ بَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ

❶ سنن ترمذی، المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب مناقب زید بن حارثة رضی اللہ عنہ.

❷ الإستیعاب (۱/۷۷).

❸ صحیح مسلم، الفتن و أشراط الساعة، باب قصة الجساسة و فی النکاح، باب الخطبة فی النکاح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهٖ». ❶

''اے اللہ! عباس رضی اللہ عنہ اور اس کی اولاد کی مغفرت فرما، ایسی مغفرت جو کسی ظاہری یا باطنی گناہ کو نہ چھوڑے اور اے اللہ! اس کی اولاد میں اس کا محافظ بن جا''۔

② ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ ذَنْبَهٗ! وَ تَقَبَّلْ مِنْهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلَ! وَ تَجَاوَزْ عَنْهُ سَيِّءَ مَا عَمِلَ! وَ أَصْلِحْ لَهٗ فِيْ ذُرِّيَّتِهٖ». ❷

''اے اللہ! ان کے گناہوں کو معاف فرما، اور ان کے اچھے عملوں کو قبول فرما، اور ان کے برے اعمال سے درگزر فرما اور ان کے (فائدے کے لیے) ان کی اولاد کی اصلاح فرما''۔

③ حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب تک میں کل آپ کے گھر نہ آ جاؤں اس وقت تک آپ اور آپ کے بیٹے گھر سے کہیں نہ جائیں، مجھے آپ لوگوں سے ایک کام ہے۔ چنانچہ اگلے دن یہ سب لوگ گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے بعد ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا، السلام علیکم۔ جواب میں ان حضرات نے کہا ''وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ لوگوں نے کس حال میں صبح کی؟ ان لوگوں نے کہا: ہم اللہ کی تعریف کرتے ہیں (اچھے حال میں صبح کی)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آپ لوگ سمٹ جائیں اور مل کر بیٹھیں''۔ چنانچہ جب وہ اس طرح بیٹھ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب پر اپنی اچانک چادر ڈال دی۔ پھر یہ دعا فرمائی:

«يَارَبِّ! هٰذَا عَمِّيْ وَصِنْوُ أَبِيْ وَ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِيْ فَاسْتُرْهُمْ

---

❶ جامع الترمذي، المناقب، باب اللّٰهمّ اغفر للعباس و ولده.... (٣٧٦٢).
جمع الجوامع (١٠١/٢) (٤٢١٠).

❷ حياة الصحابة (١٦٤/٣)، المنتخب (٢٠٧/٥).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنَ النَّارِ كَسَتْرِي إِيَّاهُمْ بِمَلَاءَتِي هٰذِهِ». ❶

''اے میرے رب! یہ میرے چچا اور میرے والد جیسے ہیں اور یہ سب میرے گھر والے ہیں، لہٰذا جیسے میں نے ان کو اپنی اس چادر میں چھپا رکھا ہے آپ بھی ان کو ایسے ہی آگ سے چھپالیں۔'' اس پر پاس دیواروں اور دروازوں کی چوکھٹ وغیرہ نے بھی تین مرتبہ آمین، آمین، آمین کہا۔

فائدہ: حضرت ابوالفضل عباس بن عبدالمطّلب بن ہاشم بن عبدمناف الہاشمی القرشی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔

پہلا غلاف کعبہ:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بچپن میں ایک دفعہ گم ہو گئے تو ان کی والدہ نے یہ نذر مانی کہ ان کے ملنے پر خانہ کعبہ پر غلاف چڑھائیں گی۔ چنانچہ ان کے صحیح وسلامت مل جانے کے بعد نہایت تزک واحتشام کے ساتھ یہ نذر پوری کی گئی۔ بیان کیا کہ یہ پہلی خاتون عرب تھی جنہوں نے ایامِ جاہلیت میں خانہ کعبہ کو دیبا وحریر سے مزین کیا۔ ❷

زمانہ جاہلیت ہی سے وہ سربر آوردہ رئیس تھے اور تولیتِ بیت اللہ انہیں وراثت میں ملی تھی۔

غزوہ بدر میں یہ مسلمان نہ ہوئے تھے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عباس رضی اللہ عنہ کو قتل نہ کیا جائے کیونکہ وہ مجبوراً میدان میں لائے گئے ہیں۔

فتح مکہ سے کچھ عرصہ پہلے اسلام قبول کیا اور اعلانیہ بیعت کر کے مستقل طور سے مدینہ میں سکونت پذیر ہوئے۔

خلفائے راشدین بھی بہت زیادہ آپ رضی اللہ عنہ کی تعظیم کیا کرتے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اٹھاسی برس کی عمر پا کر ۳۲ھ میں بماہ رجب یا رمضان جمعہ کے روز

---

❶ حياة الصحابة (١٦٤/٣)، البداية والنهاية (١٣٣/٦) و ابونعيم في الدلائل (ص ١٠٤) و قال الهيثمي (٢٧٠/٩) إسناده حسن.

❷ اسد الغابة (١٠٩/٣).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہگزین عالم جاوداں ہوئے۔ خلیفہ ثالث سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے قبر میں اتر کر سپردِ خاک کیا۔ ❶

سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دُعا کی:

«اَللّٰهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِيْ أَهْلِهِ بِأَفْضَلِ مَا خَلَفْتَ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ».

''اے اللہ! تو جعفر کے اہل وعیال میں اپنی مخلوق میں سے سب سے زیادہ اچھی طرح اس کا خلیفہ بن جا''۔

اور ایک روایت میں عبداللہ کے لیے برکت کی دُعا کے یہ الفاظ ہیں:

«اَللّٰهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِيْ أَهْلِهِ وَ بَارِكْ لِعَبْدِ اللّٰهِ فِيْ صَفْقَةِ يَمِيْنِهِ۔ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔». ❷

''اے اللہ! تو جعفر رضی اللہ عنہ کے اہل وعیال میں اس کا خلیفہ بن جا اور عبداللہ بن جعفر کی خرید وفروخت (دائیں ہتھیلی) میں برکت فرما۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین بار ارشاد فرمائی''۔

جنتی شہزادہ:

فائدہ: سیدنا حضرت ابوعبداللہ جعفر بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ھاشم بن عبدمناف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی تھے۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ ہجرت حبشہ میں بطور امیر شریک ہوئے اور نجاشی کے سامنے

---

❶ مسند احمد (۳۵۳/۱)، اسد الغابۃ (۱۰۱/۳)، سیرت ابن ھشام (۳٤۲/۱).

❷ ابن ابی شیبۃ (۵۱۸/۱٤)، حیاۃ الصحابۃ (۱٦۵/۳) والمنتخب (۱۵۵/۵) و احمد (۱۷۵۰). طبقات ابن سعد (۳۹/٤)، ابوداؤد (٤۱۹۲)، النسائی (٤۲٤۲)، الطبرانی فی الکبیر (۱٤٦۱). الحاکم (۳۷۲/۱)، ابن سعد (۳٤/٤).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے قافلہ کی قیادت کرتے ہوئے سورہ مریم کی چند آیات تلاوت کیں جس سے نجاشی کا دِل بہل گیا اور مہاجرین کو باخوشی حبشہ میں رہنے کی اجازت دے دی۔

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ آنے کے چھ سال بعد تک حبشہ ہی میں رہے۔ ۷ھ میں وہ حبش سے مدینہ آئے۔

یہ وہ زمانہ تھا کہ خیبر فتح ہو چکا تھا اور مسلمان اس کی خوشی منا رہے تھے کہ مسلمانوں کو اپنے ان دور افتادہ بھائیوں کی واپسی کی دوہری خوشی حاصل ہوئی۔

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سامنے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گلے سے لگایا اور پیشانی چوم کر فرمایا:

''میں نہیں جانتا کہ مجھ کو جعفر کے آنے سے زیادہ خوشی ہوئی یا خیبر کی فتح سے''۔ [1]

غزوہ موتہ — جو جمادی الاولیٰ ۸ھ میں ہوا — میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر ان کے اہل عیال کو دی اور ساتھ فرمایا:

''ان کا خیال رکھنا یہ اس خبر سے مدہوش ہیں''۔ [2]

حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو بھی اپنے چچا محترم کی مفارقت کا شدید غم تھا، شہادت کی خبر سن کر آبدیدہ تر واعماہ! واعماہ! کہتے ہوئے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بلاشبہ جعفر رضی اللہ عنہ جیسے شخص پر رونے والیوں کو رونا چاہیے''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرصہ تک شدید غم رہا، یہاں تک کہ روح الامین نے یہ بشارت دی کہ اللہ نے جعفر رضی اللہ عنہ کو دو کٹے ہوئے بازوؤں کے بدلہ میں دو نئے بازو عنایت کیے ہیں، جن سے وہ ملائکہ جنت کے ساتھ مصروف پرواز رہتے ہیں۔ چنانچہ ذوالجناحین اور طیار ان کا لقب ہو گیا۔ [3]

---

1. طبقات ابن سعد (۱۳۳/۱/٤)۔
2. مستدرک حاکم (۲۰۹/۳)۔
3. مستدرک حاکم (۲۰۹/۳)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ میں ان کے پیٹ میں تھے، انہوں نے کہا پھر میں (جب ہجرت کے لیے) نکلی تو وقت ولادت قریب تھا۔ مدینہ منورہ پہنچ کر میں نے پہلی منزل قباء میں کی اور یہیں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پیدا ہو گئے۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے کو لے کر حاضر ہوئی اور اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور طلب فرمائی اور اسے چبایا اور بچے کے منہ میں اپنا لعاب ڈال دیا۔ چنانچہ پہلی چیز جو اس بچے کے پیٹ میں گئی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب مبارک تھا:

«ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ ثُمَّ دَعَا لَهُ فَبَرَّكَ عَلَيْهِ».

''پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور سے اسے گھٹی دی اور اس کے لیے برکت کی دُعا کی''۔

یہ ہجرت کے بعد اسلام میں پیدا ہونے والا پہلا بچہ تھا لہٰذا وہ اس کی وجہ سے بہت خوش ہوئے اور اس لیے بھی کہ ان سے کہا گیا تھا کہ تم پر یہود نے جادو کر رکھا ہے اس لیے اب تمہارے ہاں بچہ پیدا نہیں ہوگا''۔ [1]

مدینہ میں پہلا بچہ:

فائدہ: حضرت عبداللہ بن زبیر بن العوام رضی اللہ عنہما بن خویلد القرشی آپ کے والد حضرت زبیر بن العوام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد اور آپ کے حواری ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے نانا (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یارِ غار ہیں اور خلیفہ اوّل ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ (حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی ہیں۔ اور آپ کی خالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ اور اُمّ المومنین ہیں۔ اس طرح آپ نجیب الطرفین ہیں۔ نیز آپ مدینہ منورہ میں مہاجرین

---

[1] صحیح بخاری، العقیقه، باب تسمیة المولود غداة یولد لمن لم یعق عنه و تحنیکه (٥٤٦٩) و مسلم (٢١٤٦) (٢١٤٦) و تحفة الأشراف ١٥٧٢٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ہاں اوّل مولود فی الاسلام ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے اپنے دہن مبارک میں کھجور چبا کر انہیں گھٹی دی، اس طرح ان کے معدے میں سب سے پہلے داخل ہونے والی چیز رسول اقدس ﷺ کا لعاب دہن تھا۔

آپ ﷺ نے اپنے یارِ غار اور ان کے نانا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام پر ان کا نام عبداللہ رکھا اور ان کی کنیت پر انہیں ابوبکر کی کنیت عطا فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت پر تمام اہل اسلام کے ہاں خوشی و مسرت کی لہر دوڑ گئی، اور انہوں نے اتنی بلند آواز سے نعرہ تکبیر کہا کہ مدینہ کے در و دیوار گونج اٹھے۔ اس لیے کہ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ یہود نے مسلمانوں پر جادو کر دیا ہے، اور ان کے ہاں اولاد نہیں ہوگی۔ آپ کی ولادت ہجرت کے دوسرے سال کی ابتداء یا پہلے سال کے آخر میں ہوئی۔

آپ غیور و جسور، ذہین و فطین، فصیح اللسان، بہترین قاری القرآن، قائم اللیل اور صائم النہار تھے، البتہ واسع العطاء نہیں تھے۔

وہ نڈر اور بے باک تھے:

۶۴ھ کو معاویہ بن یزید کی وفات کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت پر بیعت ہوئی اور حجاز، یمن، عراق اور خراسان کے لوگ آپ کی اطاعت پر جمع ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے نو سال تک حکومت کی۔ آٹھ سال تک حج آپ ہی کی امارت میں ہوا۔ لیکن نویں سال جب آپ مسجد حرام میں محصور تھے اجتماع عرفات حجاج بن یوسف کی زیر قیادت ہوا، لیکن حجاج کے ساتھ اس سال طواف زیارت نہ کر سکے۔

حجاج بن یوسف کی فوجوں کی طرف سے آپ کے محاصرے کی ابتداء یکم ذی الحجہ ۷۲ھ کو ہوئی اور اس کا اختتام چھے ماہ سترہ دِن بعد نصف جمادی آخری ۷۳ھ کو اس وقت ہوا جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔

آپ نے جس بے جگری اور بہادری و شجاعت کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ کو زیر کرنے کے لیے ہر حربہ استعمال کیا گیا۔ لیکن آپ کی زبان پر یہ شعر تمام مخالفین کا منہ چڑاتا رہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لست بمتاع الحياة بسبة
ولا مرتق من خشية الموت سلّما

''میں گالی کے بدلے زندگی کا خریدار نہیں ہوں، اور نہ ہی موت کے ڈر سے کسی سیڑھی پر چڑھنے والا ہوں''۔

شہادت کے بعد آپ کے جسم کو سولی پر لٹکا دیا گیا۔ جب کئی روز بعد آپ کی لاش مدینہ منورہ پہنچی اور غسل دیا جانے لگا تو آپ کے جسم کا ہر عضو الگ ہو گیا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے نماز جنازہ میں شرکت کی اور اپنے گھر میں دفن کیا۔ ❶

حضرت مصعب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ کو اُم المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں دفن کیا گیا۔ بعد ازاں یہ مکان مسجد نبوی کی توسیع کے وقت مسجد میں شامل ہو گیا۔ اس طرح آپ کو روضہ رسول کے قریب میں دفن ہونے کا اعزاز حاصل ہو گیا۔ ❷

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے ''۳۶'' احادیث مروی ہیں۔

خوش آمدید:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے ملتے، فرماتے:

''مَرْحَبًا بِابْنِ عَمَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ ابْنِ حَوَارِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ''.

''رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی زاد اور حواری کے بیٹے مرحبا''۔

اور پھر اپنے کاتب سے کہتے کہ انہیں ایک لاکھ اشرفی دے دو۔

وہ تو قاری قرآن تھے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آپ کے بارے میں فرماتے ہیں:

«قَارِئٌ لِكِتَابِ اللّٰهِ عَفِيْفٌ فِي الْإِسْلَامِ».

---

❶ الاستيعاب (۹۰۵/۳)، رقم الترجمة (۱۵۳۵).

❷ سير أعلام النبلاء (۳۷۹/۳).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''کتاب اللہ کے بہترین قاری اور اسلام میں پاک دامن''۔

بے مثال عبادت:

حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے زیادہ اچھی نماز پڑھتے کسی کو نہیں دیکھا''۔

حضرت ثابت البنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''میں جب مقام ابراہیم کے پاس سے گزرا تو دیکھا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نماز ادا کر رہے ہیں۔ ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے لکڑی کھڑی ہے جس میں کوئی حرکت نہیں''۔

حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اس وقت بھی حطیم میں اطمینان سے نماز ادا کر رہے تھے جب منجنیق کے گولے ان کے چاروں طرف گر رہے تھے''۔

مجاہد بیان کرتے ہیں:

''ایک دفعہ سیلاب کا پانی بیت اللہ کے گرد بہت اونچی سطح تک پہنچ گیا کہ طواف کرنا ممکن نہ رہا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے تیر کر طواف کیا''۔

حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''شجاعت اور بلاغت میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما غیر متنازع تھے، ان کا کوئی مثیل نہیں تھا''۔ [1]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس سے

---

[1] سیر أعلام النبلاء: ۳/۳۶۷ تا ۳۷۰ مخلصاً.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گزرے اور کہنے لگے: ''اے بچے! پینے کے لیے دودھ مل سکتا ہے؟'' میں نے کہا: ''ہاں! مگر میں تو مؤتمن ہوں (یعنی یہ تو میرے پاس امانت ہیں)''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر ایسی بکری ہمارے پاس لے آؤ جو ابھی تک دودھ دینے کے قابل نہیں ہوئی (یعنی جس نے ابھی بچہ نہیں جنا)''۔ آپ ﷺ نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کا دودھ اتر آیا۔ آپ ﷺ نے دودھ نکالا، خود پیا، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نوش فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے اس بکری کے تھن کے لیے کہا کہ تو اپنی پہلی حالت میں چلا جا۔ تو وہ ویسا ہی ہو گیا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے قریب قریب ہوا اور عرض کی کہ میرے لیے دعا فرمائیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پہ ہاتھ پھیرا اور فرمایا:

«يَا غُلَامُ! يَرْحَمُكَ اللّٰهُ! فَإِنَّكَ عَلِيمٌ مُعَلَّمٌ». ❶

''اے بیٹے! اللہ تجھ پر رحم فرمائے، یقیناً تو علم رکھنے والا اور علم سکھایا ہوا ہے''۔

بیہقی کی روایت میں بکری کی جگہ اونٹنی کا ذکر ہے۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب ہذلی، مکی مہاجری بدری کا شمار ''السابقون الاوّلون'' میں ہوتا ہے۔

آپ کی والدہ ماجدہ ''اُمّ عبد'' بھی صحابیہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ دونوں ماں بیٹا حضورِ اکرم ﷺ سے خصوصی محبت و تعلق رکھتے تھے اور نبی کریم ﷺ کے گھر میں ان کا آنا جانا اس قدر تھا کہ آپ نبی ﷺ کے گھر کے افراد معلوم ہوتے تھے۔

قرآن کے قاری:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قرآن مجید کے بہت بڑے قاری تھے۔ خود رسول اللہ ﷺ ان سے قرآن سنا کرتے تھے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ خود فرمایا کہ: ''میں نے براہِ راست رسول اکرم ﷺ

❶ حياة الصحابة (٣/٣٥٦)، البداية والنهاية (٦/١٠٢).

مصنف ابن أبي شيبة، الفضائل، باب ما أعطى الله تعالى محمدًا ﷺ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی زبانِ اطہر سے ستر (۷۰) سورتیں سیکھی ہیں۔ اللہ کی قسم! نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جانتے ہیں کہ میں ان میں سے اللہ کی کتاب کو سب سے زیادہ جاننے والا ہوں، لیکن میں یہ نہیں کہتا کہ میں ان میں سے افضل ہوں"۔

حضرت شقیق فرماتے ہیں کہ "میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی مختلف مجلسوں میں گیا لیکن میں نے کسی کو بھی آپ رضی اللہ عنہ کے دعویٰ کو ردّ کرتے ہوئے نہیں سنا"۔ ❶

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ کی بڑی قدر کیا کرتے تھے۔ جب آپ نے اہل کوفہ کی تعلیم کے لیے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو اہل کوفہ کو لکھا:

"میں نے تمہاری طرف حضرت عمار بن یاسر کو امیر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو معلم بنا کر بھیجا ہے۔ یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے فضلاء صحابہ میں سے ہیں اور یہ اصحاب بدر میں سے ہیں۔ آپ ان کی اقتداء کریں اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں تو میں نے تمہیں اپنی ذات پر ترجیح دی ہے"۔ ❷

اخلاق بے مثال:

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے مروی ہے کہ:

"ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں نبی کریم ﷺ سے عادات و اخلاق اور طور وطریق میں سب سے زیادہ قریب کون سے صحابی رضی اللہ عنہ تھے؟ تاکہ ہم ان سے سیکھیں۔ انہوں نے کہا کہ اخلاق، طور وطریق اور سیرت و عادات میں ابن اُمّ عبد (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) سے زیادہ آپ ﷺ سے قریب اور کسی کو میں نہیں سمجھتا"۔ ❸

---

❶ صحيح بخاري، فضائل القرآن، باب القراء من أصحاب النبي ﷺ (٧٦١٦).

❷ تهذيب الأسماء واللغات (١/٢٩٠). مستدرك حاكم (٣/٤٣٨) و سير أعلام النبلاء (١/٤٢٢) وابن أبي شيبة (٦/٣٨٧).

❸ صحيح بخاري، فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب مناقب عبدالله بن مسعود رضي الله عنهما (٣٧٦٢). الترمذي (٣٨٠٧).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کل آٹھ سو اڑتالیس احادیث مروی ہیں، جن میں سے چونسٹھ متفق علیہ ہیں۔ ۳۲ھ یا ۳۳ھ میں رحلت فرمائی۔ ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے ایک غزوہ مل کر کیا:

«فَبَصَرَ بِيْ وَ دَعَالِيْ بِدَعْوَاتٍ مَا يَسُرُّنِيْ بِهَا الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا» ❷

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف نظر مبارک کی اور مجھے اتنی دعائیں دیں کہ دنیا و مافیہا (دنیا اور جو کچھ اس کے اندر ہے) اگر مجھے بدلہ میں مل جائے تو اتنی خوشی نہ ہوگی''۔

فائدہ: سیدنا عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما۔ چھوٹی عمر میں ہی قبول اسلام کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ مکثرین صحابہ میں سے ہیں، یعنی جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ روایات منقول ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں، جن کی تعداد پانچ ہزار تین سو چوہتر (۵۳۷۴) ہے جبکہ دوسرے نمبر پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جن سے دو ہزار چھ سو تیس (۲۶۳۰) احادیث مروی ہیں جن میں سے ایک سو ستر (۱۷۰) احادیث صحیح بخاری و مسلم میں ہیں۔

علم و زہد و تقویٰ میں یہ یکتائے روزگار تھے۔ اپنی حیات طیبہ میں ایک ہزار سے بھی زائد غلاموں کو آزاد کرایا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد عہدہ امارت و خلافت آپ رضی اللہ عنہ کو پیش کیا گیا لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا۔ دو مرتبہ افریقہ میں جہاد کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، اپنے والد، حضرت ابوبکر اور بلال اور اپنی بہن حفصہ و عائشہ و

---

❶ سير أعلام النبلاء (۱/٤٦١ـ ٥٠٠).

❷ مجمع الزوائد (٤٢٦/٩) والطبراني في الأوسط (٥٣٨٥) رجاله ثقات.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کبار صحابہ رضی اللہ عنہم سے کثیر علم نافع نقل کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب موجود تھے تو جب بھی کوئی شخص کوئی خواب دیکھتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے بیان کرتا، میرے دِل میں بھی یہ تمنا پیدا ہوگئی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کروں۔ میں ان دنوں کنوارا تھا اور نوعمر بھی تھا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد میں سویا کرتا تھا تو میں نے خواب میں دو فرشتوں کو دیکھا کہ مجھے پکڑ کر دوزخ کی طرف لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ وہ بل دار کنویں کی طرح پیچ در پیچ تھی۔ کنویں ہی کی طرح اس کے بھی دو کنارے تھے اور اس کے اندر کچھ ایسے لوگ تھے جنہیں میں پہچانتا تھا۔ میں اسے دیکھتے ہی کہنے لگا، دوزخ سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، دوزخ سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اس کے بعد مجھ سے ایک دوسرے فرشتے کی ملاقات ہوئی، اس نے مجھ سے کہا کہ خوف نہ کھا۔ میں نے اپنا یہ خواب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا خواب بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُاللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ».

''عبداللہ بہت اچھا لڑکا ہے، کاش رات میں وہ تہجد کی نماز پڑھا کرتا''۔

سالم نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کے بعد رات میں بہت کم سویا کرتے تھے۔ ❶

انہیں متباع رسول کا لقب عظیم ملا تھا، کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قول وفعل میں اتباع کیا کرتے تھے۔

آپ نے ۷۳ھ میں مکہ مکرمہ کے قریب ''فخ'' کے مقام پر وفات پائی اور مکہ کی وادی محصب میں مدفون ہوئے۔ ❷

---

❶ صحيح بخاري، فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب مناقب عبدالله بن عمر (۳۷۳۸).

❷ تهذيب التهذيب (۲۸۷/۵).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور میری ماں کے لیے دُعا کر دیں کہ تمام مومنین ہم سے اور ہم ان سے محبت کرنے لگ جائیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ وَ اُمَّهُ إِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ حَبِّبْ اِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ». ❶

''اے اللہ! اپنے بندوں کی یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان کی ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں ڈال دے اور مومنوں کی محبت ان کے دِلوں میں ڈال دے''۔

فائدہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ناموں کے حوالہ سے مختلف آراء ہیں۔ علامہ بدر العینی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان کے دادا کے نام کے بارے میں تیس مختلف اقوال ہیں جن میں سے صحت کے زیادہ قریب دو قول ہیں (۱) عبداللہ (۲) عبدالرحمٰن بن صخر دوسی۔ ان دونوں میں سے عبدالرحمٰن بن صخر زیادہ مشہور ہے۔ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چھوٹی سی بلی تھی جس سے وہ کھیلتے رہتے تھے جن کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ابو ہریرہ (بلی والے) رکھ دی۔ ❸

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سب سے زیادہ روایات مروی ہیں، ان کی مرویات کی تعداد پانچ ہزار تین سو چوہتر (۵۳۷۴) ہے۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تو متاخر الاسلام صحابی ہیں

---

❶ صحیح مسلم، فضائل الصحابة، باب فضل أبي هريرة الدوسی (٦٣٩٦) (٢٤٩١) (١٦٠/٧) والبخاری فی الأدب المفرد (٣٤) و أحمد (٣١٩/٢).

❷ تهذيب التهذيب (٢٨٨/١٢).

❸ جامع الترمذي، المناقب، باب مناقب أبي هريرة رضي الله عنه.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ۷ھ میں غزوہ خیبر کے بعد مسلمان ہوئے۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ کی صحبت مبارکہ میں صرف چار سال یا چار سال ایک ماہ اور چند دِن گزارنے کا موقعہ ملا۔ پھر بھی ان سے اتنی کثرت کے ساتھ احادیث مروی ہیں جبکہ دیگر بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو السابقون الاوّلون میں سے ہیں ان سے اتنی کثرت سے احادیث مروی نہیں ہیں۔

اس سوال کا جواب ہمیں صحیح مسلم کی اس حدیث سے مل جاتا ہے جس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ خود اس امر کی وضاحت کر دیتے ہیں۔ حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

> بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) اتنی کثرت سے احادیث کیسے روایت کرتا ہے، اس کا فیصلہ تو اللہ کے ہاں ہوگا، یہ لوگ کہتے ہیں کہ کیا بات ہے کہ دوسرے مہاجرین و انصار اتنی کثرت سے احادیث روایت نہیں کرتے؟ تو میں اس کی وضاحت کیے دیتا ہوں۔ دراصل بات یہ ہے کہ میرے انصاری بھائیوں کو اپنی زمینوں میں کھیتی باڑی کا کام زیادہ مشغول رکھتا اور میرے مہاجر بھائی منڈیوں اور بازاروں میں تجارت میں مشغول رہتے۔ جبکہ میں ہمہ وقت رسولِ اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضری ہی کو اپنے لیے لازم سمجھتا (مجھے زمینوں اور بال بچوں کی بجائے) صرف اپنے پیٹ کی فکر ہوتی (کھانے کے لیے کچھ مل جاتا تو ٹھیک ورنہ صبر کر لیتا)۔ جب انصار و مہاجر رسولِ اکرم ﷺ کی مجلس سے غائب ہوتے میں اس وقت بھی آپ ﷺ کے پاس حاضر رہتا۔ جب وہ کوئی بات بھول جاتے مجھے یاد ہوتی اور اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کون ہے جو اپنا کپڑا پھیلائے اور میری حدیث کو محفوظ کر لے، اور پھر کپڑے کو سمیٹ کر اپنے سینے سے لگا لے؟ اس طرح وہ جو حدیث بھی سنے گا اسے نہیں بھولے گی۔ میں جو چادر اوڑھے ہوئے تھا، اسے ہی پھیلا دیا یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ اپنی حدیث (بات) سے فارغ ہو گئے۔ پھر میں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے سمیٹ کر اپنے سینے سے لگا لیا۔ اس طرح اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے میرے سامنے جو حدیث بھی بیان فرمائی، میں اسے نہیں بھولا۔ اور اگر اللہ کی کتاب میں یہ دو آیتیں نہ ہوتیں جو اللہ نے نازل کی ہیں تو میں کبھی یہ احادیث بیان نہ کرتا:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ۝ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ ﴾ (البقرة: ۲/۱۵۹ ـ ۱۶۰)

''بلاشبہ وہ لوگ جو ہمارے نازل کیے ہوئے واضح احکام و ہدایت کو اس کے بعد بھی چھپاتے ہیں کہ ہم نے لوگوں کے لیے اس کتاب میں کھول کر بیان کر دیے ہیں۔ تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ اور سب لعنت کرنے والے لوگ لعنت کرتے ہیں۔ البتہ وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی اور بیان کرنے لگے تو یہی لوگ ہیں جنہیں میں ہی معاف کروں گا اور میں بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہوں''۔ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اٹھہتر (۷۸) سال کی عمر میں ۵۷ھ یا ۵۸ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور بقیع میں دفن ہوئے۔

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ جو معروف شاعر تھے اور اسلام لانے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی شان میں قصائد کیا کرتے تھے ان سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ان سے کہا:

---

❶ صحیح مسلم، فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي هريرة الدوسي رضي الله عنه.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«يَا حَسَّانُ! أَجِبْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ».

''اے حسان رضی اللہ عنہ! اللہ کے رسول کی طرف سے ان (مشرکوں) کا جواب دو (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے یہ دُعا فرمائی) اے اللہ! حسان کی روح القدس (جبریل امین) کے ساتھ مدد فرما''۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے جنگ بنوقریظہ کے موقع پر فرمایا کہ:

«اُهْجُهُمْ اَوْهَاجِهِمْ وَ جِبْرِيْلُ مَعَكَ». ❶

''ان مشرکوں کی ہجو کرو اور جبریل (علیہ السلام) تمہارے ساتھ ہیں''۔

شاعر اسلام، شاعر رسول:

فائدہ: شاعر رسول ابو ولید حسان بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو قبیلہ خزرج سے تھے۔ والدہ کا نام فریعہ بنت خالد بن خنیس تھا۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ حالت ضعیفی میں ایمان لائے، بوقت ہجرت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر (۶۰) برس تھی۔

آپ رضی اللہ عنہ کچھ کمزور دِل تھے، جس کی وجہ سے غزوات میں شریک نہ ہو سکے لیکن آپ زبان سے جہاد کرتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں منبر رکھوا دیتے تھے حضرت حسان اس پر کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کرتے تھے اور آپ مسرور ہوتے تھے۔

جب بنوتمیم کا وفد آیا اور حسان رضی اللہ عنہ نے قریش کی مدح میں شعر پڑھے تو سب کے سب بول اٹھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خطیب ہمارے خطیب سے اور ان کا شاعر ہمارے شاعر سے بہتر ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے ہر موقعہ پر بطور شاعر اسلام طرح طرح کے قصیدے اور اشعار کہے، جس سے مسلمانوں کے دلوں میں نئی روح پھونکی۔ آپ کا دیوان ''دیوانِ حسان'' کے

❶ بخاری، المغازی، باب مرجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الأحزاب... (۴۱۲۳)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام سے بھی مشہور ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عرصہ دراز تک زندہ رہے۔ امیر معاویہ کے زمانہ میں ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ❶

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو میرے والد محترم نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمارے ہاں ٹھہریں اور کچھ تناول کرتے ہیں۔ پس پھر کھجوریں لائی گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کھا رہے تھے اور گٹھلی پھینک رہے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا اور پھر اپنی دائیں جانب والے کو دے دیا۔ پس پھر میرے والد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی لگام پکڑ لی اور کہا کہ ہمارے لیے دعا فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی:

«اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ». ❷

''اے اللہ! ان کے رزق میں برکت عطا فرما، انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما''۔

طبرانی کی روایت میں ہے کہ اس کے بعد ہم ہمیشہ اللہ کی طرف سے رزق میں وسعت ہی دیکھتے رہے۔ ❸

فائدہ: حضرت عبداللہ بن کبیر المازنی ان کی کنیت ابو بسر تھی۔

«وَضَعَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ وَ دَعَا لَهُ».

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر ہاتھ مبارک رکھا اور ان کے لیے دُعا بھی فرمائی''۔

---

❶ الاستيعاب (١/ ١٣٠)، الإصابة (٨/ ١٦٦)، اسد الغابة (٢/ ٧)، كتاب العمدة (٢/ ١٣٩).

❷ ترمذي، الدعوات، باب في دعاء الضيف (٣٥٧٦)، مسلم، الأشربة، باب استحباب وضع النوى خارج التمر واستحباب دعاء الضيف لأهل الطعام (٢٠٤٢). وابوداؤد (٣٧٢٩) و أحمد (١٧٦٩١) و ابن حبان (٥٢٩٧) والبيهقي (٧/ ٢٧٤) والطبراني في الدعاء (٩٢٠).

❸ حياة الصحابة (٣/ ٣٨١) والمنتخب (٥/ ٢٢٠).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ نے سو سال کی عمر پا کر سلیمان بن عبدالملک کے عہد میں حمص کی سرزمین میں ۱۸ھ میں رحلت فرمائی“۔ ❶

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دُعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَ أَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا». ❷

”اے اللہ! عبداللہ بن قیس (رضی اللہ عنہ) کے گناہ بھی بخش اور قیامت کے دن اس کو عزت والی جگہ میں داخل فرما“۔

اسلام کے قاضی:

فائدہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ ہے ہجرت سے قبل مکہ مکرمہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہوئے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کر کے یمن چلے گئے۔

پھر یمن سے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور سات ہجری کو حبشہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی، غزوہ خیبر کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس طرح انہیں تین ہجرتوں کا اعزاز حاصل ہے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اپنے ساتھ پچاس سے زائد افراد لائے جو آپ رضی اللہ عنہ کی کوششوں سے مشرف با اسلام ہو گئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ اور آپ کے ساتھیوں کے اخلاقِ حسنہ کی تعریف فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

❶ الاصابة (ت/٤٥٨٢) والاستيعاب (ت/١٤٩٠) الثقات (٣/٢٣٢).

❷ صحيح مسلم. فضائل الصحابة. باب من فضائل أبي موسىٰ و أبوعامر الأشعريين (٦٤٠٦، ٢٤٩٨).

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: ''اشعری لوگ جب حالت جنگ وغیرہ میں قلت طعام اور بھوک سے دو چار ہوتے ہیں تو سب لوگ کھانے کی اشیاء ایک کپڑے میں جمع کرنے کے بعد آپس میں برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔

«فَهُمْ مِنِّي ...... وَ أَنَا مِنْهُمْ». ❶

''وہ مجھ سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں''۔

آپ رضی اللہ عنہ بہت ذہین وفطین اور بہترین صلاحیتوں کے مالک تھے۔ یہاں تک کہ کہا جاتا ہے:

«قُضَاةُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَرْبَعَةٌ عُمَرُ وَ عَلِيٌّ وَ أَبُوْ مُوْسٰى و زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ». ❷

''اس اُمت کے قاضی چار ہیں: عمر، علی، ابوموسیٰ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم''۔

لحن داؤدی کے مالک:

نیز تلاوت قرآن مجید اس قدر خوبصورت آواز میں پڑھتے تھے کہ دِل میں اتر جاتی تھی۔ کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ لحن داؤدی دیئے گئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا تھا:

«لَقَدْ أُوْتِيَ أَبُوْمُوْسٰى مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ». ❸

''ابوموسیٰ کو آلِ داؤد کا سوز و آواز عطاء کیے گئے ہیں''۔

یعنی داؤد علیہ السلام جیسی خوبصورت اور سریلی آواز ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو دی گئی ہے جس کے ساتھ پہاڑ اور پرندے بھی تسبیح کیا کرتے تھے۔

---

❶ صحيح بخاري، الشركة، باب الشركة في الطعام والنهد والعروض.

❷ تذكرة الحفاظ (٢٤/١).

❸ دارمي، فضائل القرآن، باب التغني بالقرآن. و بخاري (٥٠٤٨).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کاش میں قرآن مزین کر کے پڑھتا:

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ اور عائشہ رضی اللہ عنہا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، وہ اپنے گھر میں قرآن پڑھ رہے تھے، دونوں کھڑے ہو کر ان کی قراءت کان لگا کر سننے لگے۔ پھر چلے گئے۔ صبح ہوئی تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے ملے اور فرمایا:

''اے ابوموسیٰ! کل رات میں تمہارے پاس سے گزرا اور میرے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ تم اس وقت اپنے گھر میں قرآن پڑھ رہے تھے۔ ہم نے کھڑے ہو کر تمہارا قرآن سنا''۔

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

«أَمَا إِنِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! لَوْ عَلِمْتُ لَحَبَّرْتُ لَكَ تَحْبِيرًا». ❶

''اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر مجھے معلوم ہو جاتا تو میں آپ کی خاطر قرآن کو بہت ہی مزین کر کے پڑھتا''۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو بلا کر قرآن سنا کرتے تھے۔ ❷

نبی کریم ﷺ نے انہیں زبید، عدن اور ساحل یمن کے علاقوں کا گورنر بنایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کوفہ و بصرہ کے گورنر رہے۔

آپ رضی اللہ عنہ سے تین سو ساٹھ احادیث مروی ہیں جن میں سے پچاس متفق علیہ ہیں۔

۴۴ھ یا ۴۵ھ کو تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ❸

---

❶ مسند ابویعلی (٦/٤٠١) (٧٣٤٢).

❷ كتاب الزهد، لابن أبي عاصم (١/١١٩).

❸ تهذيب التهذيب (٥/٣١٦).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعمیرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا وَّاهْدِ بِهِ». ❶

''اے اللہ! اسے ھادی اور مہدی بنا اور اسے ذریعۂ ہدایت بنا''۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا کی:

«اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ». ❷

''اے اللہ! معاویہ رضی اللہ عنہ کو کتاب کا علم اور حساب سکھا اور اسے عذاب سے محفوظ رکھ''۔

فائدہ: معاویہ نام، ابوعبدالرحمٰن کنیت، والد کا نام ابوسفیان تھا۔ سلسلہ نسب یہ ہے: معاویہ بن صخر، ابوسفیان بن حرب بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف بن قصی قرشی اموی۔ ان کی والدہ کا نام ہندہ تھا۔ ننہالی شجرہ یہ ہے: ہندہ بنت عقبہ بن ربیعہ بن عبدشمس بن عبدمناف بن قصی قرشیہ امویہ، اس طرح آپ رضی اللہ عنہ کا شجرہ پانچویں پشت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔

خاندانِ سردار کا فرزند:

ان کا خاندان ''بنوامیہ'' زمانہ جاہلیت سے قریش میں معزز وممتاز چلا آتا تھا۔ ان کے والد ابوسفیان قریش کے قومی نظام میں ''عقاب'' یعنی علمبرداری کے عہدہ پہ ممتاز تھے۔ ابوسفیان آغاز بعثت سے فتح مکہ تک اسلام کے سخت دشمن رہے۔ اور

❶ ترمذی، المناقب، باب مناقب معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما (۳۸٤۲۰).

❷ جمع الجوامع (۱۰٤/۲) (٤۲۳۸)، الطبرانی فی الکبیر (٤۳۹/۱۹).
مسند احمد، کتاب مسند الشامین، حدیث العرباض بن ساریۃ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ اور مسلمانوں کی ایذاء رسانی اور اسلام کی بیخ کنی میں کوئی امکانی کوشش باقی نہیں رکھی۔ اس زمانہ میں اسلام کے خلاف جس قدر تحریکیں برپا ہوئیں ان سب میں علانیہ یا در پردہ ان کا ہاتھ ضرور ہوتا تھا۔ فتح مکہ کے دن ابوسفیان اور معاویہ دونوں مشرف با اسلام ہوئے۔ بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ صلح حدیبیہ کے زمانہ میں دولت اسلام سے بہرہ ور ہو چکے تھے۔ لیکن باپ کے خوف سے اس کا اظہار نہیں کیا تھا۔ لیکن یہ روایت مسلمہ روایات کے بالکل خلاف ہے۔ اور اس کی تائید میں کوئی شہادت نہیں ملتی اس لیے ناقابل اعتبار ہے۔ تاہم اس قدر یقینی ہے کہ ابوسفیان کی اسلام سے دشمنی کے باوجود معاویہ رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں سے کوئی خاص عناد نہ تھا۔ چنانچہ ان کے اسلام لانے سے پہلے بدر اور اُحد وغیرہ بڑے بڑے معرکے ہوئے۔ مگر ان میں سے کسی میں مشرکین کے ساتھ معاویہ رضی اللہ عنہ کی شرکت کا پتہ نہیں چلتا۔

ان کے مشرف با اسلام ہونے کی خوشی میں آنحضرت ﷺ نے انہیں مبارکباد دی، قبول اسلام کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حنین اور طائف کے غزوات میں شریک ہوئے حنین کے مال غنیمت میں سے آنحضرت ﷺ نے ان کو سو اونٹ اور ۴۰ اوقیہ سونا یا چاندی مرحمت فرمایا تھا۔ اسی زمانہ میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے خاندانی وقار کے لحاظ سے ان کو کتابت وحی کا جلیل القدر منصب ملا۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بالکل آخر میں اسلام لائے تھے۔ اس لیے حضور ﷺ کی زندگی میں ان کو کوئی نمایاں کارنامہ دکھانے کا موقع نہ مل سکا۔ اس کا آغاز حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوتا ہے۔ شام کی فوج کشی میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بھائی یزید بن ابی سفیان ایک دستہ کے افسر تھے۔ اُردن کی فتح کے سلسلے میں جب حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سپہ سالار فوج نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو اس کے ساحلی علاقہ پر مامور کیا اور ان کے مقابلہ کے لیے رومیوں کا انبوہ کثیر جمع ہوا اور قسطنطنیہ سے امدادی فوجیں آئیں۔ تو عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے مزید فوج طلب کی، اس وقت انہوں نے یزید بن ابی سفیان کو روانہ کیا، اس امدادی دستہ کے مقدمۃ الجیش کی کمان معاویہ رضی اللہ عنہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ میں تھی۔ اس مہم میں انہوں نے کارہائے نمایاں دکھائے۔ اس کے بعد اس سلسلہ کی تمام لڑائیوں میں برابر شریک ہوتے رہے۔ چنانچہ مرج صفر کے معرکہ میں جب عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بھتیجے خالد شہید ہوئے تو ان کی تلوار معاویہ رضی اللہ عنہ کے قبضہ میں آئی۔

بہترین رہبر:

دمشق کی تسخیر کے بعد جب یزید صیدا، عرفہ، جبیل اور بیروت وغیرہ کے ساحلی علاقہ کی طرف بڑھے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اس پیش قدمی میں مقدمۃ الجیش کی رہبری کر رہے تھے اور عرفہ تمام تر ان ہی کی کوششوں سے فتح ہوا۔ اس کے بعد جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آخر عہد خلافت رومیوں نے شام کے بعض مقامات واپس لے لیے تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو زیر کر کے دوبارہ زیرنگیں کیا۔ مذکورہ بالا مقامات کی تسخیر کے بعد یزید نے باقی ماندہ علاقہ پہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو متعین کر دیا۔ انہوں نے نہایت آسانی کے ساتھ تمام قلعے تسخیر کیے اور زیادہ کشت وخون کی نوبت نہیں آنے پائی، کہیں کہیں خفیف سی جھڑپ ہو جاتی تھی۔

قیساریہ کی مہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خاص ان کے سپرد کی تھی۔ انہوں نے اسے بھی نہایت کامیابی کے ساتھ سر کیا جب یہ قیساریہ پہنچے تو رومی کمانڈر آپ کے سامنے آیا۔ دونوں میں سخت معرکہ ہوا۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے پسپا کر دیا اور رومی شکست کھا کر شہر میں لوٹ جاتے تھے۔ ایک دن رومی آخری جنگ کے لیے بڑے جوش وخروش سے نکلے اور ایک خونریز جنگ کے بعد بہت فاش شکست کھائی، اس معرکہ میں اسی ہزار رومی مارے گئے اور میدان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ رہا۔

غرض حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ قریب قریب تمام معرکہ آرائیوں میں بہت ممتاز حیثیت سے شریک رہے مگر ان کی تفصیل بہت طویل ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے رجب ٦٠ھ میں وفات پائی جبکہ آپ کی عمر مبارک تقریباً اسی سال تھی۔ [1]

---

[1] تقريب التهذيب ١/ ٥٣٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کبھی نہیں روکا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی مجھے دیکھتے تو مسکراتے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دُعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا». ❶

''اے اللہ! اسے گھوڑے پر قائم رکھ اور اسے ہادی ومہدی بنا دے''۔

فائدہ: ابوعمر جریر بن عبداللہ بن جابر بن مالک بن نضر بن ثعلبہ بن جشم بن عوف بن خزیمہ بن حرب بن علی بن مالک سعد بن نذیر بن قسر بن عبقر بن انمار بن اراش بن عمرو بن غوث بجلی۔

یمن کا شہزادہ:

آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق یمن کے مشہور قبیلے ''بجیلہ'' سے تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنے قبیلے کے سردار تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے اجداد کسی زمانے میں یمن کے فرمانروا تھے۔ اس لیے ان کی رگوں میں شاہی خون تھا۔ اسی مناسبت کی وجہ سے ایک دفعہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے ہی والے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی آمد سے قبل ہی خطبہ کے دوران اصحاب کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ

''اس دروازے سے تمہارے پاس یمن کا بہترین شخص داخل ہوگا، اس کے چہرے پر بادشاہی کی علامت ہوگی''۔ ❷

---

❶ صحیح مسلم، فضائل الصحابة، باب من فضائل جرير بن عبد الله رضي الله عنه: ٦٣٦٤، ٦٣٦٦.

❷ مسند احمد: ٢٥١/٤۔ ٢٦٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یوسف هذه امة:

۱۰ ہجری میں جب یہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں مشرف با اسلام ہونے کے لیے اپنے علاقے سے روانہ ہوئے تو ان کی قیادت میں ڈیڑھ سو افراد کی جماعت تھی۔ مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر سب لوگوں نے اپنے لباس تبدیل کیے اور مدینہ میں اس شان سے داخل ہوئے کہ اہل مدینہ انہیں دیکھ کر حیران رہ گئے۔ یہ لوگ نہایت عمدہ پوشاکوں میں ملبوس تھے۔ اور سب کے کندھوں پر بیش قیمت یمنی چادریں تھیں۔ جب حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ انہیں دیکھ کر بہت مسرور ہوئے اور قائد وفد جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے لیے اپنی ردائے مبارک بچھا دی اور ارشاد فرمایا:

«إِذَا جَائَكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ».

''جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی عزت کرو''۔

آپ رضی اللہ عنہ نہایت حسین وجمیل تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو "یوسف هذه الأمة" کے لقب سے نوازا۔ [1]

بہترین سردار:

دربارِ نبوی میں اُن کے اوصاف کی پذیرائی اور توقیر کی وجہ سے خلفاء کرام رضی اللہ عنہم ان کی بڑی عزت کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ان کی مدح کرتے ہوئے فرمایا:

«يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، نِعْمَ السَّيِّدُ كُنْتَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، نِعْمَ السَّيِّدُ أَنْتَ فِي الْإِسْلَامِ». [2]

''اللہ آپ پر رحم فرمائے، آپ دورِ جاہلیت میں بھی اچھے سردار تھے اور دورِ

---

[1] تهذيب الكمال (٥٣٨/٤)، سير أعلام النبلاء (٥٣٥/٢).

[2] تهذيب التهذيب (٥٧٨٠/١).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں بھی اچھے سردار ہیں''۔

اپنی سیرت کو بھی اچھا بنا:

آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دربارِ نبوت میں حاضر ہونے والے مختلف قبائل کے استقبال کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے روانہ کرتے۔ میں جب اپنا مخصوص جوڑا پہن کر تیار ہوتا اور وفد کے استقبال کے لیے نکلتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر فخر کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرماتے: ''اے جریر! اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیری صورت کو حسین بنایا ہے تو اپنی سیرت کو بھی حسین تر بناتے رہو''۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ اخیر عہد رسالت میں مسلمان ہوئے، تاہم انہیں حجۃ الوداع میں سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمرکابی کا شرف حاصل ہوا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر مجمع کو خاموش کرنے کی خدمت ان ہی کے سپرد تھی۔ نیز ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر ایک سریہ کی قیادت بھی کی۔

اس بت کو گرا دو:

صحیح بخاری میں اس سریہ کے بارے میں حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ خثعم اور بجیلہ کا بنایا ہوا ایک مکان تھا، جس میں بہت سے بت رکھے ہوئے تھے جن میں ایک بڑا بت ذوالخلصہ تھا۔ اس کی مناسبت سے اس مکان کو بھی ذوالخلصہ کہا جاتا تھا۔ اور وہاں کے لوگ اسے کعبہ یمانی کہتے۔ ایک دن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جریر! ذوالخلصہ کب تک قائم رہے گا؟ کیا تم اسے گرا کر مجھے آسودہ خاطر نہ کرو گے؟'' پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن کر میں قبیلہ احمس کے ایک سو پچاس سوار لے کر اس مہم پر جانے کے لیے تیار ہو گیا۔

یہ لوگ گھڑ سواروں کے مشاق تھے اور میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی مشکل بیان کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ مارا اور دُعا فرمائی:

''اے اللہ! اسے گھوڑے کی پیٹھ پر قائم رکھ اور اسے ہادی و مہدی (رہبر و ہدایت یافتہ) بنا دے''۔

اس کے بعد ہم لوگ اپنی منزلِ مقصود کی طرف روانہ ہو گئے اور وہاں پہنچ کر ذوالخلصہ کو منہدم کر دیا اور اس کے ملبے کو آگ لگا دی اور پھر اس کی اطلاع دینے کے لیے ایک قاصد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا۔ اس قاصد (ابوارطاۃ) نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو سچا رسول بنا کر بھیجا ہے، میں آپ ﷺ کے پاس اس وقت تک نہیں آیا جب تک ہم نے ذوالخلصہ کو جلا کر خارشی اونٹ کی طرح (بدنما) نہیں بنا دیا۔ حضور اکرم ﷺ نے یہ سن کر خوشی محسوس فرمائی اور آپ ﷺ نے مہم پر جانے والے پیدل وسواروں پر پانچ مرتبہ دُعا فرمائی۔ ❶

حضرت جریر رضی اللہ عنہ کو جو محبت رسول اللہ ﷺ سے تھی اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں جریر رضی اللہ عنہ میرے ساتھ تھے تو باوجود اس کے کہ وہ عمر میں مجھ سے بڑے تھے میری خدمت کرتے اور فرماتے:

''میں نے انصار کو رسول اکرم ﷺ کی خدمت کرتے، آپ ﷺ کے ساتھ بھلائی کرتے ہوئے دیکھا ہے، اس لیے میں ان کی بہت عزت کرتا ہوں''۔ ❷

اس گھوڑے کی صحیح قیمت یہ ہے:

اور رسول کریم ﷺ کے ارشادات اور آپ ﷺ سے کیے ہوئے عہد کی پابندی کا ان کے نزدیک کتنا بلند مقام تھا، اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے

---

❶ صحیح بخاری، المغازی، باب ذی الخلصۃ و فی الجهاد، باب من لا یثبت علی الخیل و فی فضائل اصحاب النبی ﷺ.

❷ المعجم الکبیر للطبرانی (۲/۲۹۳).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ جو آپ رضی اللہ عنہ کے بیٹے ابراہیم بن جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ ایک گھوڑے کی خرید کے سلسلے میں منڈی گئے۔ایک گھوڑا آپ رضی اللہ عنہ کو پسند آ گیا۔آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو بھیجا کہ اس کے مالک سے قیمت طے کر کے گھوڑا خرید لو۔اس نے جا کر مالک سے بات کی اور تین سو درہم قیمت لگائی۔مالک نے انکار کیا اور کہا میں اتنی کم قیمت میں گھوڑا نہیں بیچ سکتا۔اس نے کافی کوشش کی لیکن وہ تین سو درہم پر راضی نہ ہوا۔غلام نے کہا اگر آپ میرے آقا سے خود بات کرنا چاہیں تو میں آپ کو ان کے پاس لے چلتا ہوں۔اس نے کہا ٹھیک ہے میں چلتا ہوں۔غلام گھوڑے اور مالک کو لے کر حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور کہا میں نے اس شخص کو تین سو درہم کہہ دیا ہے لیکن یہ کہتا ہے کہ میرا گھوڑا اس سے زیادہ قیمت کا ہے۔

اس شخص نے کہا: ''خدا آپ کا بھلا کرے کیا آپ اس کو جائز قیمت سمجھتے ہیں؟''

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''نہیں! نہیں! یہ تمہارا گھوڑا واقعتاً قیمتی ہے''۔آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''تم پانچ سو درہم لے لو''۔وہ تو راضی ہو گیا لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا کہ شاید قیمت ابھی کم ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''چھ سو بلکہ سات سو لے لو''۔یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے آٹھ سو درہم دے کر وہ گھوڑا اس سے خرید لیا۔اور فرمایا:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہوئے یہ عہد کیا تھا کہ میں ہر مسلمان سے خیر خواہی کروں گا''۔ ❶

ایک سو احادیث کے راوی:

اگرچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں رہنے کے لیے انہیں وقت کم ملا، پھر بھی جس توجہ اور محبت سے انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شب و روز کو دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ عالیہ کے پھول اپنے دامن میں سمیٹے اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ سے تقریباً ایک سو احادیث مروی ہیں، ان میں سے آٹھ حدیثیں

❶ تهذيب الأسماء (١/١٥٤).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متفق علیہ ہیں۔ ایک حدیث میں امام بخاری رحمہ اللہ منفرد ہیں اور چھ حدیثوں میں امام مسلم رحمہ اللہ منفرد ہیں۔ ❶

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے کچھ عرصہ بعد کوفہ منتقل ہو گئے۔ خلافت راشدہ کے مبارک ایام میں آپ رضی اللہ عنہ نے مختلف جنگوں میں بحیثیت ماہر کمانڈر حصہ لیا اور اپنی بہادری و سرداری کے جوہر دکھائے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے قرقیسا کے علاقے میں ۵۱ھ یا ۵۴ھ کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔ ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ:

«اِسْتَغْفَرَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْبَعِيْرِ خَمْسًا وَّ عِشْرِيْنَ مَرَّةً». ❸

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ البعیر کو میرے لیے پچیس (۲۵) مرتبہ دُعائے استغفار کی"۔

فائدہ: جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام کی کنیت ابو عبداللہ ہے اور انصار کے قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے تھے۔ انہیں بیعت عقبہ میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہے۔

نیز غزوہ بدر اور غزوہ اُحد کے علاوہ تمام غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل رہے۔ غزوہ بدر اور اُحد میں آپ کے والد عبداللہ بن حرام نے شرکت کی اجازت نہیں دی تھی۔

---

❶ تهذيب الأسماء (١/ ١٥٣).

❷ تهذيب الكمال (٤/ ٥٤٠).

❸ ترمذی، المناقب، باب مناقب جابر بن عبد الله رضی اللہ عنہما (٣٨٥٢). یہ حدیث صحیح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعا کی تاثیر:

جنگ اُحد میں آپ رضی اللہ عنہ کے والد گرامی شہید ہو گئے۔ نو بہنیں تھیں اور کافی قرض بھی چھوڑ گئے تھے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہو کر عرض کی کہ والد نے اپنے اوپر قرض چھوڑا ہے اور میرے پاس سوائے چند کھجوروں کے ادا کرنے کا کچھ اور سامان نہیں ہے۔ صرف کھجوروں کی پیداوار سے یہ قرض ادا نہیں ہو سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ نخلستان میں تشریف لے چلیے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب سے قرض دار مجھ پر سختی نہ کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ تشریف لائے اور کھجوروں کا جو ڈھیر لگا ہوا تھا اس کے گرد چکر لگا کر دُعا کی اور اسی پر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اپنے اپنے قرض لیتے جاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کی تاثیر سے ان کھجوروں میں یہ برکت ہوئی کہ تمام قرض ادا ہو گیا اور جس قدر کھجوریں قرض داروں کو دی گئی تھیں اتنی ہی بچ رہیں۔ [1]

کیا تم مجھے یہ اونٹ بیچو گے؟

ایک جنگ سے واپسی کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ان کے اونٹ کے بارے میں فرمایا: ''کیا آپ مجھے یہ اونٹ فروخت کریں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرما دے گا؟'' آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے وہ اونٹ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ فروخت کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچیس مرتبہ میرے لیے مغفرت کی دُعا کی''۔ جیسا کہ اوپر مذکور ہے، اُسی رات کو لیلۃ البعیر کی رات کہا گیا ہے۔ آخر عمر میں آپ رضی اللہ عنہ کی بینائی ختم ہو گئی تھی۔

آپ رضی اللہ عنہ کا انتقال ۷۸ھ کو مدینہ منورہ میں ہوا۔ [2]

---

[1] صحیح بخاری، المناقب، باب علامات النبوة (٣٥٨٠).

[2] صفوة الصفوة (٦٤٩/١).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مرتبہ مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا، میرے چہرے پر کئی مرتبہ اپنا دست مبارک پھیرا اور جتنی میرے ہاتھوں کی انگلیاں ہیں، اتنی مرتبہ میرے لیے مغفرت کی دُعا فرمائی۔ ❶

فائدہ: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا شمار جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے۔ آپ کے والد کا نام عمرو ہے اور اکوع آپ کے دادا کا لقب ہے۔ جبکہ دادا کا نام سنان بن عبداللہ ہے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعامر یا ابومسلم ہے اور بعض نے ابوایاس بیان کی ہے۔ نسبت کے اعتبار سے آپ اسلمی حجازی اور مدنی کہلاتے ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ کو بیعت رضوان میں شرکت کی سعادت حاصل ہے اور کہا جاتا ہے کہ آپ غزوۂ موتہ میں بھی شریک تھے۔

آپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے میں آپ کے بیٹے ایاس، آزاد کردہ غلام یزید بن ابی عبید اور یزید بن خصیفہ رضی اللہ عنہم وغیرہ شامل ہیں۔

ہے کوئی میرا مقابلہ کرنے والا:

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ دوڑ میں انتہائی تیز رفتار تھے۔ یہاں تک کہ اونٹ بھی اپنے لمبے قدموں کے باوجود آپ رضی اللہ عنہ کا مقابلہ نہ کرسکتا۔ غزوہ ذی قرو میں آپ رضی اللہ عنہ نے جس تیز رفتاری، بے جگری اور شجاعت کے ساتھ دشمن کا پیچھا کیا اور دشمن سے سارے اونٹ، مویشی اور ساز و سامان واپس چھین لیا اس دلچسپ قصے کی تفصیلات صحیح مسلم، الجہاد والسیر، باب غزوہ ذی قرو وغیرھا میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ نے سات غزوات میں اور نو سرایا میں شرکت فرمائی۔ ❷

---

❶ طبراني في الكبير (۲۷/۷) و سير أعلام النبلاء (۳۳۱/۳).

❷ صحيح بخاري، المغازي، باب بعث النبي ﷺ اسامة بن زيد الى الحرمات .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہترین شخص:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے مدینہ سے باہر ربذہ میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ حضرت یونس بن رزین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، سفر حج میں جب ہم ربذہ کے پاس سے گزر رہے تھے تو ہمیں معلوم ہوا کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ یہاں سکونت پذیر ہیں۔ ہم ان کی زیارت کے لیے حاضر ہوئے تو آپ نے ہمیں بتایا کہ میں نے اس ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دست مبارک باہر نکالا تو بہت بڑا ہاتھ تھا۔ ہتھیلی اتنی بڑی تھی جیسے اونٹ کا پاؤں۔ ہم نے کھڑے ہو کر آپ رضی اللہ عنہ کے دونوں ہاتھوں کا بوسہ لیا۔ ❶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تھا کہ:

«خَيْرُ رِجَالِنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ». ❷

''ہمارے پیادہ لوگوں میں سلمہ بن اکوع سب سے بہتر ہیں''۔

آپ رضی اللہ عنہ اپنی وفات سے چند روز قبل ربذہ سے مدینۃ الرسول منتقل ہو گئے اور تقریباً نوے سال کی عمر میں ۷۴ھ میں انتقال فرمایا۔ ❸

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَهُ وَ طَهِّرْ قَلْبَهُ وَ حَصِّنْ فَرْجَهُ» ❹

''اے اللہ! اس کے گناہ معاف فرما اور اس کے دِل کو پاک فرما اور اس کی شرمگاہ کو محفوظ رکھ''۔

---

❶ مسند احمد، أول مسند المدنيين أجمعين، باب بقية حديث ابن الأكوع.

❷ الاستيعاب (۲/ ٦٤٠).

❸ سير أعلام النبلاء (۳/ ۳۳۱).

❹ كنز العمال (٤٦٦١٠). تفسير ابن كثير (٥/ ٧٠). جمع الجوامع (٤٢٧٥). مسند احمد (٥/ ٢٥٧).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا نام اسعد بن سہل بن حنیف انصاری ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں پیدا ہوئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماعت نہ کر سکے۔ اس لیے یہ صحابی ہونے کے باوجود مرسل ہی روایت کرتے ہیں جبکہ حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان، عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے متصل روایت کرتے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ سے آپ کے بیٹے سہل اور محمد کے علاوہ عثمان بن حنیف، امام زہری اور یحییٰ بن سعید وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گھٹی دی اور نام رکھا۔ انہوں نے ۱۰۰ھ میں وفات پائی۔ ❶

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِآلِ يَاسِرَ، وَقَدْ فَعَلْتَ».

''اے اللہ! آل یاسر کو بخش دے، اور یقیناً تو نے ایسا کر دیا ہے''۔

اور ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے جو عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

«اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ عَمَّارٍ». ❷

''اے اللہ! عمار میں برکت عطا فرما''۔

فائدہ: صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما اسلام کی پہلی شہیدہ خاتون حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کے لخت جگر ہیں۔ آپ کے والد یاسر بن عامر بھی السابقون الاولون میں سے ہیں۔

---

❶ تهذيب التهذيب (٢٥١/١) ت (٤٩٨). الجرح والتعديل (٣٤٤/٢). سير أعلام النبلاء (٥١٧/٣).

❷ حياة الصابة (١٦٥/٣) والمنتخب (٢٤٥/٥). احمد (٦٢/١). المصنف في زوائد المسند (٤٣٣٢).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تقریباً ہم عمر تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دعوت پیش کی تو یہ پورا خاندان اس دعوت پر لبیک کہنے والوں میں پیش پیش تھا۔

تمہاری منزل جنت ہے:

کفار مکہ نے جب اہل اسلام کو تعذیب وستم کا نشانہ بنانا شروع کیا تو وہ ہر مسلمان کے ساتھ اس کی خاندانی اور مالی پوزیشن کو دیکھ کر معاملہ کرتے۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا خاندان چونکہ مالی اور برادری کے اعتبار سے ایک کمزور خاندان تھا، اس لیے یہ خاندان سب سے زیادہ ظلم وستم کا نشانہ بنا۔

ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ظلم وستم کا نشانہ بنتے ہوئے دیکھا تو پریشان ہو گئے، چونکہ اس وقت دفاع کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوالیقظان (عمار)! اے آلِ یاسر! صبر کرو۔ بے شک تمہاری منزل جنت ہے''۔

اے آگ تو ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا:

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مشرکین نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو آگ کے ذریعے تعذیب کا نشانہ بنایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو آپ رضی اللہ عنہ کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگے اور کہنے لگے:

''اے آگ! تو عمار کے لیے اسی طرح ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا جیسے ابراہیم (علیہ السلام) کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی بن گئی تھی''۔ ❶

جنت کا اشتیاق:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ و طبقات ابن سعد (۱۷۸/۱/۲)، البدایة والنهایة (۱۷۹/۷)، تاریخ بغداد (۳۱۴/۳) و جمع الجوامع (۹۷۹٦).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جنت تین آدمیوں کی طرف اشتیاق رکھتی ہے: علی، عمار اور سلمان رضی اللہ عنہم''۔ ❶

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''پاک صاف اور پاکباز کو خوش آمدید۔ ہاں! انہیں اجازت دو اور آنے دو''۔ ❷

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عمار رضی اللہ عنہ کے جسم میں ایمان ہڈیوں کے سرے اور گودے تک سرایت کیے ہوئے ہے''۔ ❸

تیرا دشمن میرا دشمن:

ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو عمار رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھے گا اللہ اس سے دشمنی رکھے گا اور جو عمار رضی اللہ عنہ سے بغض رکھے گا اللہ اس سے بغض رکھے گا''۔ ❹

میں اجر زیادہ چاہتا ہوں:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے بڑی مجاہدانہ زندگی گزاری اور خدمت اسلام کے ہر میدان میں پیش پیش رہے۔ مسجد نبوی کی تعمیر کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے ساتھیوں سے دُگنا بوجھ اٹھاتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جسم پر پڑے غبار کو اپنے دست نبوت سے صاف کیا اور پوچھا:

''آپ اتنی مشقت کیوں برداشت کر رہے ہیں؟''

انہوں نے عرض کیا:

''میں زیادہ اجر چاہتا ہوں''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ جامع الترمذی، المناقب، باب مناقب سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ.

❷ جامع الترمذی، المناقب، باب مناقب عمار بن یاسر رضی اللہ عنهما.

❸ سنن نسائی، الإیمان و شرائعه، باب تفاضل أهل الإیمان.

❹ مسند احمد، مسند الشامیین فی حدیث خالد بن الولید.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے ابن سمیہ! اللہ تمہارا بھلا کرے، تمہیں باغی جماعت قتل کرے گی'' ❶

جنگ صفین میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے بھرپور طریقے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیا۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً ترانوے (۹۳) سال تھی۔

اور اسی جنگ میں آپ مخالفین کے تیروں اور نیزوں کا نشانہ بنے اور شہید ہو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور صفین میں ہی دفن کیے گئے۔

آپ رضی اللہ عنہ سے باسٹھ (۶۲) احادیث مروی ہیں جن میں سے دو متفق علیہ ہیں۔ تین میں امام بخاری رحمہ اللہ منفرد ہیں اور ایک میں مسلم۔ ❷

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دُعا دی:

«اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عُبَیْدٍ أَبِیْ مَالِكٍ وَاجْعَلْهُ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنَ النَّاسِ». ❸

''اے اللہ! رحمت نازل فرما اپنے بندے ابو مالک پر اور اسے بہت زیادہ لوگوں پر فضیلت عطا فرما''۔

فائدہ: قبیلہ اشعر سے تعلق رکھنے والے ابو مالک ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے، بعض نے کعب بعض نے عبید اور بعض نے عمرہ کہا ہے۔

غزوہ خیبر میں اسلام قبول کیا اور کئی غزوات میں شریک ہوئے۔ حنین میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب تھے۔ جب بنی ہوازن شکست کھا کر منتشر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ سیر أعلام النبلاء (۱/۴۱۹).

❷ عمدة القاری (۱/۱۹۷).

❸ مسند احمد (۳۴۳/۵)، الکامل في الضعفاء لابن عدی (۸۵۸/۲)، جمع الجوامع (۱۰٤/۲) (٤۲۳۰)، کنز العمال (۳۳۶۶۹)، مجمع الزوائد (٤٤۸/۹) (۱۵۹۵۸).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے ابو مالک رضی اللہ عنہ کی ماتحتی میں سواروں کا ایک دستہ ان کے حالات کا پتہ لگانے کے لیے بھیجا۔

آپ رضی اللہ عنہ سے ستائیس حدیثیں مروی ہیں۔

عہد عمر رضی اللہ عنہ میں اس دارِ فانی کو چھوڑ کر رحلت کر گئے۔ ❶

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دِن میں نے فجر کی اذان دی لیکن کوئی میری اذان سن کر نہ آیا۔ یہ رات بڑی سرد تھی (گویا بلال رضی اللہ عنہ سردی کی وجہ سے اونچی آواز سے اذان نہ دے سکے)۔ پھر میں نے اذان دی تو ایک آدمی آیا۔ اس نے سلام کہا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلال! تجھے کیا ہوا؟'' میں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے ماں باپ قربان ہوں، سردی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُمُ الْبَرْدَ». ❷

''اے اللہ! ان (صحابہ رضی اللہ عنہم) سے سردی کو دور کر دے''۔

مؤذن رسول صبر کا پہاڑ:

فائدہ : حضرت ابوعبداللہ بلال بن رباح حبشی نژاد غلام تھے۔ لیکن مکہ ہی میں پیدا ہوئے۔ بنی جمح ان کے آقا تھے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ گو سیاہ فام حبشی تھے تاہم آئینہ دِل شفاف تھا اور جلد ہی ضیائے ایمان نے ان کے دِل کو منور کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں طرح طرح کے مظالم اور ظلم وستم کی مشق آرائی ان پر سے گزری۔ لوگ منہ کے بل لٹا کر سنگریزوں کو بدن پر رکھ

---

❶ اسد الغابة (٢٨٨/٥)، تهذيب التهذيب (٢١٨/١٢).

❷ ابونعيم في الدلائل (ص/١٦٦)، حياة الصحابة (٣٦٢/٣)، البداية (١٩٦/٦).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتے اور تپتے صحراؤں میں صبر و تحمل کا پہاڑ بن کر اپنی زبان سے ''احد، احد'' کے نعرے لگاتے رہتے۔ ❶

ہمارے سردار:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حسب معمول وادیٔ بطحاء میں مشق ستم بنایا جا رہا تھا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس منظر کو دیکھا تو دِل بھر آیا اور گرانقدر رقم معاوضہ دے کر آزاد کر کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں شامل کر دیا۔ اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

«أَبُوْبَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا». ❷

''ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے سردار بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کیا ہے''۔

مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد جب مؤذن کے تقرر کا وقت آیا تو سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز ملا کہ وہ مؤذن خاص مقرر ہوئے۔ بہت حسن صوت والے تھے اور بلند آواز میں اللہ کی توحید کا نقارہ بجایا کرتے تھے۔

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ غزوہ بدر، فتح مکہ اور دیگر غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے۔

آج اذان کہنی پڑے گی:

خلیفہ ثانی کے عہد میں شام کے سفر پر روانہ ہوئے کچھ روز وہیں سکونت اختیار کرلی۔ ایک روز حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں: ''بلال رضی اللہ عنہ یہ خشک زندگی کب تک؟ کیا تمہارے لیے وہ وقت نہیں آیا کہ ہماری زیارت کرو؟'' اس خواب نے گزشتہ زندگی کے پُرلطف افسانے یاد دلائے۔ محبت کے مرجھائے ہوئے زخم پھر ہرے ہو گئے۔ اسی وقت مدینہ کی راہ لی اور روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگے۔ آنکھوں سے سیل اشک

❶ اسد الغابة (۲۰۶/۱)، طبقات ابن سعد (۱۶۶/۳).

❷ مستدرك حاكم (۲۸٤/۳).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رواں تھا۔ اور مضطربانہ جوش و محبت کے ساتھ جگر گوشانِ رسول ﷺ یعنی حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو چمٹا چمٹا کر پیار کر رہے تھے۔ ان دونوں نے خواہش ظاہر کی کہ آج صبح کے وقت اذان دیجیے۔ گو ارادہ کر چکے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد وہ اذان نہ دیں گے۔ تاہم ان کی فرمائش ٹال نہ سکے۔

صبح کے وقت مسجد کی چھت پر کھڑے ہو کر نعرۂ تکبیر بلند کیا تو تمام مدینہ گونج اٹھا۔ اس کے بعد نعرۂ توحید نے اس کو اور بھی پر عظمت بنا دیا۔ لیکن جب "اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ" کا نعرہ بلند کیا تو عورتیں تک بیقرار ہو کر پردوں سے نکل پڑیں اور تمام عاشقانِ رسول ﷺ کے رخسار آنسوؤں سے تر ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مدینہ میں ایسا منظر کبھی دیکھنے میں نہیں آیا تھا۔ ❶

تو جنت میں میرے آگے آگے ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز فجر کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا: "اے بلال! مجھے اپنا اسلام میں کیا ہوا کوئی سب سے زیادہ پُرامید عمل بتاؤ۔ بلاشبہ میں نے جنت میں اپنے سامنے (معراج کی رات) تمہارے جوتوں کی آہٹ (حرکت) سنی ہے"۔ تو بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا جو میرے نزدیک اس سے زیادہ پرامید ہو کہ میں نے رات اور دن کے اوقات میں جب بھی وضوء کیا اس کے ساتھ لازماً اس قدر نماز پڑھی جتنی کہ میرے لیے پہلے سے لکھ دی گئی تھی (یعنی میں ہر وضوء کے بعد دو رکعت نماز ادا کرتا ہوں)۔ ❷

۲۰ھ کو کم و بیش ساٹھ برس کی عمر پا کر داعی اجل کی طرف رخصت ہوئے۔ دمشق میں باب الصغیر کے قریب مدفون ہوئے۔ ❸

---

❶ اسد الغابہ ۱/۲۰۸۔

❷ صحیح بخاری، الجمعۃ، باب فضل الطھور باللیل والنھار و فضل الصلاۃ بعد الوضوء (۱۱۴۹)، مسلم (۲۴۵۸)، ابن خزیمۃ (۱۳۰۸)۔

❸ اسد الغابۃ (۱/۲۰۹)، طبقات ابن سعد (۳/۱۷۰)، مستدرک حاکم (۳/۲۸۳)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ» ۔ ثَلَاثًا. [1]
''اے اللہ! عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی مغفرت فرما''- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔

فائدہ: حضرت ابوعبداللہ اور ابومحمد عمرو بن عاص بن وائل بن ہاشم بن سعید قرشی خاندان بنوسہم سے تعلق رکھتے تھے۔

غزوہ خندق میں مشرکین کے ساتھ تھے لیکن غزوہ خندق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی کو دیکھ کر اسلام سے متاثر ہوئے اور دائرۂ اسلام میں داخل ہو گئے۔ [2]

سیدنا عمرو بن عاص جری اور شجاع انسان تھے۔ بعد از اسلام تمام غزوات میں شریک ہوئے اور عہد فاروقی میں ان کے کارناموں میں سب سے بڑے کارنامے کثیر فتوحات ہیں۔ مثلاً فلسطین، بیت المقدس، دمشق، یرموک، فتوحات مصر، عین شمس یا فسطاط، فتح اسکندریہ، طرابلس الغرب، مصر وغیرہ کی فتوحات ان کے حصے آئیں۔

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ علم حدیث اور قرآن کی تفسیر میں مہارت رکھتے تھے۔ مصر میں عرصہ دراز گورنر رہے اور لوگوں کو اسلام کی تعلیم سے روشناس کروایا۔

بہ اختلاف روایت ۴۳ھ یا ۴۷ھ یا ۵۱ھ میں مصر ہی میں اپنے عہد حکومت میں بیمار ہوئے۔ آخر کلمہ طیبہ پڑھتے پڑھتے دارِفانی کو چھوڑ گئے۔ [3]

---

1. جمع الجوامع (۱۰۴/۲) (٤٢٣٥).
2. الإصابة (۲/٥).
3. ابن سعد (٨/٤)، اسد الغابة (۷/۲)، مستدرك حاكم (٤٥٤/٣)، الاصابة (٢/٥)، مسند احمد (٢٠٤/٤)، الاستيعاب (٤٤٩/٢).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

غزوہ حنین سے واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا اور مؤذن کو اذان کہنے کا کہا۔ مؤذن نے اذان کہی تو پاس موجود کفار کے بچے کھیل رہے تھے وہ نقل اتارنے لگے۔ ان میں ابومحذورہ بھی موجود تھے۔ وہ بھی نقل اتارنے لگے۔ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی آواز بہت اچھی لگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بچے کو پکڑ کر لاؤ۔ بچے کو لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا کر رہے تھے؟'' اس نے کہا: نقل اتار رہا تھا''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دوبارہ کہو''۔ ابومحذورہ نے کہنی شروع کی۔ اس کی آواز بہت اچھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دُعا فرمائی:

«اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِیْهِ وَاھْدِہٖ إِلَی الْإِسْلَامِ».

''اے اللہ! اس بچے میں برکت ڈال دے اور اسے ہدایت نصیب فرما''۔

تو اسی وقت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی کیفیت بدل گئی، قسمت جاگ اٹھی اور زبان سے بے اختیار کہہ اُٹھے:

«اَشْھَدُ اَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ».

اور مسلمان ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذْھَبْ أَنْتَ مُؤَذِّنُ أَھْلِ مَكَّةَ». [1]

''اے ابومحذورہ (رضی اللہ عنہ)! جاؤ تم اہل مکہ کے مؤذن بن چکے ہو''۔

فائدہ: آپ کے نام میں اختلاف ہے۔ تین قول مشہور ہیں: اوس، سمرہ اور سلمان۔ نسب نامہ یہ ہے: ابومحذورہ اوس بن معیر بن لوذان بن ربیعہ بن عریج بن سعد بن جمح قرشی جمحی۔

ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد مستقل مکہ کا مؤذن مقرر کر

---

[1] الاستيعاب (٦٨٠/٢). تهذيب التهذيب (٢٢٣/٢).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا تھا۔ آپ کا بہت بڑا طرہ امتیاز یہ تھا کہ آپ نہایت خوش آواز مؤذن تھے۔ عرب شعراء اکثر ان کی خوش الحانی کی قسم اٹھایا کرتے تھے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ مکہ ہی میں گزارا اور عہد امیر معاویہ ۵۹ھ میں وفات پائی۔ ❶

سیدنا عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے امتیں دکھائی گئیں، مجھے میری اُمت بھی دکھائی گئی۔ میں نے ان کی کثرت کو دیکھا تو بہت اچھا لگا کہ ان سے سہل وجبل بھرے پڑے ہیں۔ مجھے کہا گیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ خوش ہیں؟ تو میں نے کہا: ''ہاں''۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ خوش ہیں۔ تو میں نے کہا: ''ہاں''۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ ان میں سے ستر ہزار لوگ ایسے ہوں گے جن کو بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور وہ وہ ہوں گے جو نہ دم طلب کرتے ہیں اور نہ بدشگونی پکڑتے ہیں اور نہ داغ لگواتے ہیں۔

فَقَامَ عُكَّاشَةُ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهُ ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ: «سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ». ❷

• حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی، اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لیے دُعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے بنا دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ الاستیعاب (۲/۶۸۰)، تہذیب التہذیب (۱۲/۲۲۳)، تہذیب الکمال (ص/۴۵۹).

❷ مسند احمد (۱/۴۵۴) و ابویعلی (۵۳۱۹) والحاکم (۳/۲۲۸) (۴/۵۷۷) و فتح الباری (۱۰/۱۵۰، ۲۱۱) و ابن کثیر فی التفسیر (۲/۸۰) (۷/۱۱۱) (۸/۱۴)۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے دُعا کی: ''اے اللہ! عکاشہ کو ان میں سے بنا دے''۔ ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا، اے اللہ کے نبی ﷺ میرے لیے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیں کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عکاشہ تجھ پر سبقت لے گیا ہے''۔

فائدہ: عکاشہ بن محصن بن حرثان بن قیس بن مرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ الاسدی۔ ان کی کنیت ابومحصن ہے۔ مکہ میں قبل از ہجرت بادہ ایمان سے محفوظ ہوئے۔ ساقی اسلام ﷺ نے جب یثرب کا رُخ کیا تو یہ بھی قدح خوارانِ توحید کے ساتھ مدینہ پہنچے۔

لکڑی تلوار بن گئی:

غزوہ بدر میں غیر معمولی جانبازی وشجاعت کا مظاہرہ کیا۔ اسی جنگ میں حضرت عکاشہ بن محصن اسدی رضی اللہ عنہ کی تلوار ٹوٹ گئی، وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے انہیں لکڑی کا ایک پھٹا تھما دیا اور فرمایا: ''عکاشہ! اسی سے لڑائی کرو''۔ عکاشہ رضی اللہ عنہ نے اسے رسول اللہ ﷺ سے لے کر ہلایا تو وہ ایک لمبی، مضبوط اور چم چم کرتی ہوئی سفید تلوار میں تبدیل ہوگیا۔ پھر انہوں نے اسی سے لڑائی کی یہاں تک کہ اللہ نے مسلمانوں کو فتح نصیب فرمائی۔ اس تلوار کا نام عون یعنی مدد رکھا گیا تھا۔ یہ تلوار مستقلاً حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کے پاس رہی اور وہ اسی کو لڑائیوں میں استعمال کرتے رہے یہاں تک کہ دورِ صدیقی میں مرتدین کے خلاف جنگ کرتے ہوئے شہید ہو گئے تو اس وقت بھی یہ تلوار ان کے پاس تھی۔

اس معرکہ کے علاوہ اُحد، خندق اور تمام دوسری مشہور جنگوں میں جوش دپامردی کے ساتھ نبرد آزما تھے۔ ماہِ ربیع الاوّل ۶ھ میں چالیس آدمیوں کی ایک جمعیت کے ساتھ بنو اسد کی سرکوبی پر مامور ہوئے جو مدینہ کی راہ میں چشمہ غمر پر خیمہ فگن تھے۔ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ نہایت تیزی کے ساتھ یلغار کرتے ہوئے موقع پر جا پہنچے لیکن وہ خائف ہو کر پہلے ہی بھاگ گئے تھے۔ اس لیے کوئی جنگ پیش نہ آئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف دو سو اونٹ اور بھیڑ بکریاں گرفتار کر کے لے آئے۔

۱۲ھ میں خلیفہ اوّل نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو طلیحہ کی بیخ کنی پر مامور فرمایا: جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد علم نبوت بلند کیا تھا۔ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ اپنے اہوار رزام اور حضرت ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے محبر پر سوار ہو کر اس فوج کے آگے آگے طلیحہ کی خدمت انجام دے رہے تھے۔ اتفاقاً راہ میں غنیم کے سواروں سے مڈبھیڑ ہوگئی، جس میں خود طلیحہ اور اس کا بھائی سلمہ بن خویلد شامل تھے۔ طلیحہ نے حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا اور سلمہ حضرت ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ پر جاپڑا۔ وہ شہید ہوئے تو طلیحہ نے پکار کر کہا:

''سلمہ! جلدی میری مدد کو آؤ۔ یہ مجھے قتل کر ڈالتا ہے''۔

وہ فارغ ہو چکا تھا، اس لیے یکا یک ٹوٹ پڑا اور دونوں نے اس شیر کو نرغہ میں لے کر شہید کر دیا۔

اسلامی فوج ظفر موج جب ان دونوں شہیدانِ ملت کے قریب پہنچی تو ایسے جواہر پاروں کے فقدان کا سب کو نہایت شدید قلق ہوا۔ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کے جسم پر نہایت خوفناک زخم تھے اور تمام بدن چھلنی ہو گیا تھا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ امیر عسکر گھوڑے سے اتر پڑے اور تمام فوج کو روک کر اسی خون آلودہ پیراہن کے ساتھ زیر زمین نہاں کیا۔ [1]

سیدنا زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا

حضرت ابو میسرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زید بن حارثہ، حضرت جعفر اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دُعا فرمائی:

---

[1] اسد الغابة (٢/٤) (١٢/٤). الاستیعاب، تذکرہ عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ. طبقات ابن سعد فی المغازی (ص/٦١ ـ ٦٢).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِزَيْدٍ! اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِزَيْدٍ! اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِزَيْدٍ! اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِجَعْفَرٍ وَ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ». ❶

''اے اللہ! زید کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! زید کی بخشش فرما۔ اے اللہ! زید کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کی مغفرت فرما''۔

فائدہ: حضرت ابواسامہ زید بن حارثہ بن شرحبیل بن کعب بن عبدالعزیٰ بن امرؤ القیس بن عامر بن نعمان۔ والدہ کا نام سعدی بنت ثعلبہ تھا۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ غلاموں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح اُمّ ایمن سے کیا۔ چنانچہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما جو اپنے والد کے بعد حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لقب سے مشہور ہوئے ان ہی کے بطن سے مکہ میں پیدا ہوئے۔ ❷

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنا منہ بولا بیٹا بنایا تھا اور انہیں اپنا نام دیا تھا۔ لیکن اللہ نے اس بات سے منع کیا کہ متبنی بیٹے کو اس کی اصل نسبت سے ہی پکارا جاتا ہے اور ارشاد فرمایا:

''لوگوں کو ان کے باپ کی نسبت سے پکارو، یہ خدا کے نزدیک زیادہ قرین انصاف ہے''۔

چنانچہ اس کے بعد وہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہی پکارے جانے لگے۔ مختلف غزوات میں شرکت فرمائی اور تیراندازی میں ماہر تھے۔

مہم موتہ میں درجہ شہادت سے فیض یاب ہوئے۔ ❸

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ ایک بڑی مملکت کے بادشاہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ حیاة الصحابة (۳/۱۶۵). ابن سعد (۳/۴۶).

❷ طبقات ابن سعد (۳/۲۷).

❸ طبقات ابن سعد (۲/۲۷).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی آمد کی خبر ملی تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے حصول کے لیے مدینے چلے آئے۔ آپ ﷺ نے ان کی حوصلہ افزائی فرمائی اور ان کو اپنے ساتھ منبر پر بٹھایا اور ان کے لیے دُعا فرمائی:

«اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِیْ وَائِلٍ وَ وَلَدِ وَلَدِہٖ». ❶

''اے اللہ! وائل اور اس کی اولاد کی اولاد کو اپنی برکتوں سے نواز دے''۔

فائدہ: ابوعبیدہ وائل بن حجر بن ربیعہ بن وائل بن یعمر حضرمی۔

اسلام قبول کرنے کے بعد جب وائل واپس جانے لگے تو آپ ﷺ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو کچھ دور مشایعت کے لیے بھیجا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ سواری کے ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ گرمی کا موسم تھا۔ تپتی ہوئی ریت پیروں کو جھلسائے دیتی تھی۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اس سے کچھ نہ ہوگا اپنے ساتھ سواری پر بٹھا لیجیے۔ وائل ابھی نئے نئے اسلام لائے تھے، دماغ میں نخوت اور رعونت بسی ہوئی تھی، جواب دیا: ''خاموش! تم بادشاہوں کے ساتھ بیٹھنے کے قابل نہیں ہو''۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک مرتبہ ان کے پاس گئے، امیر نے پہچان کر نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ استقبال کیا۔ اور اپنا واقعہ یاد دلایا اور چلتے وقت نقدی سلوک کرنا چاہا۔ لیکن وائل رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا۔ ان کے انکار پر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے جاگیر پیش کی۔ مگر وائل رضی اللہ عنہ نے اسے بھی قبول نہ کیا اور کہا: ''مجھ کو اس کی ضرورت نہیں، کسی دوسرے حاجت مند کو دے دیجیے گا''۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہی کے عہد خلافت میں وفات پائی۔ ❷

سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

❶ الدلائل النبوة (۳٤۹/٥) والسيرة النبوية (١٥٤/٤) والاستيعاب (٦٢٥/٢)، و سبل الهدى (٦٦٥/٦) و خاتم النبيين (١١٥٢/٢).

❷ الإصابة (٤١٢/٦) والاستيعاب (٦٢٥/٢) و اسد الغابة (٨١/٥).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«اَللّٰهُمَّ! هُوَ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوفِكَ فَانْصُرْهُ».

''اے اللہ! خالد تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے، اس کی مدد فرما''۔

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بھی فرمایا:

«فَانْتَصِرْ بِهٖ». ❶

''خالد کے ذریعے مدد فرما''۔

فائدہ: (۱) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لوگوں کو مسجد میں جمع ہونے کا حکم دیا جائے''۔

اہل مدینہ جمع ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمانے لگے:

''مسلمانو! اللہ کی طرف سے مجھے بتلایا گیا ہے کہ تمہارے لشکر کے مجاہدین اپنے سفر پر گامزن رہے حتیٰ کہ دشمن کے خلاف معرکہ آراء ہوئے۔ اس دوران زید رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ ان کے لیے بخشش طلب کرو''۔ لوگوں نے بخشش طلب کی۔ ''زید کے بعد ابوطالب کے بیٹے جعفر رضی اللہ عنہ نے پرچم تھاما، وہ دشمن کے خلاف جواں مردی سے خوب لڑے یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ میں ان کی شہادت کی گواہی دیتا ہوں۔ لوگو! ان کے لیے بھی اللہ سے مغفرت مانگو۔ اس کے بعد عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا اور ثابت قدمی سے جمے رہے حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ ان کے لیے بھی اللہ سے عفو و درگزر کا سوال کرو۔ اب کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے پرچم پکڑ لیا، وہ مقرر کیے گئے کمانڈروں میں سے نہ تھے، مگر انہوں نے اپنے دِل کو اس مشکل وقت میں مشکل ذمہ داری سنبھالنے کا حکم دیا''۔

پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کو بلند فرمایا اور پھر مذکورہ دُعا فرمائی۔ ❷

---

❶ مسند أحمد (۲۹۹/۵) (۲۲۹۱۸) (۲۲۹۳٤)، والنسائي في الكبرىٰ (٤۸/۵) (۸۱۵۹)، وابن حبان (۷۰٤۸) و اسنادہ صحیح.

❷ مسند أحمد (۲۹۹/۵) (۲۲۹۱۸) (۲۲۹۳٤)، والنسائي في الكبرىٰ (٤۸/۵) (۸۱۵۹)، وابن حبان (۷۰٤۸) و اسنادہ صحیح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیف اللہ (اللہ کی تلوار):

(۲) حضرت ابوسلیمان خالد بن ولید بن مغفرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم جن کا لقب سیف اللہ ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام لبانہ تھا جو اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی قریبی عزیز تھیں۔ ۶ھ اور ۸ھ کے درمیان خود مدینہ منورہ حاضر ہوکر اسلام قبول کیا۔ زمانہ جاہلیت سے بڑے جری نوجوان تھے۔ اسلام لانے کے بعد سب سے پہلے غزوہ موتہ میں شرکت کی، اسی جنگ میں خالد کے ہاتھوں نو تلواریں ٹوٹیں اور انہیں زبان نبوت سے سیف اللہ کا لقب ملا۔ فتح مکہ، غزوہ حنین، تبوک، طائف، سریہ بنو جذیمہ، نجران، سریہ یمن، سریہ عزیٰ، جنگ عراق، دمشق، حمص، یرموک اور دیگر غزوات و سرایا میں جواں مردی سے لڑے اور اسلام کا بول بالا کیا۔

اشاعت حدیث میں بھی انہوں نے اہم کردار ادا کیا۔ مثلاً کتب احادیث میں ان کے فتاویٰ اور احادیث موجود ہیں ان کی کل مرویات اٹھارہ ہیں جن میں دو متفق علیہ اور ایک میں بخاری منفرد ہیں۔

شہادت کی تڑپ لیے ہوئے ساری زندگی جنگوں میں شریک ہوتے رہے مگر ۲۲ھ کو بستر مرگ پر موت آئی، جبکہ ان کے بدن پر ستر کے قریب زخم تھے۔ [1]

سیدنا عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت عبدالواحد بن ابی عون سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی آدمی کا خط آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے عبداللہ بن ارقم! میری طرف سے جواب لکھو"۔

پس انہوں نے اس کا جواب لکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھ کر سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] الاستیعاب (۱/۱۵۷)، ابن سعد۔ مغازی (۵/۹۲)، اسد الغابۃ (۲/۱۰۱)، مسند احمد (۴/۱۹۸)، زرقانی (۳/۸۶) یعقوبی (۲/۱۴۵) ابن ہشام (۱...۶۹) طبری (ص/۱۸۷۲) الاصابۃ (۲/۱۰۰)، حاکم (۳/۲۹۷)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«أَصَبْتَ وَأَحْسَنْتَ، اَللّٰهُمَّ وَفِّقْهُ».

''تو نے درست لکھا ہے اور خوب اچھا لکھا ہے، اے اللہ! اسے توفیق بخش (یعنی اور اچھا لکھے)''۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت میں ان سے عموماً مشورہ کیا کرتے تھے۔ ❶

فائدہ: حضرت عبداللہ بن ارقم بن عبدیغوث بن عبدمناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قرشی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ آمنہ ان کے والد ارقم کی پھوپھی تھیں۔

فتح مکہ میں مشرف بااسلام ہوئے اور عہدہ خط وکتابت میں فائز رہے۔ حضرت ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں بھی یہ عہدہ سنبھالے رکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہ خاص مشیروں میں سے تھے اور بیت المال کی نگرانی بھی ان کے سپرد تھی۔

خشیت الٰہی رکھنے والا:

خشیت الٰہی مذہب کی روح ہے۔ عبداللہ میں جس حد تک یہ روح طاری تھی اس کا اندازہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول سے لگایا جا سکتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

''میں نے خدا سے ڈرنے والا عبداللہ سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا''۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ابتدائی ایام میں بھی یہ اپنے قدیم عہدہ پر مامور رہے لیکن جلد ہی مستعفی ہو گئے۔ اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں تیس ہزار درہم بطور معاوضہ پیش کیے تو انہوں نے کہا:

''میں ان کو قبول نہیں کرتا کیونکہ میں نے یہ سب اللہ ہی کے لیے بلا معاوضہ کیا ہے، وہی مجھ کو اجر دے گا''۔

آخر عمر میں آنکھوں سے معذور ہو گئے تھے اور ۳۵ھ میں اس دارِ فانی سے رحلت کر گئے۔ ❷

---

❶ مجمع الزوائد (۴۵۸/۹)، المناقب (۱۵۹۸۹) إسناده حسنٌ.

❷ الاستیعاب (۳۲۸/۱) و مستدرك حاكم (۳۳۵/۳) اسد الغابة (۱۱۵/۳) والحاكم (۳۳۴/۳) و تهذيب الكمال (۱۹۱/۵) اسد الغابة (۱۱۸/۳).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ رَحْمَتَكَ عَلٰى آلِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ». ❶

''اے اللہ! اپنی خاص رحمت اور اپنی عام رحمت سعد بن عبادہ کے اہل وعیال پر نازل فرما''۔

فائدہ: ابوثابت وابوقیس سعد بن عبادہ بن ولیم بن حارثہ بن حزام بن خزیمہ بن ثعلبہ بن طریف قبیلہ خزرج کے خاندان ساعدہ سے تعلق رکھتے تھے۔

والدہ محترمہ کا نام عمرو بنت مسعود تھا۔

عرب کے قاعدہ کے مطابق تیراندازی اور تیرا کی سکھائی گئی۔ اگرچہ انصار میں ایک آدمی بھی لکھنا نہیں جانتا تھا لیکن حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی تعلیم میں جو اہتمام ہوا، اس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ وہ جاہلیت میں ہی نہایت عمدہ عربی لکھ لیتے تھے۔

عقبہ ثانیہ میں اسلام قبول کیا اور بڑے پایہ کے صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔

سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکثر وبیشتر غزوات میں شریک ہوئے۔

سعد اور خاندان سعد بہت فیاض اور صدقہ وخیرات کرنے والے تھے جیسا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے مکانات سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گزرے تو کہنے لگے:

''وہ دیکھو! سعد کے دادا کا قلعہ ہے جن کے سخاوت کی تمام مدینہ میں دھوم تھی''۔

۱۵ھ میں وفات پائی۔ کسی نے مار کر غسل خانہ میں ڈال دیا تھا۔ گھر کے لوگوں نے دیکھا تو بالکل جان نہ تھی۔ تمام جسم نیلا پڑ گیا تھا۔ قاتل کی بہت تلاش ہوئی لیکن کچھ پتہ نہ چلا۔ ایک غیر معلوم سمت سے آواز سنائی دی:

---

❶ ابوداؤد، الأدب، باب کم مرة سلیم الرجل فی الاستئذان (۵۱۸۵). حیاة الصحابة (۱۶٦/۳). المنتخب (۱۹۰/۵).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہم نے خزرج کے سردار سعد بن عبادہ کو قتل کیا، ایک تیر مارا جو خالی نہیں گیا''۔

چونکہ قاتل نہیں ملا اور آواز سنی گئی، بعضوں کا خیال ہوا کہ کسی جن نے قتل کیا ہے۔ ❶

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری والدہ نے مجھ سے پوچھا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کتنے دِن بعد حاضر ہوتے ہو؟ میں نے کہا: اتنے دِنوں میری حاضری نہیں ہوئی۔ میں آج ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر مغرب کی نماز پڑھوں گا اور تمہارے لیے اور اپنے لیے بخشش کی دعا کرواؤں گا۔

چنانچہ میں گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب پڑھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء تک نفل نماز میں مشغول رہے۔ پھر عشاء پڑھی اور واپس لوٹے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آواز سنی تو دریافت فرمایا: ''کون ہے؟ کیا حاجت ہے؟ کیا حذیفہ ہو؟'' میں نے کہا: ''ہاں''۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَ لِأُمِّكَ». ❷

''اللہ تعالیٰ تیری اور تیری والدہ محترمہ کی مغفرت فرمائے''۔

فائدہ: حضرت ابوعبداللہ حذیفہ بن حسیل (الیمان) بن جابر بن عمرو بن ربیعہ بن فروہ قبیلہ غطفان کے خاندان عبس سے تھے۔ والدہ کا نام رباب بنت کعب بن عدی بن عبدالاشہل تھا۔

نہایت حلم وعفو والے:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے البتہ اُحد میں والد گرامی

---

❶ طبقات ابن سعد، مغازی رسول (ص/١٤)، تهذيب التهذيب (٤٧٥/٣)، الاستيعاب (٥٦٣/٢)، الاصابة (٨٠/٣)، فتح الباري (٢٢٤/٧) و زرقاني (٤٠/٢)، مسند احمد (٢١/١) (٢٨٥/٥)، خلاصة الوفا (ص/٨٨).

❷ ترمذي، المناقب، باب مناقب الحسن والحسين (٣٧٨١) و احمد (٣٩١/٥).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ شریک ہوئے۔ لیکن ایک مسلمان کے تیر سے نادانستہ طور پر ان کے والد قتل ہو گئے۔ جب حذیفہ رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو انتہائی حلم وعفو سے انہیں معاف کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کو اپنی جیب خاص سے دیت ادا کی اور اس فعل کو بہ نظر استحسان دیکھا۔

غزوہ خندق اور دیگر غزوات میں شرکت کی۔

میں تو شر کے متعلق پوچھتا ہوں:

لوگ عموماً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فضائل واعمال، نماز، روزہ اور اسی قسم کی باتیں دریافت کرتے تھے، لیکن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شر کے متعلق پوچھتا تا کہ ان سے بچ سکوں"۔

عہد عثمانی اور فاروقی میں کئی علاقوں کے گورنر رہے۔ مثلاً آذر بائیجان، اردبیل، آرمینیہ وغیرہ۔

شہادتِ عثمان کے ۴۰ روز بعد ۳۶ھ کو خود بھی یہ دنیا فانی چھوڑ گئے۔ ❶

سیدنا قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کمان ہدیہ کی جو جنگ اُحد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دے دی۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو کر اس سے تیر چلاتا رہا یہاں تک کہ اس کا ایک کنارہ ٹوٹ گیا۔

پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کے سامنے اسی جگہ کھڑا رہا اور آنے والے تیروں کو اپنے چہرے پر لیتا رہا۔ جب بھی کوئی تیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی طرف آتا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو بچانے کے لیے اپنا چہرہ اور سر اس کے آگے کر دیتا اور یہ سب کچھ میں بغیر تیر چلائے کر رہا تھا (کیونکہ کمان ٹوٹ چکی تھی)۔ آخری تیر مجھے اس

❶ الاصابة (۵۸/۷)، مسلم ۸۹/۲، بخاری (۵۸۱/۲)، اسد الغابة (۳۹۱/۱)، ابن سعد (۵۰/۲)، اخبار الطوال (۱۳۶/۵)، یعقوبی (۱۹۴/۲).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح لگا کہ میری آنکھ نکل کر میرے رخسار پر گر گئی۔ پھر مشرکوں کا لشکر بکھر گیا۔ پھر میں اپنی آنکھ ہتھیلی میں پکڑ کر دوڑ کر آپ ﷺ کی خدمت میں گیا۔ جب آپ ﷺ نے میری آنکھ کو دیکھا تو آپ ﷺ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے میرے لیے دُعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ إِنَّ قَتَادَةَ قَدْ أَوْجَهَ نَبِيَّكَ بِوَجْهِهِ فَاجْعَلْهَا أَحْسَنَ عَيْنَيْهِ وَ أَحَدَّهُمَا نَظَرًا». ❶

''اے اللہ! قتادہ (رضی اللہ عنہ) نے اپنے چہرے کو تیرے نبی (ﷺ) کے سامنے رکھا تھا، اب اس کی اس آنکھ کو دونوں میں سے زیادہ خوبصورت اور زیادہ تیز نظر والی بنا دے''۔

چنانچہ وہ آنکھ درست بھی ہو گئی اور نظر کے اعتبار سے بھی تیز ہو گئی۔

فائدہ: ابو عمر قتادہ بن نعمان بن زید بن عامر بن سودا بن ظفر (کعب) بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس۔ قبیلہ اوس کے خاندان ظفر سے تعلق رکھتے تھے۔

ان کی والدہ محترمہ انیسہ بنت قیس قبیلہ نجار سے تعلق رکھتی تھی۔ یہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی ماں بھی ہیں، یعنی قتادہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ آپس میں اخیافی بھائی ہیں۔

عقبہ ثانیہ میں انہوں نے اسلام قبول کیا۔

غزوہ بدر میں بھی شریک ہوئے۔ چنانچہ مذکورہ دُعا غزوہ اُحد میں ملی اور غزوہ حنین میں بھی ثابت قدمی سے لڑے۔

۱۱ ھ کو جو رسول اللہ ﷺ نے اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی صدارت میں قافلہ روانہ کیا تھا، ان میں ایک قتادہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

آپ رضی اللہ عنہ کا شمار فضلائے صحابہ میں ہوتا تھا۔ آپ کی مرویات کی تعداد سات (۷) ہے۔ البتہ کتب احادیث میں ابو قتادہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے فتاویٰ جات

---

❶ ابونعیم في الدلائل (ص/۱۷٤) و ابن سعد (٤٥٣/٣)، الاصابة (٢٢٥/٣)، حیاة الصحابة (٢٩٧/٣)، و قال الهیثمي (٢٩٧/٨).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موجود ہیں۔

نیز فضل و کمال میں نمایاں تھے۔ ایک دفعہ "قل ھو اللہ احد" پڑھتے پڑھتے تمام رات گزار دی۔

ایک روز آسمان پر ابر محیط تھا اور رات نہایت سیاہ و تاریک تھی۔ نبی کریم ﷺ مسجد میں نماز عشاء کے لیے تشریف لائے تو حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے۔ اچانک بجلی چمکی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "قتادہ! کیا بات ہے؟" عرض کی کہ آج لوگ کم آئیں گے اس لیے قصد کر کے حاضر ہوا ہوں۔

آپ رضی اللہ عنہ نے ۱۶۵ سال کی عمر میں ۲۳ھ میں وفات پائی۔ ❶

سیدنا ولید بن قیس رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت ولید بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے برص کی بیماری تھی:

«فَدَعَالِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَبَرَأْتُ مِنْهُ». ❷

"رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے دُعا فرمائی تو میں شفایاب ہو گیا"۔

فائدہ: حضرت ولید بن قیس عامری رضی اللہ عنہ ابن سکن نے اسے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ «لَمْ يثبت حديثه» جبکہ حسن بن سفیان نے اپنی سند میں انہیں ذکر کیا ہے۔ اور طبرانی نے کبیر میں ان سے مذکورہ روایت نقل کی ہے۔ جبکہ اس روایت کی سند میں بھی عبدالملک (ابو مالک) سخت ضعیف ہے۔ ❸

---

❶ اسد الغابة (ت ٤٢٧٧) و تهذيب الكمال (١١٢٢/٢) والاصابة (٧٠٩١) الاستيعاب (٢١٣١) والمستدرك (٢٩٥/٣) و كنز العمال (٥٧٤/١٣) والبداية (٢٩١/٣) والثقات (٣٤٤/٣) و تاريخ ابن عساكر (٢٠٠/١٤) و الطبقات الكبرى (١٧٨/١).

❷ مجمع الزوائد (٥٠٩/٩). المناقب. باب ما جاء في الوليد بن قيس رضي الله عنه (١٦١٥٩) والطبراني في الكبير (١٥١/٢٢ - ١٥٢). اس روایت کی سند میں عبدالملک بن حسین راوی ضعیف ہے۔

❸ اسد الغابة (ت/٥٤٧١). الاستيعاب (ت/٢٧٥٢).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدہ اُمّ حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے لیے دُعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے اور ان کے یہاں تکیہ لگا کر سو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اٹھے تو) مسکرا رہے تھے۔ اُمّ حرام نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کیوں ہنس رہے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ''کہ میری اُمت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے سبز سمندر پر سوار ہو رہے ہیں۔ ان کی مثال تخت پر بیٹھے ہوئے بادشاہوں کی سی ہے''۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ سے دُعا فرما دیجیے کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ».

''اے اللہ! انہیں بھی ان لوگوں میں سے کر دے''۔

پھر دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے اور (اٹھے) تو مسکرا رہے تھے۔ انہوں نے اس مرتبہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی سوال کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلی ہی وجہ بتائی۔ انہوں نے پھر عرض کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم دُعا کر دیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ تم سب سے پہلے لشکر میں شریک ہو گی اور یہ کہ بعد والوں میں تمہاری شرکت نہیں ہے''۔

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر آپ (اُمّ حرام رضی اللہ عنہا) نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح کر لیا اور بنت قرظہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کے ساتھ انہوں نے دریا کا سفر کیا۔ پھر جب واپس ہوئیں اور اپنی سواری پر چڑھیں تو سواری نے ان کی گردن توڑ ڈالی۔ وہ سواری سے گر گئیں اور اسی میں ان کی وفات ہو گئی۔ ❶

❶ صحیح بخاری، الجهاد والسیر، باب غزوه المرأة فی البحر : ۲۸۷۷.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: قبیلہ خزرج کے خاندان بنونجار سے تعلق رکھتی تھیں۔ ان کا مکمل نسب نامہ یہ ہے: اُمّ حرام بنت ملحان بن خالد بن زید۔ اُمّ حرام حضرت ام سلیم کی بہن اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں۔ ان کا پہلا نکاح عمرو بن قیس انصاری سے ہوا تھا۔ یہ اُحد میں شہید ہو گئے تو پھر ان کا نکاح حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ ان کے تین بیٹے تھے: قیس، عبداللہ اور محمد۔ ان سے چند ایک روایات بھی مروی ہیں بہت جلیل القدر صحابیہ تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھار ان کی ملاقات کے لیے جایا کرتے تھے۔ ❶

سیدنا عباد بن بشر رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عباد بن بشر رضی اللہ عنہ کی آواز کو سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا». ❷

''اے اللہ! عباد (بن بشر) پر رحم فرما''۔

فائدہ: حضرت عباد بن بشر بن وَقش بن زُغبہ بن زَعوراء بن عبدالاُشہل جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سب سے افضل تین شخص ہیں اور وہ سب بنی عبدالاشہل سے ہیں: (۱) اُسید بن حُضیر (۲) سعد بن معاذ (۳) عباد بن بشر رضی اللہ عنہم۔

مسند احمد میں ان کے فضائل میں درج ہے کہ ایک دفعہ عباد بن بشر اور اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہما اندھیری رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اُٹھ کر گھروں کو جانے لگے تو ایک کی لاٹھی چمکنے لگی (جس کی روشنی میں وہ راستہ دیکھ سکتے تھے)۔ جب ایک چوراہے سے دونوں الگ ہونے لگے تو ایک نے دوسرے کی لاٹھی کو عصا لگایا تو اس کی

---

❶ تهذيب التهذيب ١٢/٤٦٢، زرقاني ص ٦٠، الاصابة ٨/٢٢٢، اسد الغابة ٥/١٥٧٥.

❷ صحيح بخاري، الشهادات، باب شهادة الأعمى: ٢٦٥٥، و جامع المسانيد والسنن ٧٠/٦٦٦، وسند نعاني ٢/٣٥٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی لاٹھی روشنی دینے لگی۔ ❶

یہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور جنگ یمامہ میں درجہ شہادت پا گئے اس وقت ان کی عمر پینتالیس (۴۵) سال کی تھی۔ ❷

سیدنا نجاشی رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ جب حبشہ سے واپس آئے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نجاشی کے ان کے ساتھ اچھے سلوک کی خبر دی اور یہ بھی عرض کیا کہ نجاشی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے لیے دعائے مغفرت کے لیے کہا ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ دُعا فرمائی:

«اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلنَّجَاشِیْ». ❸

''اے اللہ! نجاشی کی مغفرت فرما''۔

تو تمام مسلمانوں نے آمین کہا۔

اس کی سند میں اسد بن عمرو اور مجالد بن سعید کو بعض نے ضعیف اور بعض نے ثقہ کہا ہے اس کے علاوہ بقیہ رجال سند ثقات ہیں۔ چنانچہ مسند احمد کی روایت میں ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ أَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ». ❹

''یقیناً تمہارا بھائی نجاشی وفات پا گیا ہے، پس تم اس کے لیے مغفرت طلب کرو''۔

---

❶ مسند احمد ۱۹۰/۳، عن انس رضی اللہ عنہ.

❷ اسد الغابة (ت/۲۷۵۹)، الاستیعاب (ت/۱۳۶۲)، الاصابة (ت/٤٤٥٧).

❸ مجمع الزوائد (۵۱۷/۹)، المناقب، باب ما جاء في النجاشي (۱٦۱۸٦) و أورده المصنف في كشف الأستار (۲۷۵۸).

❹ مسند احمد (۳٦۰/٤)، والطبراني في الكبير (۳٦۷/۲)، و كنز العمال (۳٤٤۳۲)، و جمع الجوامع (٦۱۳٤، ٦۱۳٦)، و ابن ابي شيبة (۳٦۲/۳)، و تاريخ بغداد (۲۳۵/۱۰)، اس روایت کی سند صحیح ہے اور رجال ثقہ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: حبشہ (ابی سینا) کے بادشاہ، جو عرب میں عطیہ کے نام سے مشہور تھے۔ نجاشی کا نام اصحمہ بن ابجر تھا۔

جب مسلمان مکہ سے پہلی ہجرت کر کے حبشہ میں گئے تو نجاشی نے بخوشی اجازت دی کہ وہ ہماری سرزمین میں رہ سکتے ہیں۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی تقریر پر ان کی آنکھوں میں آنسو بھی جاری ہو گئے۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ:

''نجاشی نے کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک اللہ کے رسول ہیں اور وہی نبی ہیں جن کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہے''۔

لیکن انہوں نے علی الاعلان قبول اسلام نہ کیا تھا۔

مسلمانوں کے اس غم خوار اور محسن نے ۹ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعے خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی اور استغفار کیا۔ ❶

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دُعا دی:

«اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُ فِيْ صَنْعَةِ يَدِهٖ». ❷

''اے اللہ! اس کے ہاتھ کی ہتھیلی میں برکت فرما''۔

فائدہ: حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ القرشی الاسدی۔

زبیر بن بکار نے روایت کیا کہ حکیم بن حزام کعبۃ اللہ کے اندر پیدا ہوئے اور وہ زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام میں اساطین قریش میں شمار کیے جاتے ہیں۔

---

❶ مجمع الزوائد (٤٢٠٦) والطبراني في الكبير (١٩٩/١٨) اسد الغابة (ت/١٨٨) و تهذيب الأسماء واللغات (٢٨٧/٢) العبر (١٠/١) الاصابة (ت/٤٧٣) و مسلم في الجنائز (٦٧) والنسائي (١٩٤٥).

❷ جمع الجوامع (١٠٣/٢) (٤٢٢٢).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا کہ جو شخص ابوسفیان اور حکیم بن حزام کے گھر داخل ہو جائے وہ امن میں ہے۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے زمانہ جاہلیت میں بھی سب سے زیادہ پیار نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر زمرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ نے ۶۰ سال دورِ جاہلیت میں اور ۶۰ سال دورِ اسلام میں گزارے۔ آپ نے ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ [1]

سیدہ اُمّ معبد رضی اللہ عنہا کے لیے دُعا

حضرت ہشام اپنے والد حبیش بن خالد سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عامر بن فہیرہ کے ساتھ اُمّ معبد رضی اللہ عنہا کے خیمے کے پاس پہنچے۔ یہ خاتون ذرا بڑی عمر کی تھیں۔ یہ صحن میں بیٹھی رہتیں اور آنے جانے والوں کو پانی پلاتیں اور کھانا کھلاتیں۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب اُمّ معبد رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُمّ معبد سے پوچھا: ''کیا تمہارے پاس گوشت اور کھجوریں ہیں؟ تاکہ وہ ہم آپ سے خرید لیں''۔ لیکن اس کے پاس تو کچھ بھی نہ تھا۔ لوگ ان دنوں خشک سالی اور قحط کا شکار تھے۔ اس دوران اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر خیمے کے ایک کونے میں پڑ گئی، جہاں ایک بکری کھڑی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''اے اُمّ معبد! یہ بکری کیسی ہے؟'' اُمّ معبد نے کہا: یہ اپنی کمزوری کی وجہ سے اس قابل نہ تھی کہ ریوڑ کے ساتھ چلی جاتی لہٰذا یہاں کونے میں کھڑی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا یہ دودھ والی ہے؟'' اُمّ معبد رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ بے چاری اس قابل کہاں؟ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم مجھے اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ دوہ لوں؟'' اُمّ معبد رضی اللہ عنہا نے کہا: میرے ماں باپ صدقے، اگر آپ اس میں دودھ دیکھتے ہیں تو دوہ لیجیے۔

[1] تهذيب التهذيب (۲/۱۸۲).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَسَحَ بِيَدِهٖ ضَرْعَهَا وَ سَمَّى اللّٰهَ تَعَالٰى».

''پس رسول اللہ ﷺ نے بکری کو منگوایا اور اس کے تھن پہ ہاتھ پھیرا۔ اللہ کا نام لیا اور اس بکری کے لیے دُعا فرمائی''۔

اور بکری نے دودھ کے لیے پاؤں پھیلا دیئے، تھن دودھ سے بھر گئے۔ آپ ﷺ نے برتن منگوایا تو اُمّ معبد اتنا بڑا برتن لے کر آئیں کہ وہ بھر جائے تو کئی لوگوں کے لیے کافی ہو۔ آپ ﷺ نے اس میں دودھ دوھا۔ حتیٰ کہ یہ برتن بھر گیا اور اس کے اوپر جھاگ ہی جھاگ تھی۔ پھر آپ ﷺ نے اُمّ معبد کو دودھ پلایا۔ وہ خوب سیر ہو گئیں۔ تو آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو بلایا، سب سے آخر پر خود پیا۔ آپ ﷺ کے ساتھیوں نے دو بار پیا اور خوب سیر ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے دوسری بار اسی برتن میں دودھ دوہنا شروع کر دیا حتیٰ کہ اس برتن کو بھر دیا اور اسے اُمّ معبد کے پاس ہی چھوڑ دیا۔ اُمّ معبد رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کر لیا۔ اللہ کے نبی ﷺ سوئے منزل چل پڑے۔

آپ ﷺ کو کوچ کیے ہوئے تھوڑی دیر گزری تھی کہ اُمّ معبد کے خاوند جناب ابومعبد رضی اللہ عنہ اپنی کمزور بکریوں کو جو دبلے پن کی وجہ سے مریل چال چل رہی تھیں، ہانکتے ہوئے آ پہنچے۔ خیمے میں پڑا دودھ دیکھا تو حیران رہ گئے۔ بیوی سے پوچھنے لگے: ''اے اُمّ معبد! تیرے پاس یہ دودھ کہاں سے آ گیا؟ بکریاں تو دور دراز تھیں اور جو ایک گھر میں تھی تو وہ دودھ دینے کے قابل نہ تھی''۔

اُمّ معبد کہنے لگیں: ''تجھے کیا بتلاؤں، اللہ کی قسم! ایک بابرکت انسان تھا جو ہمارے پاس سے ہو کر گیا''۔ اور پھر اُمّ معبد رضی اللہ عنہا نے پورا واقعہ بیان کیا۔ اب ابومعبد رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ''اس مبارک آدمی کا حلیہ تو بتلا کہ وہ تھا کیسا؟'' اُمّ معبد رضی اللہ عنہا اپنے خاوند ابومعبد رضی اللہ عنہ کو مبارک آدمی کا حلیہ بتلانے لگیں کہ میں نے جو مبارک آدمی دیکھا تو:

ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ	رنگ چمکتا ہوا
أَبْلَجَ الْوَجْهِ	تابناک چہرہ
حَسَنَ الْخَلْقِ	بناوٹ میں حسن کا نظارہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَمْ تَعِبْهُ ثَجْلَةٌ	نہ بڑھے پیٹ کا عیب لگا ہوا
وَلَمْ تَزْرِيْهِ صَعْلَةٌ	نہ سر پر بالوں کی کمی کا مسئلہ
وَسِيْمٌ قَسِيْمٌ	کھلا کھلا خوبصورت مکھڑا
فِيْ عَيْنَيْهِ دَعَجٌ	آنکھیں سرمگیں
وَفِيْ اَشْعَارِهٖ وَطَفٌ	لمبی پلکیں
وَفِيْ صَوْتِهٖ صَهَلٌ	آواز رُعب دار
وَفِيْ عُنُقِهٖ سَطَعٌ	گردن صراحی دار
وَفِيْ لِحْيَتِهٖ كَثَاثَةٌ	گھنی داڑھی میں بال ہلکے سے گولائی دار
اَزَجُّ	ابرو باریک اور دراز
اَقْرَنُ	گھنی بھووں والے
اِنْ صَمَتَ فَعَلَيْهِ الْوَقَارُ	خاموش ہوں تو پر وقار
وَاِنْ تَكَلَّمَ سَمَاهُ وَعَلَاهُ الْبَهَاءُ	گفتگو فرمائیں تو بالا و کشش دار
اَجْمَلَ النَّاسِ وَاَبْهَاهُ مِنْ بَعِيْدٍ	دور سے دیکھیں تو سب سے بڑھ کر با کمال اور پر جمال
وَاُحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ مِنْ قَرِيْبٍ	قریب سے دیکھیں تو حسن و رعنائی کے آئینہ دار
حُلْوَ الْمَنْطِقِ	بولیں تو لگے شیرینی اور مٹھاس کا احساس
فَصْلًا لَّا نَزْرَ وَلَا هَذْرَ	جملے واضح اور دو ٹوک، نہ اختصار نہ زیادہ بول بالا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَأَنَّ مَنْطِقَهُ خَرَزَاتُ نَظْمٍ بولتے تو یوں لگتے جیسے برسات میں
يَتَحَدَّرْنَ برستے موتیوں کی لڑی سی لگی ہے

رَبْعَةٌ لَّا تَشْنَاهُ مِنْ لُحُوْلٍ قد درمیانہ، نا کہ اتنا لمبا کہ لگے ناگوار

وَ لَا تَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ نہ اس قدر چھوٹا کہ آنکھ کو لگے خراب حال

غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ قد ایسا کہ وہ ہے دو شانوں کے درمیان
ایسی شاخ

فَهُوَ أَنْضَرُ الثَّلَاثَةِ مَنْظَرًا جو دیکھنے میں دیتی ہے سب سے زیادہ تازہ بہار

وَ أَحْسَنُهُمْ قَدْرًا سب سے زیادہ متناسب اعضاء والا

لَهُ رُفَقَاءُ يَحُفُّوْنَ بِهِ اس کے ساتھی اس کے گرد (یوں) گھیرا ڈالے
بیٹھتے ہیں (جیسے تاروں میں گھرا چاند)

إِنْ قَالَ سَمِعُوْا لِقَوْلِهِ آپ بولیں تو وہ گوش بر آواز ہوتے ہیں

وَ إِنْ أَمَرَ تَبَادَرُوْا إِلَى أَمْرِهِ حکم فرمائیں تو بجا لانے میں پابہ رکاب
ہوتے ہیں

مَحْفُوْدٌ ہر کوئی خدمت کے لیے حاضر باش

مَحْشُوْدٌ حاشیے کے اندر چادر پھول دار

لَا عَابِسٌ پیشانی پہ شکن نہیں

وَلَا مُفَنَّدٌ طبیعت ترش نہیں

ابومعبد رضی اللہ عنہ یہ حلیہ سن کر کہنے لگے: ان صفات کا حامل۔ اللہ کی قسم! وہی قریش والا شخص ہے جس کی سرگرمیوں کا ذکر چلتا رہتا ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدمت میں حاضری دوں۔ اگر کوئی راستہ نکلا تو میں ایسا ضرور کروں گا۔ ❶

فائدہ: سیدہ اُمّ معبد رضی اللہ عنہا کا اسم عاتکہ بنت خالد ہے۔ یہ حضرت حُبیش بن خالد کی بہن تھیں۔ یہ وہی ہیں کہ جن کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفقاء دورانِ ہجرت ٹھہرے اور ان کے لیے دُعا فرمائی جیسا کہ اوپر مذکور ہے۔ ❷

ابورافع بن عمرو رضی اللہ عنہما کے چچا کے لیے دُعا

حضرت ابن ابی حکم الغفاری کی دادی ابورافع بن عمرو رضی اللہ عنہما کے چچا سے روایت کرتی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں لڑکا تھا۔ انصار کی کھجور کے درختوں پر ڈھیلے مارا کرتا تھا۔ لوگ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے لڑکے! تو کیوں ڈھیلے مارتا ہے درختوں پر''۔ میں نے کہا: میں کھجوریں کھاتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ڈھیلے مت مارا کر، جو نیچے گر جائیں انہیں اٹھا کر کھالیا کر''۔

«ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَشْبِعْ بَطْنَهُ». ❸

''سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اے اللہ! اس کے پیٹ کو بھر دے''۔

سیدنا حنظلہ بن حذیم رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا

حضرت حنظلہ بن حذیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ ایک وفد کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ میرے والد نے کہا: ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے چند بیٹے ہیں۔ بعض کو داڑھی آئی ہے اور بعض کو نہیں۔ یہ ان میں

---

❶ مستدرک حاکم (۳/ ۹، ۱۰) (۴۲۷۴) والطبرانی فی الکبیر (۴/ ۴۸) (۳۶۰۵). طبقات ابن سعد (۱/ ۱۷۷ ـ ۱۷۹). البغوی فی شرح السنة (۱۳/ ۲۶۱) (۳۷۰۴). والبیهقی فی الدلائل (۱/ ۲۷۷). یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔ صححه الحاکم و وافقه الذهبی.

❷ اسد الغابة (ت/ ۷۶۰۵)، والاصابة (ت/ ۱۲۲۶۳)، الاستیعاب (ت/ ۳۶۷۷).

❸ سنن ابی داؤد، الجهاد، باب فی ابن السبیل یاکل من التمر و یشرب من اللبن اذا مرّ به (۸۵۱).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب سے چھوٹا ہے"۔ آپ ﷺ نے مجھے اپنے قریب کیا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا:

«بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ».

"اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت عطا کرے"۔

حضرت ذیال رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت حنظلہ کے پاس کئی آدمی لائے جاتے جن کے چہرے پر ورم (سوجن) ہوتی یا وہ بکری لائی جاتی جس کا تھن سوجھا ہوتا، تو وہ فرماتے:

«بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى مَوْضِعِ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ». ❶

"اللہ کے نام کے ساتھ اور آپ ﷺ نے میرے سر پر جس جگہ ہاتھ پھیرا تھا اس جگہ کی برکت سے"۔

پھر اس ورم پر ہاتھ پھیرتے تو وہ ورم اسی وقت ختم ہو جاتا۔

فائدہ: حنظلہ بن حذیم بن حنیفہ المالکی۔ کنیت ابوعبیدہ۔ جب ان کے قبیلے کا وفد پیارے پیغمبر ﷺ کے پاس آیا تو آپ رضی اللہ عنہ اپنے باپ اور دادا کے ساتھ آئے۔ آپ اس وقت چھوٹے بچے تھے۔ آپ کا شمار صغار صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے۔ ❷

سیدنا حسان بن شداد رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت حسان بن شداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری والدہ محترمہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائیں اور آ کر کہنے لگیں، اے اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ کے پاس اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ آپ میرے بیٹے کے لیے دُعائے برکت فرمائیں۔ اور اسے (افعال واعمال کے اعتبار سے) بڑا عمدہ بنا دیں۔

---

❶ مجمع الزوائد (۹/٤٠٥)، المناقب، باب ما جاء في حنظلة بن حذيم رضي الله عنه، (١٦١٤٠)، الطبراني في الكبير (٣٥٠١) والأوسط (٢٨٩٤)۔ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

❷ أسد الغابة (ت ١٢٧٩)، الاصابة (١/٤٠٦)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس آپ ﷺ نے وضو کیا اور بچا ہوا پانی میرے چہرے پر پھیرا اور فرمایا:

«اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَهَا فِيهِ وَاجْعَلْهُ كَبِيرًا طَيِّبًا». ❶

''اے اللہ! اس عورت کے لیے اس کے بیٹے میں برکت فرما اور اسے بہت بڑا اچھا عمدہ بنا دے''۔

فائدہ: حضرت حسان بن شداد بن شہاب بن زہیر۔ یہ بصرہ کے اعراب میں شمار ہوتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا

حضرت ابوعقیل (زہرہ بن معبد) نے کہا انہیں ان کے دادا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہما ساتھ لے کر بازار نکلتے یا بازار جاتے اور کھانے کی کوئی چیز خریدتے، پھر اگر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما یا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ان سے ملاقات ہو جاتی تو وہ کہتے کہ ہمیں بھی اس میں شریک کیجیے کیونکہ:

«فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ». ❷

''یقیناً رسول اللہ ﷺ نے آپ کے لیے برکت کی دُعا فرمائی تھی''۔

پس وہ انہیں شریک کر لیتے تھے۔ بعض دفعہ تو ایک اونٹ کے بوجھ کا پورا غلہ نفع میں آ جاتا اور وہ اسے گھر بھیج دیتے تھے۔ ❸

فائدہ:

① حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مجھے میری والدہ ماجدہ زینب بنت حمید رضی اللہ عنہا پیارے نبی ﷺ کے پاس لے کر حاضر خدمت ہوئیں اور عرض کیا

---

❶ مجمع الزوائد (۹/۵۱۰)، المناقب، باب ما جاء فی حسان بن شداد رضی اللہ عنہ (۱۶۱۶۳). والطبرانی فی الکبیر (۴/۳۵۹). حیاۃ الصحابۃ (۳/۳۸۳). والمنتخب (۵/۱۶۷).

❷ الاصابۃ (ت/۱۷۱۳). تجرید أسماء الصحابۃ (۱/۱۳۰).

❸ صحیح بخاری، الدعوات، باب الدعاء للصبیان بالبرکۃ و مسح رؤوسهم (۶۳۵۳) (۲۵۰۲).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ کے رسول ﷺ! اس سے بیعت لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ابھی چھوٹا ہے''۔ آپ ﷺ نے میرے سر پر دست شفقت رکھا اور میرے لیے برکت کی دُعا فرمائی۔

ان کے پوتے زہرہ بن معبد کا بیان ہے کہ وہ روزانہ اپنے تمام گھر والوں کے لیے ایک بکری ذبح کیا کرتے تھے۔ ❶

⑵ حضرت عبداللہ بن ہشام بن زہرہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تمیم بن مُرہ بن القرشی التیمی۔

آپ رضی اللہ عنہ خاندانی لحاظ سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خاندان بنوتمیم سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ اور آپ کے والد محترم دونوں صحابی رسول تھے۔ محدث ابن منزہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ صحابی مدینہ میں رہے تھے۔ اور یہ ۴ھ کو پیدا ہوئے تھے۔

دعا کی تاثیر:

نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے دُعا فرمائی تھی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پوتے زہرہ بن معبد بیان کرتے ہیں کہ آپ اپنی فیملی کے لیے روزانہ ایک بکری ذبح کرتے۔ اللہ کے نبی ﷺ کی دُعا کی وجہ سے آپ کے مال میں بڑی برکت عطا کی گئی تھی۔

ابوعقیل اپنے دادا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ بازار گئے اور کھانا خریدا۔ واپسی پر انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ ملے تو انہوں نے کہا: ''ہمیں اپنے ساتھ کھانے میں شریک کریں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تمہارے لیے برکت کی دُعا کی ہے''۔ ❷

آپ رضی اللہ عنہ کا شمار صغار صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے۔ بلاذری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ آپ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور تک زندہ رہے۔ ❸

---

❶ بخاری، الاحکام، باب بیعة الصغیر.

❷ صحیح بخاری، الدعوات، باب الدعاء للصبیان (٦٣٥٣).

❸ الاصابة فی تمییز الصحابة (١١٣٤/٢) و اسد الغابة (٤٠٦/٣).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین کی لڑائی سے فارغ ہوئے تو سیدنا ابوعامر رضی اللہ عنہ کو لشکر دے کر اوطاس کی طرف بھیجا تو ان کا مقابلہ درید بن صمہ سے ہوا۔ پس درید بن الصمہ قتل کر دیا گیا اور اس کے ساتھیوں کو اللہ نے شکست سے ہمکنار کر دیا۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوعامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیجا تھا۔ پھر بنی جشم کے ایک شخص کا ایک تیر سیدنا ابوعامر رضی اللہ عنہ کو گھٹنے میں لگا اور وہ ان کے گھٹنے میں جم گیا۔ میں ان کے پاس گیا اور پوچھا کہ اے چچا! تمہیں یہ تیر کس نے مارا؟ انہوں نے کہا کہ وہ شخص میرا قاتل ہے، اس نے مجھے تیر مارا ہے۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اس شخص کا پیچھا کیا اور اس سے جا ملا۔ اس نے جب مجھے دیکھا تو پیٹھ موڑ کر بھاگ کھڑا ہوا۔ میں اس کے پیچھے ہوا اور میں نے کہنا شروع کیا کہ کیا تجھے شرم نہیں آتی؟ کیا تو عرب نہیں ہے؟ کیا تو ٹھہرتا نہیں ہے؟ پس وہ رُک گیا۔ پھر میرا اور اس کا مقابلہ ہوا۔ اس نے بھی وار کیا اور میں نے بھی وار کیا۔ آخر میں نے اس کو تلوار سے مار ڈالا۔ پھر لوٹ کر ابوعامر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اللہ نے تمہارے قاتل کو قتل کر دیا۔ ابوعامر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب یہ تیر نکال دے۔

میں نے اس کو نکالا تو تیر کی جگہ سے پانی نکلا (خون نہ نکلا۔ شاید وہ تیر زہر آلود تھا)۔ ابوعامر نے کہا کہ اے میرے بھتیجے! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر میری طرف سے سلام کہنا اور یہ کہنا کہ ابوعامر کی بخشش کی دُعا کیجیے۔

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابوعامر رضی اللہ عنہ نے مجھے لوگوں کا امیر بنا دیا اور وہ تھوڑی دیر زندہ رہے پھر فوت ہو گئے۔ جب میں لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کوٹھڑی میں بان کے ایک پلنگ پر کہ جس پر بچھونا تھا اور بان کا نشان آپ کی پیٹھ اور پہلوؤں پر بن گیا تھا۔ میں نے کہا کہ ابوعامر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ درخواست کی تھی کہ میرے لیے دُعا کیجیے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور وضوء کیا۔ پھر دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِيْ عَامِرٍ حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِنْ خَلْقِكَ أَوْ مِنَ النَّاسِ». ❶

"اے اللہ! عبید ابو عامر کو بخش دے (عبید بن سلیم ان کا نام تھا) یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ابو عامر کو قیامت کے دِن بہت سے لوگوں کا سردار کرنا"۔

فائدہ: ابو عامر عبید بن سلیم بن حصفار بن حرب بن عامر بن عنز بن عامر بن عذر بن وائل اشعری، ابو عامر رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے چچا تھے۔

ابو عامر آغازِ دعوت اسلام میں اسلام کے شرف سے مشرف ہوئے۔ بعض ارباب سیر نے انہیں مہاجرین کے زمرہ میں شامل کیا ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔

قبول اسلام کے بعد ابو عامر سب سے اوّل غزوہ فتح میں نظر آتے ہیں۔ فتح مکہ کے بعد غزوہ حنین میں شریک ہوئے۔ حنین کی جنگ ختم ہونے کے بعد بنی ہوازن کی ہزیمت خوردہ فوج اوطاس میں جا کر جمع ہوئی تھی اور درید بن صمہ بہت سی فوج لے کر اوطاس پہنچ گیا تھا۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ان کے استیصال کے لیے ابو عامر کی ماتحتی میں تھوڑی سی فوج بھیج دی۔ ابو عامر اور درید بن صمہ کا مقابلہ ہوا، ابو عامر نے ایک ایک کر کے نو مشرکوں کو قتل کیا۔ ❷

ابو عامر رضی اللہ عنہ نے شہادت کے وقت وصیت کر دی تھی کہ میرا اسلحہ آپ ﷺ

---

❶ صحيح مسلم، فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي موسىٰ و أبي عامر الاشعريين (٦٤٠٦) (٢٤٩٨).

❷ طبقات ابن سعد (٧٥/٤) و ابن هشام (٢٧٢/٢).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی خدمت میں پیش کر دینا۔ اس وصیت کے مطابق ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کا گھوڑا، ان کا اسلحہ اور ان کے تمام متروکات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کے صاحبزادے کو واپس کر دیا۔ نیز ابوعامر رضی اللہ عنہ کبار صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کے لیے دُعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کو اسلام کی طرف بلاتا تھا اور وہ مشرکہ تھی۔ ایک دِن میں نے اس کو مسلمان ہونے کو کہا تو اس نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق وہ بات کہی جو مجھے ناگوار گزری۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتا ہوا آیا اور عرض کی کہ میں اپنی والدہ کو اسلام کی طرف بلاتا تھا، وہ نہ مانتی تھی۔ آج اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں مجھے وہ بات کہی جو مجھے ناگوار ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجیے کہ وہ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت دے دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِيْ هُرَيْرَةَ».

''اے اللہ! ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) کی ماں کو ہدایت عطا فرما''۔

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا سے خوش ہو کر نکلا۔ جب گھر آیا اور دروازہ پر پہنچا تو وہ بند تھا۔ میری ماں نے میرے پاؤں کی آواز سنی تو کہا کہ ذرا ٹھہرا رہ۔ میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی۔ غرض میری ماں نے غسل کیا اور اپنا لباس پہن کر جلدی سے اوڑھنی اوڑھی، پھر دروازہ کھولا اور کہا کہ اے ابوہریرہ:

اَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

---

❶ طبقات ابن سعد (٥٥٧/٤) والاستيعاب (٦٩٥/٢).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خوشی سے دوڑتا ہوا آیا اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! خوش ہو جایئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا قبول کی اور ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت دی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اس کی صفت کی اور بہتر بات کہی۔ میں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجیے کہ میری ماں کی محبت مسلمانوں کے دلوں میں ڈال دے اور ان کی محبت ہمارے دِلوں میں ڈال دے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ وَ أُمَّهُ إِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَ حَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ».

''اے اللہ! اپنے بندوں کی یعنی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان کی ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دِلوں میں ڈال دے اور مومنوں کی محبت ان کے دلوں میں ڈال دے''۔

پھر کوئی مومن ایسا پیدا نہیں ہوا جس نے مجھے سنا ہو یا دیکھا ہو مگر اس نے مجھ سے محبت رکھی۔ ❶

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے لیے دُعا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

«وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ وَ دَعَا لَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْبَرَكَةِ». ❷

''میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے برکت کی دُعا فرمائی''۔

ایک دوسری روایت میں ہے، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

---

❶ صحیح مسلم. فضائل الصحابة، باب فضل ابی هریرة الدَّوسیّ (۶۳۹۶).

❷ صحیح بخاری تعلیقًا. الدعوات، باب الدعاء للصبیان بالبرکة و مسح رُءوسهم (۶۳۵۲).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَ دَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَ دَفَعَهُ إِلَيَّ وَ كَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوْسَى. ❶

میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کو اپنے دندان مبارک سے نرم کر کے اسے چٹایا اور اس کے لیے برکت کی دُعا کی۔ پھر مجھے دے دیا۔ یہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے لڑکے تھے۔

فائدہ: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی اولاد یہ تھی: ابراہیم، ابوبکر، ابوبردہ، موسیٰ۔

سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے لیے دُعا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا بیمار تھا، وہ باہر گئے ہوئے تھے کہ وہ لڑکا فوت ہو گیا۔ جب وہ لوٹ کر آئے تو انہوں نے پوچھا کہ میرا بچہ کیسا ہے؟ ان کی بیوی اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اب پہلے کی نسبت اس کو آرام ہے (یہ موت کی طرف اشارہ تھا)۔ پھر اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا شام کا کھانا ان کے پاس لائیں تو انہوں نے کھایا۔ اس کے بعد اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا سے صحبت کی۔ جب فارغ ہوئے تو اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جاؤ بچہ کو دفن کر دو۔ پھر صبح کو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے سب حال بیان کیا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا کہ کیا تم نے رات کو اپنی بیوی سے صحبت کی تھی۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''ہاں''۔ تو آپ ﷺ نے دُعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا». ❷

---

❶ صحيح بخارى، العقيقة، باب تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه و تحنيكه، ٥٤٦٧؛ ومسلم، ٢١٤٥.

❷ تهذيب التهذيب، ٥/٣٦٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! ان دونوں کو برکت دے''۔

اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر اس نے ایک بچے کو جنم دیا تو ابوطلحہ نے مجھ سے کہا کہ اس بچہ کو اُٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جا اور پھر خود بھی ساتھ تشریف لے آئے اور اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے بچے کے ساتھ چند کھجوریں بھی لے لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کو اٹھا لیا اور دریافت کیا کہ اس کے ساتھ کچھ ہے؟ انہوں نے کہا کہ کھجوریں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کو لے کر چبایا پھر اپنے منہ سے نکال کر بچے کے منہ میں ڈال کر اسے گھٹی دی اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔ ❶

فائدہ: حضرت ابوطلحہ زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ قبیلہ عمرو بن مالک جو خاندان نجار کی شاخ تھا سے تھے۔ اپنے زمانہ میں اس قبیلہ کے رئیس تھے۔

قبل از اسلام ابوطلحہ شراب کثرت سے پیتے اور کاروبار کرتے تھے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی عمر بیس سال کے قریب تھی کہ انہوں نے اُمّ سلیم (انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ وہ مسلمان تھیں، انہوں نے اسلام کی شرط سے نکاح کرنے کی آمادگی ظاہر کی، جس کا اثر قبول کرتے ہوئے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر و اُحد اور دیگر غزوات میں پامردی کے ساتھ شریک ہوئے۔

مہمان نواز گھرانہ:

حضرت ابوطلحہ اور اُمّ سلیم رضی اللہ عنہما دونوں مومن تھے جن کے اسلام کی خوبیوں کے معاشرے میں چرچے تھے۔ کئی آیات بھی ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئیں۔ مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حوالے کیا تھا، کھانا کم ہونے کے باعث خود سارے گھر والے بھوکے رہے اور مہمان کو کھانا کھلایا۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ

---

❶ صحیح مسلم، الآداب، باب استحباب تحنیک المولود عند ولادتہ و حملہ الی صالح یحنکہ... (۲۱٤٤، (٤/ ۱۹۰۹)، (۳/ ۱٦۸۹) و ابویعلی (۳/ ۳۲) وابوعوانۃ (٥/ ٤٦۸) و احمد (۱۲۸۱۸)، و ابن سعد (۸/ ٤۳۲)، وابوداؤد (٤۹٥۱) و ابن حبان (٤٥۳۱)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیت ﴿ وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﴾ (الحشر: ۹) نازل فرمائی۔

انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد ۴۰ سال زندگی پائی۔ کل ۷۰ سال کی عمر پائی۔ آخر کار ۳۲ھ کو، بعض کے نزدیک ۳۱ھ کو اور بعض کے نزدیک ۵۱ھ کو اس دارِ فانی کو چھوڑ گئے۔ ❶

سیدنا عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

نبی کریم ﷺ نے جنگ حنین کے وقت حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے کچھ مال بطورِ قرض حاصل کیا۔ پھر جب آپ ﷺ واپس لوٹے تو ان سے قرض لی ہوئی رقم واپس کر دی اور ساتھ یہ دُعا دی:

«بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ أَهْلِكَ وَ مَالِكَ إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْوَفَاءُ وَالْحَمْدُ». ❷

''اللہ تعالیٰ تیرے اہل و عیال اور تیرے مال میں برکت ڈالے۔ بلاشبہ قرض کا بدلہ تو صرف ادائیگی اور شکر یہ ہی ہے''۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم قریشی۔ ان کی کنیت ابو عبدالرحمن تھی۔ جاہلیت میں ان کا نام بُحَیرہ تھا۔ قبول اسلام کے بعد آپ ﷺ نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔

اہل قریش میں سے بہت خوبصورت انسان تھے۔ جب چند مسلمان حبشہ ہجرت کر کے چلے گئے تھے تو قریش نے عمرو بن عاص اور عبداللہ (بجیرہ) کو بھی نجاشی کے پاس بھیجا تھا۔ یہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے تھے۔ جب سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو محصور کر دیا گیا تو اطلاع پا کر ان کی مدد کے لیے آئے تو راستے میں سواری سے گر کر

---

❶ ان کے حالات مفصل دیکھیں: بخاری (۶٦٤/۲)، مسند احمد (۶/۳) (۱۳۵/۳) (۱۷۱/۳)، مسلم (۱۹۸/۳) و سیر الصحابة (۱٦۷/٤).

❷ ابن ماجه، الصدقات، باب حسن القضاء (۲٤۲٤). شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رحلت فرما گئے۔ ❶

سائب بن یزید رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میری خالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے بھانجے کو تکلیف ہے (اس کے لیے دُعا کریں)۔

«فَمَسَحَ رَأْسِي وَ دَعَالِي بِالْبَرَكَةِ». ❷

"آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دُعا کی"۔

فائدہ: سیدنا سائب بن یزید بن سعید بن ثمامہ ازدی لیثی یا ہذلی کی نسبت سے معروف ہیں۔

سائب بن یزید رضی اللہ عنہما کے بقول ان کی عمر چھ سات سال تھی جب میرے والد نے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔

آپ نے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد احادیث روایت کی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اپنے والد، حضرت عمر، عثمان غنی اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی وساطت سے بھی احادیث رسول روایت کرتے ہیں۔ آپ کے تلامذہ میں سے امام زہری، یحییٰ بن سعید الانصاری اور ابراہیم بن قارظ وغیرہ شامل ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں انہیں مارکیٹ کمیٹی کا نگران مقرر کیا تھا۔

آپ رضی اللہ عنہ مدینے میں وفات پانے والے آخری صحابی ہیں۔

آپ نے ۹۱ھ یا ۹۵ھ میں وفات پائی۔ ❸

---

❶ التاریخ الصغیر (۱/۳ ـ ۶۲)، الاصابة (ت/۴۶۸۹) و اسد الغابة (ت/۲۹۳۹)، تهذیب التهذیب (۲۰۸/۵) الجرح والتعدیل (۵۱/۵)، التاریخ الکبیر (۹/۳).

❷ صحیح بخاری، الدعوات، باب الدعاء للصبیان بِالْبَرَكَةِ وَ مَسْحِ رُؤُوسِهِمْ (۶۳۵۲) (۱۹۰) ومسلم (۴۳۲۸) والترمذی (۳۵۷۶).

❸ الإصابة (۲۶/۳) (۳۰۷۹). الاستيعاب (۵۷۶/۲) (۹۰۲).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا براء بن معرور رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے براء بن معرور رضی اللہ عنہ کے لیے یہ دُعا فرمائی:

«اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَارْضَ عَنْهُ وَ قَدْ فَعَلْتَ». ❶

''اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اس پر رحم فرما اور اس سے راضی ہو جا، اور تو نے واقعی ایسے ہی کر دیا ہے''۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَى الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ وَلَا تَحْجُبْهُ عَنْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ! وَ قَدْ فَعَلْتَ». ❷

''اے اللہ! براء بن معرور پر رحمت فرما۔ اور قیامت کے دِن اسے اپنے سے پردہ میں نہ رکھ اور اسے جنت میں داخل فرما اور تو نے واقعی ایسا کر دیا''۔

فائدہ: سیدنا ابو بشر براء بن معرور بن صخر بن سابق بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم ابن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن حنبل بن خزرج۔ یہ قبیلہ خزرج کے خاندان سلمہ سے ہیں۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ اپنے قبیلہ کے رئیس اور سردار تھے۔ جبل ونخل، مسجد خربہ اور چند قلعے ان کی ملکیت میں تھے۔

صبر کرو قبلہ تبدیل ہونے والا ہے:

جس زمانہ میں انہوں نے اسلام قبول کیا ان دنوں قبلہ بیت المقدس تھا لیکن براء رضی اللہ عنہ کعبہ کی طرف نماز پڑھتے اور فرماتے تھے کہ میں اس کی طرف پشت نہیں کرنا چاہتا۔ اس بناء پر جب عقبہ ثانی کی کثرت کے لیے مکہ روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے

❶ حياة الصحابة (١٦٦/٣)، طبقات ابن سعد (٦٢٠/٣).

❷ حياة الصحابة (١٦٦/٣)، المنتخب (١٤٤/٥).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استفسار کیا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! مجھ کو خدا نے اسلام کی ہدایت دی ہے اور میں سفر کر کے یہاں آیا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ نماز میں کعبہ کی طرف پشت کر کے نہ پڑھوں، میرے ساتھی اس بات کے خلاف ہیں۔ اب آپ ﷺ کیا حکم دیتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''کچھ دِن اور صبر کر لو، اُمید ہے کہ قبلہ یہی ہو جائے گا''۔ ❶

اس وقت حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمانِ نبوی ﷺ کے مطابق بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی۔

ایام تشریق میں بیعت کا وعدہ ہوا، آپ ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ عقبہ تشریف لائے، اور فرمایا:

''تم سے اس شرط پر بیعت لیتا ہوں کہ میری اس طرح حفاظت کرو گے جس طرح تم اپنی عورتوں اور بچوں کی حفاظت کرتے ہو''۔ ❷

ہم ہر حال میں آپ کے ساتھ ہیں:

تو اس وقت براء رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر کہا:

''اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق و صداقت کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! ہم اپنی جانوں کی طرح آپ ﷺ کی حفاظت کریں گے۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ہم سے بیعت لے لیجیے۔ اللہ کی قسم! ہم ایک مسلح جماعت ہیں اور ہم نے ہتھیار اَبًا عَنْ جَدٍّ وراثت میں پائے ہیں''۔

یہ کہہ کر آپ ﷺ سے بیعت کی۔ پھر تمام مجمع بیعت کے لیے آگے بڑھا۔

بیعت کے بعد نقباء کا انتخاب ہوا تو براء رضی اللہ عنہ بنو سلمہ کے نقیب بنائے گئے۔

ذی الحجہ میں بیعت کی تھی۔ اس کے دو مہینے بعد صفر میں براء رضی اللہ عنہ انتقال کر گئے۔ وفات کے وقت انہوں نے وصیت کی کہ مجھ کو قبر میں قبلہ رُخ رکھنا اور میرا ثلث

❶ السیوطی فی الجامع الکبیر (۲/۵۹۳).

❷ فتح الباری (۱/۶۶) (۷/۲۲۱) والهیثمی فی الزوائد (۶/۴۷).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مال رسول اللہ ﷺ کی رائے پر ہے، جس مصرف میں چاہیں صرف کریں۔ یہ ہجرت سے ایک مہینہ قبل کا واقعہ ہے۔

جب آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر حضرت براء رضی اللہ عنہ کی قبر پر آئے اور چار تکبیروں سے نماز جنازہ پڑھی اور جس مال کے متعلق براء رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی اسے قبول فرما کر پھر ان کے لڑکے کو واپس دے دیا۔

براء رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا بشر رضی اللہ عنہ بھی تھا جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ خیبر میں زہر آلودہ گوشت کھا لیا تھا، جس کے اثر سے وہ بھی انتقال کر گئے تھے۔ ❶

آل ابی اوفی کے لیے دُعا

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب کوئی قوم اپنی زکوٰۃ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی تو آپ ان کے لیے دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ! آج فلاں کو خیر و برکت عطا فرما۔ میرے والد بھی اپنی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ أَبِيْ أَوْفٰى». ❷

''اے اللہ! آل ابی اوفی کو خیر و برکت عطا فرما''۔

فائدہ: علقمہ بن خالد بن حارث بن ابی اسید بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم بن اقصیٰ۔

ان کے دو نام: علقمہ اور عبداللہ ہیں۔

ابو معاویہ کنیت ہے اور ابن ابی اوفی کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔

انہوں نے صلح حدیبیہ سے قبل اسلام قبول کیا۔ حدیبیہ میں آپ ﷺ کے ہمرکاب تھے۔ بیعت رضوان میں شرف جانثاری حاصل کیا۔ حدیبیہ کے بعد غزوہ خیبر

❶ اسد الغابة (١/٣٦٤) (٣٩٢) وطبقات ابن سعد (٣/٢/١٤٦) والتاريخ الصغير (١/٢٠) الجرح والتعديل (٢/٣٩٩) و كنز العمال (١٣/٢٩٤) والإصابة (ت/٦٢٢) والاستيعاب (ت/١٧١) وشذرات الذهب (١/٩) والعبر (١/٣) والاستيعاب (٢/١٤).

❷ بخاري، الزكاة، باب صلاة الإمام و دعائه لصاحب الصدقة (١٤٩٧) ومسلم (١٠٧٨) ابوداؤد (١٥٩٠) و ابن ماجه (١٧٩٦) والنسائي (٥/٣١) والبيهقي (٤/١٥٤).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا۔ سب سے پہلے میدانِ جنگ میں اترے۔ پھر حنین میں دادِ شجاعت دی۔ ہاتھوں میں کاری زخم لگا جس کا نشان برسوں بعد تک رہا۔ اسلام کی مدافعت میں سات جنگوں میں شرکت کی۔

عہد نبوی میں تو مدینہ ہی میں آباد رہے لیکن رسول اللہ ﷺ کے بعد جب کوفہ آباد ہوا تو وہیں چلے گئے اور قبیلہ اسلم کے محلّہ میں گھر بنا لیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں جب خارجیوں نے سر اٹھایا تو ان کی سرکوبی میں یہ پیش پیش رہے۔

چونکہ قبول اسلام کے بعد اکثر اوقات یہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ میں ہی رہے، اس لیے ان سے بہت سی احادیث مروی ہیں۔ بعض کے نزدیک ان کی مرویات کی تعداد (۹۹۵) ہے جن میں سے دس متفق علیہ اور (۵) میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور ایک میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہیں۔

اور یہ اپنے معاصرین میں علمی اعتبار سے مسلّم تھے۔ مختلف فیہ مسائل میں لوگ عموماً ان کی طرف رجوع کرتے تھے۔

نیز جب یہ زکوٰۃ لے کر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دُعا فرمائی تھی جس کی بدولت اللہ کی خاص رحمت ان پر سایہ فگن رہتی تھی۔

متبع رسول ﷺ:

ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کسی موقع پر بھی رسول اللہ ﷺ کے فرمان کو پس پشت نہیں ڈالتے تھے۔

ان کی بیٹی کا انتقال ہو گیا جس پر لوگوں (عورتوں) نے رونا پیٹنا شروع کر دیا تو ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سخت ناراض ہوئے اور ڈانٹ ڈپٹ کی اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ ہاں! آنسو بہا سکتی ہو۔ اس کے بعد مسنون نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا، رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ دور بنی امیہ تک زندہ رہے۔ آخری عمر میں نابینے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے تھے۔ ۸۶ھ یا ۸۸ھ میں کوفہ میں وفات پائی اور یہ بصرہ میں انتقال کرنے والے آخری صحابی رضی اللہ عنہ تھے۔ ❶

سیدنا ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت کرتے ہوئے دُعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ».

''اے اللہ! ولید بن ولید کو (کفار کے ظلم سے) نجات عطا فرما''۔

«اَللّٰهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ». ❷

''اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات عطا فرما''۔

فائدہ: حضرت ولید بن ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم مشہور صحابی خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ بدر میں قیدی بن کر آئے۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ انہیں چار ہزار فدیہ دے کر چھڑا لے گئے۔ راستہ سے بھاگ کر واپس آئے اور اسلام قبول کر لیا۔ پھر واپس مکہ چلے گئے۔ انہوں نے انہیں قید کر لیا اور طرح طرح کے مظالم ڈھانے لگے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی تو انہوں نے صید محسن سے موقعہ پا کر راہِ فرار اختیار کر لی اور مدینہ پہنچے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیاش اور سلمہ رضی اللہ عنہما کا حال دریافت کیا جو ان کے ساتھ قید تھے۔ عرض کیا: ان پر بہت سختیاں ہو رہی ہیں۔ ایک بیڑی میں دونوں کے پیر ڈال دیئے گئے ہیں۔ فرمایا: تم واپس جاؤ، وہاں کا لوہار اسلام قبول کر چکا ہے، اس کے یہاں ٹھہرو اور قریش سے آنکھ بچا کر خفیہ عیاش اور سلمہ رضی اللہ عنہما کے پاس پہنچو اور ان سے کہو کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرستادہ ہوں، میرے ساتھ نکلو۔

---

❶ مسند احمد (۳۵٤/٤) (۳۵۳/٤) وطبقات ابن سعد (۳٦/۲/٤). بخاری، المغازی، باب قول الله تعالٰی و یوم حنین. و فی الصوم، باب متی یحل فطر الصائم، والحاکم (۷۵۷/۳) و تهذیب الکمال ص (۱۹۱) مسند احمد (۳۵٦/٤) و ابوداؤد، الجهاد، باب کراهیة التمنی لقاء العدو.

❷ صحیح بخاری، الدعوات، باب الدعاء علی المشرکین (٦۳۹۳) و مسلم (۱۵۳۹) والنسائی ۱۰۷۲، و ابن ماجه (۱۲٤٤) و تحفة الأشراف (۱۳۱۳۲).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس فرمان کے مطابق یہ مکہ پہنچے اور عیاش وسلمہ رضی اللہ عنہما سے مل کر ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیام سنایا۔ یہ دونوں نکل کر ساتھ ہو گئے۔ قریش کو خبر ہوئی تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو لے کر تعاقب کیا۔ مگر ناکام رہے اور یہ مختصر سا قافلہ بخیر وخوبی پہنچ گیا۔

ولید بن ولید کا انتقال ۸ھ میں ہو گیا۔

(۲) حضرت سلمہ بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ القرشی ابوجہل کے بھائی تھے۔ والدہ کا نام ضباعہ تھا۔

یہ بھی دعوت اسلام کے ابتدائی ایام میں مسلمان ہوئے۔ پہلے حبشہ چلے گئے لیکن کچھ دن بعد مکہ کے اسلام کی غلط خبر سن کر واپس لوٹ آئے جس پر ابوجہل نے انہیں قید کر لیا اور طرح طرح کے مصائب میں مبتلا کرنے لگا۔ آخر کار ان سے نجات پا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ چلے گئے۔

عہد صدیقی میں شام کی فوج کشی میں شریک ہوئے۔ اسی سلسلہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ۱۴ھ میں مرج روم کے معرکہ میں شہید ہو گئے۔ ❶

سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت تشریف لائے تو اس وقت ان کی آنکھ کھلی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بند کر دیا۔ پھر فرمایا: ''بلاشبہ جب روح قبض کر لی جاتی ہے تو نظر اس کا پیچھا کرتی ہے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ

---

❶ الاستیعاب (۲/۶۱۹) و ابن سعد (۴/۹۷ ـ ۹۸) و اسد الغابة (۵/۹۳) (۲/۳۴۱) و مستدرك حاكم (۳/۲۵۲) الاصابة (۳/۱۲۰).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَهُ فِي قَبْرِهِ وَ نَوِّرْ لَهُ فِيهِ». ❶

''اے اللہ! ابوسلمہ کو بخش دے، اس کے درجہ کو ہدایت یافتہ لوگوں میں بلند فرما، اس کے باقی ماندہ لوگوں کی نگرانی فرما، اے جہانوں کے پروردگار! ہمیں اور اسے بخش دے اس کی قبر اس کے لیے کشادہ اور منور فرما دے''۔

فائدہ: حضرت ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد بن ہول بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم القرشی۔ آپ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں، کیونکہ ان کی والدہ برہ بنت عبدالمطلب آپ ﷺ کی پھوپھی ہیں۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت عبیدہ بن حارث اور ارقم بن ابی ارقم، حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم سب ایک ساتھ ایمان لائے تھے۔

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دو بار ہجرت حبشہ میں شریک ہوئے اور پھر مدینہ تشریف لے آئے۔

آپ ﷺ نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو سعد بن خیثمہ انصاری سے مواخات کرا دی اور مستقل سکونت کے لیے ایک قطعہ زمین مرحمت فرمایا۔

غزوہ بدر میں شریک ہوئے، غزوہ اُحد میں ابواسامہ جشمی کا ایک تیر انہیں آ لگا جن کی تاب نہ لاتے ہوئے آخر کار ۳ جمادی الآخر ۴ھ میں واصل بحق ہوئے۔

چند دن بیمار بھی رہے، اُن ایام میں رسول اللہ ﷺ ان کی عیادت کے لیے اکثر آیا کرتے تھے۔ ❷

---

❶ صحيح مسلم، الجنائز، باب إغماض الميت والدعاء له إذا حضر (٩٢٠) (٢١٣٠)، ابوداود (٣١١٨) و ابن ماجه (١٤٥٤) و ابن حبان (٧٠٤١) والترمذي (٩٧٧) والبيهقي (٣٨٤/٣) والطبراني في الكبير (٧١٢/٢٣).

❷ اسد الغابة (٢٨١/٥)، فتح الباري (٢٠٣/٧)، ابن سعد (١٧١/٣).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت ابوقتادہ حارث بن ربعی رضی اللہ عنہ نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہرہ دیا۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی:

«اَللّٰھُمَّ احْفَظْ أَبَا قَتَادَةَ كَمَا حَفِظَ نَبِيَّكَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ». ❶

''اے اللہ! ابوقتادہ (رضی اللہ عنہ) کی حفاظت فرما، جس طرح انہوں نے اس رات تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی''۔

ایک روایت میں ہے کہ مشرکین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا پس میں سوار ہوا اور انہیں پا کر شکست دے دی اور مسعدہ کو قتل کر دیا۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو ان کا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهُ»، ثَلَاثًا. ❷

''اے اللہ! اسے بخش دے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تین بار ارشاد فرمایا۔

اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسعدہ کا سلب شدہ مال بھی مجھے دے دیا۔

فائدہ: ابوقتادہ حارث بن ربعی بن بلامہ بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ بن زید بن جشم بن خزرج انصاری قبیلہ خزرج کے خاندان سلمہ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کی والدہ کبشہ بنت مظہر بن حرام تھیں۔

عقبہ ثانیہ کے بعد اسلام لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مختلف غزوات میں شریک ہوئے۔ مثلاً: اُحد، خندق وغیرہ۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر کے چند غطفانی چرواہوں نے

---

❶ مجمع الزوائد (۳۹۲/۹) (۱۵۷۶۹) والطبرانی فی الصغیر (۱۵۲/۲) وکنز العمال (۳۳۲۵۵) وجمع الجوامع (۹۹۶۵) و تاریخ بغداد (۴۴۰/۱۴).

❷ مجمع الزوائد (۳۹۲/۹) (۱۵۷۷۰) والطبرانی فی الکبیر (۲۷۰/۳) وکنز العمال (۳۷۵۷۷) والطبرانی فی الصغیر (۱۵۲/۲) و مصنف عبدالرزاق (۲۰۵۳۸).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اونٹوں کو اپنے قبضے میں کر لیا تو سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے رباح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدد طلب کرنے کے لیے بھیجا اور خود ان کے پیچھے لگ گئے۔ پھر تھوڑی دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے پیچھے تین سوار بھیجے۔ اخرام اسدی، ابوقتادہ انصاری اور مقداد کندی رضی اللہ عنہم۔

غطفانی چرواہوں نے جب ان تین چار سواروں کو دیکھا تو فرار ہو گئے لیکن اخرام کو شوق شہادت دامنگیر تھا۔ غطفانیوں کے پیچھے ہو لیے۔ آگے بڑھ کر ان میں اور عبدالرحمٰن غطفانی میں مقابلہ ہو گیا اور اخرم شہید ہو گئے۔ عبدالرحمٰن ان کا گھوڑا لے جانا چاہتا تھا کہ ابوقتادہ پہنچ گئے اور بڑھ کر نیزے کا وار کیا اور عبدالرحمٰن کا قصہ بھی پاک ہو گیا۔ یہاں سے لوٹے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصہ سن کر فرمایا:

«كَانَ خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُوقَتَادَةَ». ❶

''آج ابوقتادہ بہترین سوار تھے''۔

آپ رضی اللہ عنہ سے بہت سی احادیث بھی مروی ہیں۔ بعض نے ان کی تعداد ۱۷۰ بتائی ہے۔ تاہم روایت حدیث میں بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے۔

آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ۵۰ھ اور ۶۰ھ کے درمیان ہوئی۔ ❷

سیدنا عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ کے لیے دعا

غزوہ خیبر میں کسی نے حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ سے حدیث سنانے کی فرمائش کی تو انہوں نے یہ اشعار سنائے:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

❶ صحیح مسلم، کتاب الجهاد والسير، باب غزوة ذي قرد وغيرها (۱۰۱/۲).

❷ تقریب التهذیب (۸۳۱) و تهذیب التهذیب (۲۰۵/۱۱، ت ۸۲۰۸).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاغْفِرْ فِدَاءً لَّكَ مَا أَبْقَيْنَا
وَ ثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَّاقَيْنَا
وَ أَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَبَيْنَا
وَ بِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

''اے اللہ! اگر تو ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ نہ ہم صدقہ کرتے نہ نماز پڑھتے۔ جب تک زندہ رہیں تجھ پر فدا ہوں، ہماری مغفرت فرما اور ہم دشمنوں کے مقابلہ میں اٹھیں تو ہمیں ثابت قدم رکھ۔ اور ہم پر تسلی نازل کر جب ہم فریاد میں پکارے جاتے ہیں تو ہم پہنچ جاتے ہیں۔ لوگوں نے پکار کر ہم سے استغاثہ چاہا ہے''۔

نبی کریم ﷺ نے جب یہ اشعار سنے تو فرمایا کہ یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے خبر دی کہ وہ عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«يَرْحَمُهُ اللّٰهُ». ❶

''اللہ اس پر رحمت نازل فرمائے''۔

فائدہ: عامر ان کا نام اور ان کے باپ کا نام سنان اور دادا کا نام اکوع ہے۔ جبکہ یہ مشہور دادا کی نسبت سے ہیں۔ نسب نامہ، عامر بن سنان بن اکوع بن عبداللہ بن قشیر بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم اسلمی۔

نبی کریم ﷺ نے جب انہیں غزوہ خیبر میں دعا دی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ آپ نے تو انہیں شہادت کا مستحق قرار دے دیا۔ اگر آپ ایسا نہ کرتے تو ان سے مزید فائدہ اٹھاتے۔ پھر یہ خیبر میں ہی شہید ہو گئے۔

نبی کریم ﷺ کبھی کبھار عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ کے اشعار پڑھا کرتے تھے۔

---

❶ صحيح بخاري، المغازي، باب غزوة خيبر (٤١٩٦).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوزید عمرو بن اُخطب رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت ابوزید عمرو بن اُخطب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب کیا، میں پانی لے کر آیا تو اس میں بال تھا۔ میں نے اس بال کو نکال دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دُعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ جَمِّلْهُ».

''اے اللہ! اسے خوبصورت بنا (اور اس کی خوبصورتی کو ہمیشہ باقی رکھ)''۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«جَمَّلَكَ اللّٰهُ».

''اللہ تعالیٰ تجھے خوبصورتی سے نوازے''۔

اور پھر (۹۴) سال کی عمر تک دیکھا گیا کہ اس کے بالوں میں کوئی بھی سفید بال نہ تھا۔ [1]

فائدہ: حضرت ابوزید عمرو بن اخطب بن رفاعہ بن محمود بن بیسر بن عبداللہ بن صیف بن یعمر بن عدی بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر ماء السماء اگرچہ عدی ابن ثعلبہ کی اولاد تھے مگر اس کے برادر خزرج کی نسل سے مشہور ہوئے اور عرب میں یہ کوئی نئی بات نہیں۔

صاحب اسد الغابہ کہتے ہیں:

''عرب میں بسا اوقات چچا کے مشہور ہونے کی وجہ سے بھتیجا بھی اسی کا بیٹا مشہور ہو جاتا ہے''۔

بعض لوگوں نے ان کو حارث بن خزرج کی اولاد بتایا ہے۔

---

[1] مسند احمد (٣٤٠/٤) والطبراني في الكبير (١٨٨/٢٨) (٢٧/١٧) المصنف في زوائد المسند (٣٨٥٧) والبيهقي في دلائل النبوة (٢١٠/٦) (٢١٢/٦) وابونعيم في دلائل النبوة (١٦٤) وعبدالرزاق في المصنف (١٩٤٦٢) والدارمي في الكنى والأسماء (٣٢/١) والحاكم (١٣٩/٤) وابن ابي شيبة (٤٥٧/٨) (٤٣٠/١٠) (٤٩٣/١١) واسناده حسن و ابن سعد في الطبقات (١٨/٧) والنووي في الأذكار (٣٨٢).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریباً ۱۳ غزوات میں شرکت کی۔

عہد نبوت کے بعد انہوں نے بصرہ میں قیام کیا اور یہیں ۱۲۰ سال کی عمر پا کر انتقال کیا۔ ❶

حضرت جُلَیْبیب رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری سے فرمایا کہ اپنی بیٹی کا نکاح جلیبیب سے کر دو، لیکن انہیں ان سے شادی کرنے میں کچھ تردد ہوا۔ لیکن ان کی بیٹی کہنے لگی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم واپس نہ کیجیے۔ اور میں نکاح کے لیے تیار ہوں۔ نکاح ہو گیا۔ پھر ایک غزوہ میں جلیبیت شہید ہو گئے۔ تو ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کی عورتوں میں سے سب سے زیادہ خرچ کرنے والی یہ عورت تھی۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دُعا فرمائی تھی:

«اَللّٰهُمَّ صُبَّ عَلَيْهَا الْخَيْرَ صَبًّا وَ لَا تَجْعَلْ عَيْشَهَا كَدًّا كَدًّا». ❷

"اے اللہ! اس عورت پر خیر و بھلائی اس طرح برسا جس طرح بارش برستی ہے اور اس کی عیش و عشرت کو مشقت میں نہ ڈال"۔

فائدہ: آپ رضی اللہ عنہ انصار کے کسی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا تذکرہ اوپر مذکورہ عورت کی نسبت سے کیا تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی غزوات میں شامل ہوئے، ایک غزوہ میں آپ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سات کو قتل کر کے قتل ہوا۔ یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں"۔

---

❶ اسد الغابة (٢٠٤/٥) و مسند احمد (٢٤٠/٥).

❷ مسند احمد (٤٢٢/٤) المصنف في زوائد المسند (٣٨٤٠) (٣٨٤١) و ابن كثير في التفسير (٤١٨/٦) والبغوى في شرح السنة (١٩٧/١٤) و مجمع الزوائد (٤٥٠/٩) (١٥٩٧٧) والاستيعاب (١٠٠/١).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جلیبیب رضی اللہ عنہ کی لاش کو اپنے ہاتھ سے اٹھا کر لائے، قبر کھدوا کر دفن کیا اور غسل نہیں دیا۔ ❶

سیدنا خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام ''ظہران'' میں ٹھہرے، میں اپنے خیمہ سے باہر نکلا تو دیکھا چند عورتیں باتیں کر رہی ہیں۔ انہوں نے مجھے تعجب میں ڈال دیا۔ میں واپس گیا اور خیمہ سے حلہ نکالا اور اس کو پہن کر ان عورتوں کے ساتھ بیٹھ گیا (پردہ کے احکام سے پہلے کی بات ہے)۔

اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور فرمایا: ''اے ابوعبداللہ!'' جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو ڈر گیا اور میرا دماغ گھول گیا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اصل میں میرا اونٹ بدک گیا تھا، اس کے لیے رسی ڈھونڈ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چل دیے۔ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہولیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر مبارک میرے اوپر ڈال دی اور خود پیلو کے درخت میں گھس گئے۔ گویا کہ اب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک کا منظر میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک سے پانی بہہ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوعبداللہ! اس اونٹ کے بدکنے نے کیا کیا؟'' پھر ہم نے وہاں سے کوچ کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی راستہ میں ملتے، یہی فرماتے: ''اے ابوعبداللہ! السلام علیکم۔ اس اونٹ کے بدکنے نے کیا کیا؟'' جب میں نے یہ صورت حال دیکھی تو جلدی سے مدینہ آ گیا اور مسجد نبوی اور مجالس نبوی سے دور رہنے لگا۔ جب یہ اجتناب طول پکڑ گیا تو پھر میں نے مسجد نبوی کی خلوت میں ایک وقت مقرر کر لیا۔

چنانچہ ایک دن میں مسجد نبوی میں گیا اور نماز پڑھ رہا تھا کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی حجرہ سے نکلے اور آ کر مختصر دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے اس امید پر کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل جلیبیب (۳٤۷/۲).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چلے جائیں گے، نماز لمبی کر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوعبداللہ! جتنی چاہو نماز طویل کرلو، جب تک تم فارغ نہیں ہوتے میں کھڑا ہوں''۔ میں نے اپنے دِل میں کہا: ''اللہ کی قسم! میں آج ضرور آپ ﷺ سے معذرت کرلوں گا''۔

جب میں نماز سے فارغ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''السلام علیکم! ابوعبداللہ! اس اونٹ کے بدکنے نے کیا کیا؟'' میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، جب سے میں مسلمان ہوا ہوں تب سے میرا اونٹ نہیں بدکا''۔ پھر آپ ﷺ نے میرے لیے دُعا فرمائی:

«رَحِمَكَ اللّٰهُ، رَحِمَكَ اللّٰهُ، رَحِمَكَ اللّٰهُ».

''اللہ تجھ پر رحمت فرمائے، اللہ تجھ پر رحمت فرمائے، اللہ تجھ پر رحمت فرمائے''۔

پھر آپ ﷺ نے کسی موقع پر ایسا کبھی نہیں کہا۔ ❶

فائدہ: حضرت ابوعبداللہ و ابوصالح خوّات بن جبیر بن نعمان بن اُمیہ بن امرؤ القیس (برک) بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ قبیلہ اوس سے تھے۔

ہجرت سے قبل اسلام لائے۔ بدر میں شریک تھے۔ صفراء پہنچ کر پیر میں پتھر لگا۔ آپ ﷺ نے مدینہ واپس کیا اور مجاہدین کے ساتھ غنیمت میں حصہ لگایا۔ اُحد اور باقی غزوات میں شرکت کی۔ جناب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خانہ جنگیوں میں صفین میں شریک تھے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا یہ حکیمانہ قول نقل کیا ہے:

''دِن کے پہلے حصہ میں سونا بے تمیزی، درمیانی حصے میں سونا مناسب اور آخری حصہ میں سونا بے وقوفی ہے''۔

نہایت شجاع تھے۔ آپ ﷺ نے ان کو اپنا سوار بنایا تھا۔

زندہ دلی کا یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کو جا رہے تھے۔ حضرت ابوعبیدہ اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم بھی ساتھ تھے۔ لوگوں نے فرمائش

---

❶ مجمع الزوائد (۹/۴۹۵)، المناقب، باب ما جاء في خوّات بن جبیر رضی اللہ عنہ (۱۶۱۰۵). والطبراني في الکبیر (۴۱۴۶) إسناده صحیح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی کہ ضرار کے اشعار گاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں! اپنے شعر سنائیں۔ چنانچہ تمام رات گاتے رہے۔ سپیدۂ سحر نمودار ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خوات بس کرو۔ اب صبح ہوگئی ہے۔

۴۰ھ میں بمقام مدینہ انتقال کیا۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر ۷۴ سال تھی۔ ❶

سیدنا عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جنگ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قتال کر رہا تھا کہ میرے چہرے پر ایک تیر آ لگا جس کے سبب میرا چہرہ، داڑھی اور سارا سینہ خون آلود ہوگیا۔

«وَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ دَعَا لِيْ».

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ (میرے سینے پر) پھیرا اور پھر میرے لیے دُعا فرمائی''۔

حضرت حشرج کہتے ہیں کہ جب عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو انہیں ہم نے غسل دیا تو دیکھا کہ سینے پر جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا تھا، وہاں سفیدی چمک رہی تھی۔ ❷

فائدہ: حضرت ابوہبیرہ عائذ بن عمرو بن بلال بن عبید بن یزید بن رواحہ بن ربیعہ بن عدی بن عامر بن ثعلبہ بن ثور بن ہدم مزنی۔

ہجرت کے ابتدائی دنوں میں مشرف باسلام ہوئے۔ صلح حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے۔ بیعت رضوان کے شرف سے بھی مشرف ہوئے۔ ❸

بصرہ میں سکونت اختیار کی ہوئی تھی۔ ان سے سات حدیثیں مروی ہیں۔ ان

---

❶ اسد الغابة (۲/۲۱۶) والاصابة (۲/۱۴۳).

❷ مجمع الزوائد (۹/۵۰۸). المناقب، باب ما جاء فی عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ (۱۶۱۵۶).
والطبرانی فی الکبیر (۱۸/۲۰ ـ ۲۱).

❸ اسد الغابة (۳/۹۸).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں سے ایک متفق علیہ ہے۔ ❶

یزید کے عہد حکومت میں بصرہ میں وفات پائی۔ ان کی وفات کے زمانہ میں عبیداللہ بصرہ کا گورنر تھا۔ دستور تھا کہ ممتاز اشخاص کی نمازِ جنازہ والی (گورنر) پڑھایا کرتے تھے۔ عائذ کو اس کا نماز جنازہ پڑھانا منظور نہ تھا۔ اس لیے وہ ایک صحابی حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھانے لیے نکلا تو راستہ میں اس کو عائذ کی وصیت معلوم ہوئی، اس لیے کچھ دور جنازہ کی مشایعت کر کے لوٹ گیا۔ ❷

سیدنا طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت حصین بن وحوح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰھُمَّ اِلْقَ طَلْحَةَ یَضْحَكُ اِلَیْكَ وَ تَضْحَكُ اِلَیْهِ». ❸

''اے اللہ! تو ملاقات کر طلحہ سے، وہ تیری طرف سے خوش ہو اور تو اس کی طرف سے خوش ہو''۔

فائدہ: حضرت طلحہ بن براء بن عمیر بن وبرہ بن ثعلبہ۔ قبیلہ عمرو بن عوف کے حلیف اور خاندان بلی سے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ آمد پر تشریف لائے اور اسلام قبول کیا اور کہا حکم کریں، ہر بات کے لیے سر تسلیم خم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا اپنے والد کو قتل کر دو، وہ اس پر آمادہ ہو گئے۔ جب جانے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''رُک جاؤ، مجھے قطع رحمی کرنے والا بنا کر نہیں مبعوث کیا گیا''۔

عالم شباب ہی میں بیمار پڑے اور انتقال کر گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر بعد میں ملی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر جا کر نماز جنازہ ادا کی اور ساتھ اوپر مذکورہ دُعا دی۔ ❹

---

❶ تهذيب الكمال ص/١٨٦، الاستيعاب ٢/٥٢٠.

❷ ابن سعد ٢٠١/٦، الاصابة ٤١/٤.

❸ الطبراني في الكبير ٧٣/٤، و جمع الجوامع ١٠٣/٢، ٤٢٢٤.

❹ الطبراني في الكبير ٧٣/٤، و سير الصحابة ٢٢١/٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ نماز عشاء کی آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھایا تو قنوت کرنا شروع کی (اور مکہ میں رہ جانے والے کمزور صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے دُعا کی):

«اَللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ». ❶

''اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات عطا فرما''۔

فائدہ: حضرت ابوعبدالرحمٰن عیاش بن ابی ربیعہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم مخزومی، عیاش رضی اللہ عنہ مشہور دشمن اسلام ابوجہل کے ماں جائے بھائی تھے۔ گو عیاش ابوجہل کے بھائی تھے مگر ان کے دِل میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کوٹ کوٹ کر بھری تھی اور قلب کدورتوں سے پاک تھا۔

دعوت اسلام کے ابتدائی ایام ہی میں اسلام قبول کیا۔ جس کی وجہ سے انہیں کئی طرح کی ابتلاء و آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے پہلے ہجرت حبشہ میں شرکت کی پھر مدینہ تشریف لے آئے۔

ابوجہل انہیں ڈھونڈتا ہوا مدینہ آ گیا اور عیاش رضی اللہ عنہ سے کہا کہ والدہ تمہاری جدائی سے سخت بے قرار ہیں اور انہوں نے قسم کھالی ہے کہ جب تک وہ تم کو دوبارہ نہ دیکھ لیں اس وقت تک نہ سر میں تیل ڈالیں گی اور نہ سایہ میں بیٹھیں گی۔ عیاش رضی اللہ عنہ ماں کی یہ حالت سن کر اُن کی محبت میں ابوجہل کے ساتھ مکہ واپس آ گئے۔ یہاں پہنچ کر ابوجہل نے ان کو قید کر دیا۔ اور وہ عرصہ تک اس قید میں گرفتار رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے مسلمان قیدیوں کے ساتھ ان کے لیے بھی دُعا فرماتے جیسا کہ اوپر مذکور ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں فتوحات شام میں مجاہدانہ شریک ہوئے اور ایک روایت کی رو سے اسی سلسلہ میں یرموک یا یمامہ کے معرکہ میں شہید ہوئے۔

---

❶ صحیح بخاري، الدعوات، باب الدعاء علی المشرکین (٦٣٩٣) (٧٩٧) و مسلم (١٥٣٩) و ابن ماجه (١٢٤٤) و تحفة الاشراف (١٣١٣٢) و النسائي (١٠٧٢).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور دوسری روایت کی رو سے شام میں وفات پائی۔ لیکن طبری کے بیان کے مطابق شام سے واپس ہو کر مکہ میں پیوند خاک ہوئے۔ ❶

سیدنا احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کے لیے دُعا

حضرت احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا کہ بنی سلیم کے قبیلے کا ایک شخص مجھ سے کہنے لگا کیا میں آپ کو ایک خوشخبری نہ سناؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، ضرور سنائیے۔ اس پر اس نے کہا: آپ کو یاد ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمہاری قوم بنی سعد کی طرف اسلام کی دعوت کے لیے بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا: ''یہ تو خیر کی دعوت ہے اور میں اسے اچھا سمجھتا ہوں''۔ تو میں نے واپسی پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سارا واقعہ عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ».

''اے اللہ! احنف بن قیس کی بخشش فرما''۔

اس پر حضرت احنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مجھے اپنی مغفرت کے سلسلے میں یہ دُعا سب سے زیادہ اُمید دلانے والی ہے''۔ ❷

فائدہ: حضرت احنف بن قیس بن معاویہ بن حصین تمیمی سعدی۔ آپ کی کنیت ابو بحر ہے۔ آپ کا اصل نام ضحاک یا صخر ہے جبکہ احنف آپ کا لقب ہے۔

احنف اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کے پاؤں میں ذرا ٹیڑھا پن ہو کہ چلتے ہوئے دونوں پاؤں کے انگوٹھے آپس میں ٹکراتے ہوں۔ کہا جاتا ہے کہ پیدائشی طور پر ان کے پاؤں میں خم تھا۔ اسی لیے ان کا لقب احنف مشہور ہو گیا۔ ❸

---

❶ الاستيعاب (٥٠٩/٢) و ابن سعد (٩٥/١/٤) الاصابة (٤٧/٥) و اسد الغابة (١٦١/٤).

❷ مسند احمد (٣٧٢/٥) ابن سعد (٦٦/٧) صفوة الصفوة لابن جوزی (١٩٨/٣) كنز العمال (٣٣١٤٣). حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو کمزور قرار دیا ہے۔ تاريخ ابن عساكر (١٣/٧) والطبرانی فی الكبير (٣٣/٨) والحاكم (٦١٤/٣).

❸ عمدة القاری (٢١١/١).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کبار تابعین رحمہ اللہ میں سے تھے۔ البتہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے مذکورہ دعا غائبانہ طور پر فرمائی تھی۔

حضرت مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ احنف بن قیس کے بھتیجے نے ان کے سامنے ڈاڑھ درد کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: ''چالیس سال ہوگئے، میری ایک آنکھ ضائع ہوگئی ہے، میں نے آج تک کسی کے سامنے اس کا ذکر نہیں کیا''۔ اسی وجہ سے آپ کا حلم ضرب المثل ہے آپ بڑے خوددار اور صابر بھی تھے۔

قبیصہ کہتے ہیں کہ آپ حکمرانوں سے تعلقات کیوں نہیں رکھتے؟ اور ان کے ہاں کیوں نہیں جاتے؟ آپ رحمہ اللہ نے ایک پرانا ٹوٹا ہوا گھڑا نکال کر کہنے والے کے سامنے الٹا دیا۔ وہ کیا دیکھتا ہے کہ اس میں روٹی کے خشک ٹکڑے تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا:

''جو ان خشک ٹکڑوں پر گزارہ کر لیتا ہے، اسے حکام کے دروازوں پر حاضری کی کیا ضرورت ہے؟''

آپ ۶۷ھ میں کوفہ میں انتقال کر گئے۔ [1]

سیدنا عمرو بن الحمق الخزاعی رضی اللہ عنہ کے لیے دعا

حضرت عمرو بن الحمق خزاعی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مشروب پیش کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ مَتِّعْهُ بِشَبَابِهٖ». [2]

''اے اللہ! اس کو اس کی جوانی سے نفع پہنچا''۔

فائدہ: ان کا نسب نامہ یہ ہے: ابن کاھل (بعض روایات میں ابن الکاھن) بن حبیب

---

[1] صفوة الصفوة (٣/ ١٩٨ ـ ١٩٩) تهذيب التهذيب (١/١٦٧).

[2] مجمع الزوائد (٩/١.٥). والمناقب، باب ما جاء في عمرو بن الحمق الخزاعي رضي الله عنه (١٦١٢٩).
اس کی سند میں اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروۃ راوی متروک ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن عمرو بن العتین بن رزاح بن عمرو بن سعد بن کعب الخزاعی۔ ان کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہوا۔ کوفے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے۔ ہر حال میں ان کے ہمراہ رہے اور یہ ان لوگوں میں سے تھے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کر آئے تھے اور ان کی شہادت میں اعانت کی تھی۔ ان کو عبدالرحمٰن ابن ام الحکم نے جزیرے میں قتل کر دیا تھا۔ اور حضرت ہندہ بن خالد الخزاعی بیان کرتے ہیں:

«أَوَّلُ رَأْسٍ أُهْدِيَ فِي الْإِسْلَامِ رَأْسُ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ أُهْدِيَ إِلَى مُعَاوِيَةَ»

''سب سے پہلے جس کا اسلام میں سر ہدیۃً لایا گیا وہ عمرو بن حمق کا سر تھا جو امیر معاویہ کی طرف لایا گیا''۔

اور بعض نے یہ بات بھی کہا ہے کہ انہیں سانپ نے ڈس لیا تھا، جس کی وجہ سے ان کی موت واقع ہوگئی پھر ان کے سر کو کاٹ کر امیر معاویہ کی طرف پیش کیا گیا۔ ❶

سیدنا علی بن شیبان رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دُعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ وَ بَارِكْ عَلٰى عَلِيٍّ». ❷

''اے اللہ! علی بن شیبان پر برکت نازل فرما اور علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) پر بھی برکت نازل فرما''۔

---

❶ الطبقات الكبرى لابن سعد (٢٥/٦) والتاريخ الكبير للبخاري (٢٤٩٩/٦) والجرح والتعديل (١٢٤٨/٦) والاستيعاب (١١٧٣/٣) والإصابة (٥٨١٨/٢) واسد الغابة (١٠٠/٤) و تهذيب التهذيب لابن حجر (٢٣/٨) وتهذيب الكمال (٥٨٠/٧).

❷ مجمع الزوائد (٥٠٣/٩)، المناقب، باب ماجاء في علي بن شيبان (١٦١٣٩)۔ اس کی سند میں چند مجہول راوی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: حضرت علی بن شیبان بن محرز بن عمرو بن عبداللہ بن عمرو بن عبدالعزیٰ بن سحیم بن مرۃ بن الدول بن حنیفہ۔ ان کی کنیت ابویحییٰ ہے یمامہ کے رہنے والے ہیں اور آپ ﷺ کے پاس ایک وفد کے ساتھ تشریف لائے۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں جیسا کہ ان کی ایک روایت زیادہ مشہور ہے جو عبدالرحمٰن ہی کی سند سے ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی۔ ایک آدمی کو آپ ﷺ نے دیکھا، تھوڑی سی نظر گھما کر کہ وہ اپنی پیٹھ رکوع وسجدہ میں سیدھی نہیں کر رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا (جب نماز مکمل کر لی):

«أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ، لَا صَلَاةَ لِامْرِئٍ لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ». [1]

"اے مسلمانو! اس آدمی کی نماز نہیں ہوتی جو اپنی نماز میں رکوع وسجود کے وقت کمر سیدھی نہیں کرتا"۔

سیدنا تلب بن ثعلبہ تمیمی رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت تلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے (اور دُعا کی درخواست کی)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب تک اللہ تعالیٰ سے اجازت نہیں مل جاتی میں تیرے لیے دُعا نہیں کر سکتا"۔ پھر کچھ دیر جتنا اللہ نے چاہا، آپ ٹھہرے رہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسے بلایا اور اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور دُعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلتَّلِبِ وَارْحَمْهُ ...» ثَلَاثًا. [2]

[1] مسند احمد ۵۲۵/۲، والهيثمي في الزوائد (۱۳۲/۲) رجاله ثقات.
ترجمہ علی بن شیبان دیکھنے کے لیے رجوع کریں: الثقات (۲۶۲/۳) تهذيب التهذيب (۳۳۲/۷) والتاريخ الكبير للبخاري (۲۵۹) وطبقات ابن سعد (۶۵) الاصابة (۵۷۰۳) اسد الغابة (۳۷۸۸) والاستيعاب (۱۹۶/۳، ۱۸۷۴) والجرح والتعديل (۱۰۴۳/۶) تهذيب الكمال (۳۱۲/۷) (ت/۴۷۱).

[2] مجمع الزوائد (۴۹۶/۹) المناقب. باب ما جاء في التلب رضی اللہ عنہ (۱۶۱۰۷) والطبراني في الكبير ۱۲۹۸، و ابن سعد في الطبقات (۴۲/۷).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اے اللہ! تلب کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما"۔ آپ ﷺ نے یہ تین بار دُعا کی۔

فائدہ: نسب نامہ یہ ہے: تلب بن ثعلبہ بن ربیعہ بن عطیہ بن اخیف بن کعب بن عنبر بن عمرو بن تمیم بن مُر تمیمی عنبری۔

یہ بصرہ کے رہائشی تھے۔ ان کی کنیت ابوحلقام اور بعض نے ملقام لکھی ہے۔

امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بعض نے تلب کی بجائے ثلب کہا ہے، لیکن درست تلب ہی ہے۔

ان کے بیٹے ھلقام بن تلب اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے لیے استغفار کریں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے مغفرت کی دُعا کی۔ ❶

سیدنا حرملہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حرملہ نامی ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آکر کہنے لگا: "اے اللہ کے رسول ﷺ! زبان کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا، ایمان تو ادھر ہے، پھر دِل کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا نفاق تو ادھر ہے اور میں اللہ کا ذکر تھوڑا سا کرتا ہوں"۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَّهُ لِسَانًا ذَاكِرًا وَّ قَلْبًا شَاكِرًا وَّارْزُقْهُ حُبِّي وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّنِي وَ صَيِّرْ أَمْرَهُ إِلٰى خَيْرٍ». ❷

"اے اللہ! اسے ذکر کرنے والی زبان اور شکر کرنے والا دِل عطا فرما، اور اسے توفیق دے کہ یہ اس سے محبت رکھے جو مجھ سے محبت کرتا ہے اور اس

---

❶ الإصابة (ت/٨٣١) الاستيعاب (ت/٢٤٤) طبقات ابن سعد (٤٢/٧) اسد الغابة (٢١٢/١) تقريب التهذيب (٧٩٦) و قال صحابي له حديث واحد. تهذيب الكمال (١٣٦/٢) (ت/٧٩٧).

❷ مجمع الزوائد (٤٩٦/٩) المناقب. باب ما جاء في حرملة رضي الله عنه (١٦١،٨).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ہر کام میں خیر کو بھر دے۔"

فائدہ: یہ حرملہ مولیٰ اسامہ بن زید بن حارثہ کلبی مدنی ہیں۔ بعض کا بیان ہے کہ یہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے غلام تھے اور بعض نے اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے غلام شمار کیا ہے۔ البتہ ابو حاتم بیان کرتے ہیں کہ اگر حرملہ روایت کریں ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے تو یہ حرملہ مولی زید بن ثابت ہیں۔ اور اگر روایت کریں ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے تو پھر یہ حرملہ مولیٰ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما ہیں۔ ❶

سیدنا قُرّہ مزنی رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت معاویہ بن قرہ مزنی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد محترم سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے اور:

«فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ». ❷

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دُعائے استغفار بھی کی"۔

فائدہ: ان کا نسب نامہ یہ ہے: قرہ بن ایاس بن هلال بن رباب مزنی ابو معاویہ بصری۔ یہ صحابی رسول ہیں اور ایاس بن معاویہ بن قرہ مزنی کے دادا ہیں۔

یہ بصرہ کے رہنے والے تھے۔

امیر معاویہ کے زمانہ میں قرہ مزنی ہزاروں کے لشکر کے ساتھ ازارقہ علاقے کی طرف جنگ کے لیے نکلے تو وہاں ان کو قتل کر دیا گیا تھا۔

پھر عرصہ دراز کے بعد ان کے بیٹے معاویہ نے اپنے باپ کے قاتل کو بھی قتل کر دیا تھا۔ یہ ابن عُبَیس کی جنگ میں ہوا تھا۔

---

❶ طبقات ابن سعد (۲۰۴/۵) التاریخ الکبیر للبخاری. (۲۲۹/۳) تاریخ اسلام (۳۵٦/۳) تهذیب التهذیب لابن حجر (۲۳۱/۲) و قال صدوق من الثالثة.

❷ مسند احمد (۴۳٦/۳)، (۱۹/٤) و فی کشف الاستار (۲۷٤۹) والمصنف فی زوائد المسند (۳۸۷۵)، (۳۸۷٤) مجمع الزوائد (۵۰۲/۹) (۱٦۱۳۲). اس کی سند صحیح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان سے ان کے بیٹے معاویہ کے علاوہ کوئی روایت نہیں کرتا۔ ❶

سیدنا عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا:

«فَمَسَحَ رَأْسِيْ وَ دَعَا لِيْ بِالرِّزْقِ». ❷

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے رزق میں برکت کی دُعا کی''۔

فائدہ: عمرو بن حریث بن عمرو بن عثمان بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم القرشی المخزومی۔ ابوسعید کنیت تھی۔ محمد بن عمرو کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا سے رحلت فرمائی تو اس وقت ان کی عمر بارہ سال تھی۔

ابونعیم کہتے ہیں کہ انہوں نے کوفے میں آباد ہو کر اپنا مکان مسجد کی جانب بنا لیا تھا جو بڑا تھا اور مشہور تھا۔ محمد بن سعد کہتے ہیں کہ جب زیادہ بن ابی سفیان بصرہ چلا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن حریث کو کوفے میں خلیفہ بنا دیا تھا۔

۸۵ھ میں کوفے میں ہی عبدالملک بن مروان کے زمانے میں ان کی وفات ہوئی، اور ان کی اولاد وہیں آباد رہی۔

شیبہ بن عثمان العبدری رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت مصعب بن شیبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد شیبہ رضی اللہ عنہ کے لیے غزوہ حنین کے دِن دعا فرمائی اور سینے پر ہاتھ پھیرا۔ فرمایا:

---

❶ الاستیعاب (۳/۳۴۲) (۲۱۳٤) الثقات (۳/۳٤٦) تقریب التهذیب (۲/۱۲۵) البدایة والنهایة (۸/۲٦۱) التاریخ الصغیر (۱/۱٦۹) والکبیر (۷/۱۸۰) والطبقات (۳۷ـ ۱۷٦).

❷ مجمع الزوائد (۹/٤۹۹)، المناقب. باب ما جاء فی عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ (۱٦۱۲۲).
اس کی سند صحیح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«اَللّٰهُمَّ اهْدِ شَيْبَةَ.... » فَفَصَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا. ❶

''اے اللہ! شیبہ کو ہدایت عطا فرما''۔ آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ (سینہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے) فرمائی۔

فائدہ: ابوعثمان شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ بن عبدالعزیٰ بن عثمان بن عبد دار بن قصی قریشی عبدری جحمی۔ خانہ کعبہ کی کلید برداری ان ہی کے گھر میں تھی۔ ان کے والد عثمان جنگ اُحد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں قتل ہو گئے تھے۔

یہ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے خانہ کعبہ کی تطہیر کے بعد اس کی کنجی عثمان بن طلحہ اور شیبہ کو واپس کر دی اور فرمایا کہ یہ چابی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قیامت تک تمہارے پاس رہے گی۔ جو شخص ان کو تم سے چھینے گا وہ ظالم ہوگا۔

غزوہ حنین میں شیبہ اسلام کی حالت میں شریک ہوئے اور بڑے ثبات واستقلال سے لڑے۔ جب مسلمانوں کی عارضی شکست میں ان کے پاؤں اکھڑ گئے تو اس وقت بھی شیر کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔ امیر معاویہ کے آخر عہد خلافت ۵۹ھ میں وفات پائی۔ ❷

سیدنا عامر بن لقیط رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت عامر بن لقیط عامری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو خوشخبری سنائی کہ میری قوم اسلام لے آئی ہے اور ہم آپ ﷺ کی اطاعت میں جستجو کرنے والے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ كنز العمال ۱۰/۲٤٤، في الغزوات والوفود ۳۰۲۰۵.

❷ الاستيعاب (۱/۶۰۹) واسد الغابة (۳/۷) تهذيب التهذيب (٤/۳۷٦) الجرح والتعديل (٤/۱٤۷۰) والطبقات ۱٤/۲۷۷، سير أعلام النبلاء ۳/۱۲، والاصابة (ت/۳۹٦٤) والبداية (۸/۲۱۳).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ». ❶

''اللہ تجھ میں برکت نازل فرمائے''۔

فائدہ: حضرت عامر بن لقیط رضی اللہ عنہ کے متعلق کتب تراجم وسیر میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے مذکورہ دعا فرمائی تھی۔ ❷

سیدہ جمرہ بنت عبداللہ یربوعی رضی اللہ عنہا کے لیے دُعا

حضرت جمرہ بنت عبداللہ یربوعی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے والد محترم مجھے ساتھ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میری بیٹی کے لیے برکت کی دُعا فرمائیں۔ تو

«فَأَجْلَسَنِي النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي حُجْرِهِ وَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي وَ دَعَالِيْ بِالْبَرَكَةِ». ❸

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی گود میں بٹھایا اور اپنا ہاتھ میرے سر پر پھیرا اور میرے لیے برکت کی دُعا فرمائی''۔

فائدہ: حضرت جمرہ بنت عبداللہ التمیمہ الیربوعیہ۔ محدثین نے انہیں اہل کوفہ میں شمار کیا ہے۔ امام حسن بن سفیان اور ابو یعلی نے اپنی اپنی مسند میں ان کی احادیث کو نقل فرمایا ہے۔ ❹

---

❶ مجمع الزوائد (۴۹۶/۹) المناقب. باب ماجاء فی عامر بن لقیط رضی اللہ عنہ. اس روایت کی سند میں یعلی بن اشدق راوی کذاب ہے۔

❷ مزید دیکھیں: الاصابۃ (ت/۴۴۳۸) تجرید أسماء الصحابۃ (۲۸۷/۱) واسد الغابۃ (۱۳۶/۳، ت/۲۷۲۸).

❸ جامع المسانید والسنن (۳۴۳/۱۵) مجمع الزوائد (۳۱۶/۹) (۱۵۴۴۴) والطبرانی فی الکبیر (۲۴/ ۲۰۹ _ ۲۱۰) اس کی سند میں یحیٰی الحمانی راوی ضعیف ہے۔

❹ اسد الغابۃ (ت/۶۸۰۲) تجرید أسماء الصحابۃ (۲۵۵/۲) الثقات (۶۷/۳) الاصابۃ (ت/۱۰۹۸۲) الاستیعاب (ت/۳۳۱۹).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا سعد بن تمیم رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت سعد یعنی ابن تمیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے بیٹے کہاں ہیں؟'' میں نے کہا ادھر ہی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انہیں میرے پاس لے کر آؤ''۔ کہتے ہیں میں گھر گیا اور انہیں صاف سفید کپڑے پہنا کر لے کر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُعِيْذُهُمْ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالضَّلَالَةِ وَالْفَقْرِ الَّذِيْ يُصِيْبُ بَنِيْ آدَمَ». ❶

''اے اللہ! میں ان کو کفر وضلالت اور اس فقر سے آپ کی پناہ میں دیتا ہوں جو فقر اولادِ آدم کو مصیبت میں ڈال دیتا ہے''۔

فائدہ: حضرت سعد بن تمیم السکونی الاشعری جلیل القدر صحابی رسول ہیں۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ دمشق کے باسی تھے، بلکہ دمشق کی مرکزی مسجد کے امام اور خطیب تھے۔ ان سے کئی ایک روایات مروی ہیں۔ اور وہ تمام ان کے بیٹے بلال سے ہیں۔ ❷

سیدنا محمد بن حاطب رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا

حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں اور میری والدہ حبشہ سے آئے جب میرے والد محترم ابو حاطب وفات پا گئے میری والدہ نے کہا: ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ محمد بن حاطب ہیں، اس کا ایک ہاتھ آگ سے جل گیا ہے، اس کے لیے دُعا فرمائیں''۔ تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دُعا کی، فرماتے ہیں:

---

❶ مجمع الزوائد (۹/ ۵۱۰) المناقب، باب ما جاء في سعيد بن تميم و ابنه رضی اللہ عنہ، ۱۶۱۶۵، والطبرانی فی الکبیر (۵۴۹۲)، (۵۴۶۱). اس کی سند حسن درجہ کی ہے۔

❷ الثقات، ۳/ ۱۵۳، الاصابة (۳۱۳۸/)، الاستيعاب (ت/ ۹۲۵) واسد الغابة (ت/ ۱۹۷۲).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"مَسَحَ عَلٰی رَأْسِیْ وَ دَعَا لِیْ بِالْبَرَکَةِ وَ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ". ❶

"آپ ﷺ نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا اور میرے اور میری اولاد کے لیے دعائے برکت فرمائی"۔

فائدہ: حضرت محمد بن حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب القرشی جمحی۔ سب سے پہلے وہ انسان ہیں جن کا نام اسلام میں "محمد" رکھا گیا تھا۔ ان کے والد محترم نے حبشہ کی ہجرت کی تو یہ اس وقت ساتھ تھے اور بچے تھے۔

بخاری وغیرہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی جو عموماً مریض کو دی جاتی ہے (مثلاً اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ) اور محمد بن حاطب کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے اٹھتے ہی میں درست ہو گیا تھا۔

ابونعیم نے کہا کہ انہوں نے عبدالملک بن مروان کے دور میں کوفہ میں ۸۶ھ کو وفات پائی۔ ❷

سیدنا یاسر بن سوید جہنی رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت یاسر بن سوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں رسول اللہ ﷺ نے کسی غزوہ میں روانہ کیا اور پیچھے ان کی اہلیہ حاملہ تھیں۔ چنانچہ ان کی اہلیہ کے ہاں ایک بچے کی ولادت ہوئی۔ وہ لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ بچہ پیدا ہوا ہے اور اس کے والد کسی لشکر کے ساتھ میدان قتال میں ہیں۔ آپ ﷺ اس کا نام رکھ دیں۔ آپ ﷺ نے اسے گودی میں لیا اور اس پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا:

---

❶ مجمع الزوائد (۵۱۲/۹) مناقب. باب ما جاء فی محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ (۱۶۱۷۱) والطبرانی فی الکبیر (۲۳۹/۱۹).

❷ بخاری (۱۵۷/۷) و مسلم. السلام (٤٦) ابوداؤد (۳۸۸۳) و ابن ماجہ (۱٦۱۹) اسد الغابة (ت/٤٧١٧) التاریخ الکبیر (۱۷/۱) مجمع الزوائد (٤١٥/۹).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«اَللّٰهُمَّ كَثِّرْ رِجَالَهُمْ وَ أَقِلَّ آثَامَهُمْ وَلَا تُحْوِجْهُمْ وَلَا أَحَدًا مِنْهُمْ خَصَاصَةً».

’’اے اللہ! ان کی اولاد میں اضافہ فرما اور ان کے گناہوں کو کم کر دے اور ان کو محتاج نہ بنا اور ان میں سے کسی کو تنگی اور فقر و فاقہ کا زمانہ نہ دکھا‘‘۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی والدہ سے کہا کہ اس کا نام ’’مسرع‘‘ رکھ دو، چونکہ اس نے اسلام لانے میں جلدی کی اس لیے اس کا نام مسرع بن یاسر ہے۔ ❶

فائدہ: حضرت یاسر بن سوید جہنی رضی اللہ عنہ عظیم صحابی رسول تھے۔ ان سے ان کی اولاد روایات روایت کرتی ہے۔ جبکہ ان کے متعلق کچھ جرح وارد نہیں ہوئی۔ ❷

سیدنا ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت ابیض بن حمّال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے چہرے پر خارش کے دانے تھے جو ان کی ناک تک پہنچے ہوئے تھے:

«فَدَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَمَسَحَ عَلَى وَجْهِهِ». ❸

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعا دی اور ان کے چہرے پر اپنا ہاتھ پھیرا‘‘۔

تو شام ہونے سے پہلے تمام خشکی ختم ہو گئی تھی۔

فائدہ: حضرت ابیض بن حمّال بن مرثد بن ذی لُحیان ہمدانی۔ ان کا جاہلیت میں نام اسود تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام تبدیل کر کے ابیض رکھ دیا تھا۔

ان سے کئی ایک احادیث مروی ہیں، انہیں اہل یمن میں شمار کیا جاتا ہے۔ ❹

---

❶ مجمع الزوائد (۵۰۹/۹)، المناقب. باب ماجاء في ياسر و ابنه مسرع الجهني رضي الله عنه (۱۶۱۶۲)، والطبراني في الكبير ۲۲۷/۲۲، و كنز العمال (۳۳۶۶۶) و جمع الجوامع (۱۰۰۲۵).

❷ أسد الغابة (ت/۵۵۰۲)، الثقات (۴۴۸/۳) الاصابة (ت/۹۲۳۱).

❸ مجمع الزوائد (۵۰۸/۹)، المناقب. باب ما جاء في أبيض بن حمّال رضي الله عنه (۱۶۱۵۵) والطبراني في الكبير (۸۱۲) و رجاله ثقات و ثقهم ابن حبان.

❹ الاصابة (ت/۱۹)، والاستيعاب (۱۴۳) و تهذيب التهذيب (۱۸۸/۱) واسد الغابة (ت/۲۲) الإكمال (۵۴۴/۲).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور ان پر یمن کے دو حُلّے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ضمرہ! کیا یہ تیرے حلے تجھے جنت میں لے جائیں گے؟'' تو ضمرہ نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ میرے لیے استغفار کریں تو میں ان کو بیٹھنے سے پہلے ہی اتار دوں گا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِضَمُرَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ».

''اے اللہ! ضمرہ بن ثعلبہ (رضی اللہ عنہ) کی مغفرت فرما''۔

تو ضمرہ رضی اللہ عنہ جلدی سے گئے اور دونوں حُلّوں کو اُتار آئے۔ ❶

فائدہ: حضرت ضمرہ بن ثعلبہ البھزی السلمی رضی اللہ عنہ۔ شام کے رہنے والے عظیم صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ان سے دو احادیث مشہور ہیں ایک یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم ہمیشہ بھلائی میں رہو گے جب تک حسد نہیں کرو گے''۔ ❷

اور دوسری یہ کہ ضمرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لیے شہادت کی دُعا فرمائیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحَرِّمُ دَمَ ابْنِ ثَعْلَبَةَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ».

''اے اللہ! میں ابن ثعلبہ کے خون کو مشرکین پر حرام سمجھتا ہوں''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''ہمارے زمانے میں وہ مشرکین کی صفوں کو چیرتے ہوئے گزر جاتے اور پھر

---

❶ الطبرانی فی الکبیر (۱۷/۲۷) والمصنف فی زوائد المسند (۳۸۵۹) وابن سعد فی الطبقات الکبری (۷/۱۸) والنووی فی الأذکار (۲۸۲) و مسند احمد (۴/۳۳۹).

❷ الطبرانی فی الکبیر (۸/۳۰۹).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوٹ آتے (اور انہیں کچھ نہ ہوتا)‘‘۔ ❶

سیدنا ہرماس بن زیاد رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا

حضرت ہرماس بن زیاد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے۔ میں بھی ساتھ تھا۔ تو والد محترم نے کہا:

«اُدْعُ اللّٰهَ لِيْ وَ لِابْنِيْ. قَالَ فَمَسَحَ رَأْسِيْ وَ بَايَعَهٗ عَلَى الْإِسْلَامِ». ❷

’’میرے اور میرے بیٹے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجیے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور زیاد رضی اللہ عنہ کے ساتھ اسلام پر بیعت کی‘‘۔

فائدہ: حضرت ہرماس بن زیاد بن مالک بن عمرو بن عامر بن ثعلبہ باہلی بصرہ کے رہنے والے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی۔ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی اونٹنی عضباء پر دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔

نیز فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بیعت کرنے کے لیے بڑھایا اور میں بچہ تھا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیعت نہ کی۔ ❸

سیدنا حشرج رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت اسحاق ابو حارث بیان کرتے ہیں:

«رَأَيْتُ حَشْرَجَ رَجُلًا أَخَذَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَوَضَعَهٗ فِيْ حُجْرِهٖ

---

❶ الطبرانی فی الکبیر ۲۶۹/۸، اسد الغابۃ (ت/۲۵۷۱)، الاستیعاب (ت/۱۲۶۱)، الاصابۃ (ت/۴۱۸۵).

❷ مجمع الزوائد (۵۴/۹) المناقب۔ باب ما جاء فی الھرماس بن زیاد رضی اللہ عنہما (۱۶۱۴۱) والطبرانی فی الاوسط (۳۸۳۵).

❸ اسد الغابۃ (ت/۵۳۶۲) الاصابۃ (ت/۸۹۶۶) الثقات (۴۹۷/۳) والتاریخ الکبیر (۲۴۶/۸) تهذیب الکمال (۱۴۳۶/۳).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَ مَسَحَ رَأْسَهُ وَ دَعَا لَهُ». ❶

''میں نے حشرج نامی آدمی کو دیکھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پکڑ کر اپنی گود میں بٹھا لیا اور اس کے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا اور اس کے لیے دُعا فرمائی''۔

فائدہ: حشرج رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں۔ ان سے صرف یہ ایک ہی حدیث مروی ہے۔ اس کے علاوہ محدثین نے ان کے بارے کچھ کلام نہیں کیا۔ ❷

سیدنا ابومصعب رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت عبدالملک بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ میں ایک بچہ تھا جس کی کنیت ابومصعب تھی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بالیاں رکھی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالیوں سے دانے صاف کر کے پھونک کر اس کو دیے۔ اس نے کھا لیے۔ جو بالیوں سے نکلے دانے کھاتا تھا انصار اسے طعن کرتے تھے۔ لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خود دیے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ردّ نہ کر سکا۔ ابومصعب رضی اللہ عنہ وہاں سے اُٹھ کر گھر آئے اور اپنی ماں کو سارا واقعہ سنایا۔ اس کی ماں نے کہا تو نے اچھا کیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر میں نے عرض کی:

«يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ! اُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مَعَكَ فِي الْجَنَّةِ».

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے جنت میں آپ کی رفاقت نصیب کر دے''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ''یہ تجھے کس نے بات سکھائی ہے؟'' میں نے کہا: کسی نے نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تیرے لیے دُعا کروں گا''۔

---

❶ مجمع الزوائد ۹/۴۰۱، المصنف باب ماجاء فی حشرج رضی اللہ عنہ ۱۶۱۶۴، والطبرانی فی الکبیر ۳۶۰۸ اس کی سند میں ایک راوی مجہول ہے باقی ثقہ ہیں۔

❷ الاصابہ ت/ ۱۷۳۰، اسد الغابہ ت/ ۱۱۷٤، الاستیعاب (ت/ ٦٠١).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«فَلَمَّا وَلَّيْتُ دَعَالِي، قَالَ: أَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ».❶

''جب میں واپس لوٹا تو آپ ﷺ نے میرے لیے دُعا فرمائی اور فرمایا: کثرتِ سجود سے اپنے لیے میری مدد کرنا''۔

فائدہ: ابومصعب رضی اللہ عنہ کے ناموں کے کئی آدمی کتب احادیث وسیر میں موجود ہیں۔ مثلاً ابومصعب اسدی، ابومصعب انصاری جبکہ یہ ابومصعب غیر منسوب ہیں اور ان سے یہی ایک روایت محدثین نے ذکر کی ہے۔❷

سیدنا ابوخیرہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت ابوخیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مدینہ کا ایک تاجر تھا، رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے دُعا فرمائی:

«فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِالْبَرَكَةِ وَ دَعَا لِوَلَدِي».❸

''نبی کریم ﷺ نے میرے لیے اور میری اولاد کے لیے برکت کی دُعا فرمائی''۔

فائدہ: ابوخیرہ رضی اللہ عنہ نام کے دو صحابی رسول ہیں، جن میں سے ایک ابوخیرہ صُباحی ہیں جو وفد عبدالقیس کے ساتھ مدینہ آئے تھے اور آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی تھی۔ جبکہ یہ ابوخیرہ اس کے علاوہ ہیں۔ محدثین نے انہیں وحدان میں شمار کیا ہے۔ ان سے صرف اوپر والی مذکورہ ایک ہی روایت مروی ہے۔ جس میں ایک بیان تھا کہ ہمارے پاس اونٹ تھے، خیبر کے موقعہ پر ہم رسول اللہ ﷺ اور ان کے ساتھیوں کے لیے روئیوں پر پانی لاتے تھے۔ جبکہ میں اس وقت چھوٹا بچہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان

---

❶ مجمع الزوائد (٤٩٣/٩)، المناقب. باب في أبي مصعب رضي الله عنه (١٦٠٩٩) والمصنف في كشف الاستار (٢٧٣٧) إسناده صحيح.

❷ اسد الغابة (ت/٦٢٥٨).

❸ مجمع الزوائد. المناقب. باب ما جاء في ابي خيرة رضي الله عنه (١٦٠٨٩) (٤٩٠/٩) والطبراني في الكبير (٣٦٨/٢٢، ٢٢: ٩٢٢).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے تجارت میں برکت کی دُعا فرمائی۔ کیونکہ ہم تجارت کی غرض سے مدینہ آیا کرتے تھے۔ ❶

سیدنا عبداللہ ذی البجادین رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں سیدنا عبداللہ ذی البجادین کی قبر کھود رہے تھے، ساتھ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب دفن سے فارغ ہوئے تو قبلہ رُخ ہو کر دعا فرمانے لگے:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَمْسَيْتُ عَنْهُ رَاضٍ فَارْضَ عَنْهُ». ❷

''اے اللہ! میں آج کی شام اس سے راضی ہوں، پس تو بھی راضی ہو جا''۔

جامع ترمذی کی روایت میں دُعا کے یہ الفاظ ہیں:

«رَحِمَكَ اللّٰهُ إِنْ كُنْتَ لَأَوَّاهًا تَلَّوًّا لِلْقُرْآنِ». ❸

''اللہ تعالیٰ تم پر رحمت فرمائے، تم بہت زیادہ آہ و زاری کرنے والے ہو اور بہت زیادہ قرآن کی تلاوت کرنے والے ہو''۔

فائدہ: حضرت عبداللہ ذوالبجادین بن عبدنھم بن عفیف بن سُحیم بن عدی بن ثعلبہ بن سعد بن عدی۔

دور جاہلیت میں ان کا نام عبدالعزّی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔ یہ عبداللہ بن مغفل رحمہ اللہ کا چچا تھا۔

بہت بڑے قاری اور زہد و تقویٰ والے تھے۔ ❹

---

❶ اسد الغابة (ت/٥٨٦١)، والاصابة (ت/٩٨٥٧)، وتجريد أسماء الصحابة (١٦٣/٢).

❷ الاصابة (٣٣٨/٢)، والمصنف في كشف الاستار (٢٧٣٦) و مجمع الزوائد (٤٥٧/٩) (١٥٩٨٣).
اس کی سند میں شیخ عباد بن احمد عرزمی راوی متروک ہے۔

❸ جامع الترمذي، الجنائز، باب ماجاء في الدفن بالليل (١٠٥٧) وقال حسنٌ. مسند احمد (١٥٩/٤).

❹ اسد الغابة (ت/٢٩٣٠) (٢٢٨/٣).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن ہلال انصاری رضی اللہ عنہما کے لیے دُعا

حضرت عبداللہ بن ہلال انصاری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد محترم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر گئے اور کہنے لگے کہ اس کے لیے دُعا فرمائیں تاکہ اسے نسیان نہ ہو:

«وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَدَهٗ عَلٰى رَأْسِيْ حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَهَا فَدَعَا لِيْ وَ بَارَكَ عَلَيَّ». ❶

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ رکھا حتیٰ کہ میں نے اس کی ٹھنڈک محسوس کی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دُعائے برکت فرمائی"۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن ہلال انصاری رضی اللہ عنہما بعض نے ان کا نام عبداللہ بن عبد ہلال انصاری لکھا ہے۔

بعض روایات میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دعا کے لیے حاضر ہوئے تو ان کے ساتھ ان کے والد محترم تھے اور بعض نے ان کی والدہ کا ذکر کیا ہے۔ ❷

سیدنا عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد محترم سے عرض کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی چیز بیان کریں تو انہوں نے کہا کہ میں چھ یا پانچ سال کا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی گود میں بٹھا لیا۔

«وَ مَسَحَ رَأْسِيْ بِيَدِهٖ وَ دَعَا لِيْ وَلِذُرِّيَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ». ❸

---

❶ مجمع الزوائد (۴۹۲/۹) المناقب، باب ما جاء فی عبداللہ بن ھلال رضی اللہ عنہما (۱٦۰۹۸) إسناده حسن. اسد الغابۃ (ت/۳۲۳٦).

❷ الاصابۃ (ت/۵۰۲٤).

❸ مجمع الزوائد (۴۹۲/۹) المناقب، باب ما جاء فی عبداللہ بن عتبۃ رضی اللہ عنہ (۱٦۰۹۷) والطبرانی فی الأوسط (۳۰۳) الاصابۃ (۷٦/۳) (ت/۱٦۲۱).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے اور میرے بعد میری اولاد کے لیے دعا فرمائی''۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود الہذلی رضی اللہ عنہ یہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے بھتیجے ہیں۔

بعض نے ان کو صحابہ اور بعض نے تابعین میں شمار کیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے سن صغر میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی تھی ان کے متعلق معروف ہے کہ یہ ہجرت حبشہ میں شریک تھے لیکن یہ درست نہیں۔ ❶

سیدنا عائذ بن سعید جسری رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت عائذ بن سعید جسری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میرے چہرے پر اپنا ہاتھ پھیریں اور میرے لیے برکت کی دُعا کریں:

«فَمَسَحَ وَجْهِي وَ دَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ». ❷

''پس آپ ﷺ نے میرے چہرے پر اپنا دست مبارک پھیرا اور میرے لیے دعائے برکت فرمائی''۔

فائدہ: حضرت عائذ بن سعید (سعد) بن زید بن جندب بن جابر بن زید بن عبدالحارث بن بغیض بن شکم المحاربی الجسری بہت بڑے عالم تھے۔ سیدنا عائذ جمل اور صفین میں شامل ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب تھے اور جنگ صفین میں ہی شہید ہوئے۔ ❸

---

❶ الاصابة (ت/٤٨٣١) والاستيعاب (ت/١٦٢١) تهذيب التهذيب (٣١١/٥) تهذيب الكمال (٢/ ٧٧/ ٧٠٨) تهذيب الكمال (٢٦٩/١٥) الثقات (٣/ ٢٣٧).

❷ مجمع الزوائد (٥٠٨/٩) المناقب. باب ما جاء في عائذ بن سعيد الجسري رضی اللہ عنہ ١٦١٥٧، والطبراني في الكبير (٢١/١٨ ـ ٢٢). اس روایت کی سند میں یعقوب بن محمد زہری کو بعض نے ضعیف اور بعض نے ثقہ کہا ہے۔

❸ الاصابة (ت/٤٤٤٦) الاستيعاب (٣٤٧/٢).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عروہ بن جعد رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

«أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ دِيْنَارًا يَشْتَرِيْ بِهِ شَاةً فَاشْتَرَى لَهُ بِهِ شَاتَيْنِ فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِيْنَارٍ وَجَاءَهُ بِدِيْنَارٍ وَشَاةٍ فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ وَكَانَ لَوِاشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيْهِ». ❶

''نبی کریم ﷺ نے انہیں ایک دینار دیا کہ وہ اس کی ایک بکری خرید کر لے آئیں انہوں نے اس دینار سے دو بکریاں خریدیں۔ پھر ایک بکری کو ایک دینار میں بیچ کر دینار بھی واپس کر دیا اور بکری بھی پیش کر دی۔ آپ ﷺ نے اس پر ان کی تجارت میں برکت کی دعا فرمائی۔ پھر تو ان کا یہ حال ہوا کہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس میں انہیں نفع ہو جاتا''۔

فائدہ: عروہ بن جعد انہیں ابن ابی الجعد البارقی الازدی بھی کہا جاتا ہے اور بعض نے انہیں عروہ بن عیاض بھی کہا ہے۔ کوفہ کے رہائشی، عظیم صحابی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ کا قاضی مقرر کیا تھا۔ بہت زیادہ مال و متاع والے تھے۔ حضرت شبیب بن عرقدہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ان کے گھر کے سامنے ہر وقت ستر سے زائد گھوڑے ہمیشہ جنگ کے لیے تیار کھڑے رہتے تھے۔ ❷

سیدنا فاتک رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا، اس پر حد جاری کرتے ہوئے اس کا ہاتھ کاٹا گیا اور یہ غریب آدمی تھا۔ رسول اللہ ﷺ

---

❶ صحیح بخاری، المناقب، باب فی لیلة مظلمة و معهما مثل المصباحین (٣٦٤٢) ابوداود (٣٣٨٤) (٣٣٨٥) والترمذی (١٢٥٨) و ابن ماجه (٢٤٠٢) تحفة الاشراف (٩٨٩٨).

❷ طبقات ابن سعد (٣٤/٦) اسد الغابة (ت/٣٦٤٠) تجرید اسماء الصحابة (٣٧٩/١).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو اس کی خبر دی گئی تو آپ ﷺ تشریف لائے۔ دیکھا تو آگ جل رہی تھی۔ آپ ﷺ کو صحابی رسول نے بتایا کہ یہ فاتک غریب آدمی ہے، اس لیے یہ خیمہ لگایا گیا ہے اور آگ جلائی گئی ہے۔ تو آپ ﷺ نے اسے دعا دی اور فرمایا:

«اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفَاتِكٍ كَمَا آوَى عَبْدَكَ هٰذَا الْمُصَابَ». ❶

''اے اللہ! فاتک کی مغفرت فرما، جس طرح تو نے اپنے اس حد لگے ہوئے بندے کو جگہ دی ہے''۔

حضرت ابوالیسر کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوہ خیبر کی ایک شام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہم نے ایک قلعے کا محاصرہ کر لیا ہم نے دیکھا کہ بکریوں کا ایک ریوڑ قلعے میں جا رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا کوئی ایسا شخص ہے جو ہمیں ان بکریوں کا گوشت کھلائے''۔ حضرت ابوالیسر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں جاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ''۔ جب آپ ﷺ نے مجھے دوڑتے ہوئے دیکھا تو فرمایا:

«اَللّٰھُمَّ أَمْتِعْنَا بِهٖ».

''اے اللہ! ہمیں اس کے ذریعے سے نفع پہنچا''۔

ابوالیسر کہتے ہیں کہ میں نے ان بکریوں میں سے دو بکریوں کو پکڑ لیا اور بغل میں دبا کر بھاگا اور آپ ﷺ کے سامنے لا کر ان کو چھوڑ دیا۔ پھر لوگوں نے ان کو ذبح کیا اور کھایا۔ ❷

فائدہ: ابوالیسر کعب بن عمرو بن عبادہ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ بن علی بن اسد بن ساردہ بن یزید بن جشم بن خزرج۔ قبیلہ بنو سلمہ سے تھے۔

---

❶ اسد الغابة (ت/ ٤١٩٠) تجريد أسماء الصحابة (٢/٤) والاصابة (ت/ ٦٩٦٥).

❷ مجمع الزوائد (٩/ ٣٨٨) (١٥٧٥٣) و احمد (٣/ ٤٢٧) ولورده المصنف فى زوائد المسند (٢٧٢٢).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقبہ ثانیہ میں اسلام قبول کیا۔

تمام غزوات میں شرکت کی۔ نہایت رحیم اور نرم دل تھے۔ بنو حرام کے ایک شخص پر قرض آتا تھا۔ اس کے مکان پر جا کر آواز دی، معلوم ہوا موجود نہیں۔ اتنے میں اس کا چھوٹا لڑکا باہر آیا، پوچھا تمہارے والد کہاں ہیں؟ بولا اماں کی چارپائی کے نیچے چھپے ہیں۔ انہوں نے پکارا کہ اب نکل آؤ، تم جہاں پر ہو مجھے معلوم ہے۔ وہ باہر آیا اور اپنے فقر کی داستان سنائی۔ ابوالیسر کا دِل بھر آیا اور کاغذ منگوا کر تمام حروف کو مٹا دیا اور کہا اگر قدرت ہوتو ادا کرنا ورنہ میں معاف کرتا ہوں۔

حدیث بہت کم روایت کرتے تھے۔ ایک مرتبہ عبادہ بن ولید کو دو حدیثیں بیان کیں اور حالت یہ تھی کہ آنکھ اور کان پر انگلی رکھ کر کہتے تھے کہ ان آنکھوں نے یہ واقعہ دیکھا اور ان کانوں نے آپ ﷺ کو بیان فرماتے ہوئے سنا۔

آپ رضی اللہ عنہ اصحابِ بدر میں سب سے پہلے فوت ہونے والے ہیں۔

۵۵ھ میں مدینہ میں انتقال فرما گئے اور غزوہ خیبر والی حدیث بیان کر کے رویا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مجھ سے فائدہ اٹھالو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں صرف میں باقی رہ گیا ہوں۔

وفات کے وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر ستر سے اوپر تھی۔ بعض نے ۱۲۰ سال بھی لکھی ہے مگر یہ غلط ہے۔ قول اوّل ہی درست ہے۔ [1]

انصار اور مہاجرین کے لیے دُعا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غزوہ خندق کے دِن انصار کہہ رہے تھے:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا

عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيِيْنَا(بَقِيْنَا) أَبَدًا

---

[1] تهذيب الكمال (۱۱/۵۹۵) ت (۸۳٤۲) وتقريب التهذب (۸٤٥٤) مسند احمد (۳/٤۲۷) (۳/٤۲۸) و صحيح مسلم (۲/٤٥٠).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہم وہ ہیں جنہوں نے حضرت محمد ﷺ سے جہاد پر بیعت کی ہے جب تک ہماری جان میں جان ہے''۔

تو آپ ﷺ انہیں جواب دے رہے تھے:

اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَهْ
فَاَکْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

''اے اللہ! آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی حقیقی زندگی نہیں ہے، پس انصار اور مہاجرین پر اپنا فضل و کرم فرما''۔

اور ایک روایت میں ہے:

اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَهْ
فَاغْفِرْ* لِلْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ

''اے اللہ! آخرت کی زندگی ہی اصل زندگی ہے، پس انصار اور مہاجرین کی بخشش فرما''۔ ❶

فائدہ: لفظ ''انصار''، ''ناصر'' کی جمع ہے۔ جس کے معنی مددگار کے ہیں۔ قبائل مدینہ اوس اور خزرج جب مسلمان ہوئے اور نصرت اسلام کے لیے رسول اللہ ﷺ سے عہد کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی زبان فیض ترجمان پر لفظ انصار سے ان کو موسوم فرمایا۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں، فتح الباری تحت الحدیث کہ انصار اسلامی نام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اوس اور خزرج اور ان کے حلیف قبائل کا یہ نام رکھا۔ جیسا کہ حضرت غیلان بن جریر نے بیان کیا کہ میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ انصار اپنا نام آپ لوگوں نے خود رکھ لیا تھا یا آپ لوگوں کا یہ انصار نام اللہ تعالیٰ نے

---

* ایک روایت میں فَاغْفِرْ کی جگہ اَصْلِحْ بھی ہے۔

❶ صحیح بخاری، مناقب الأنصار، باب دعاء النبی ﷺ «أَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ» (۳۷۹۷) (۳۷۹٦) (۳۷۹٥) (۲۸۳٤).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھا۔ انہوں نے کہا:

«بَلْ سَمَّانَا اللّٰهُ». ❶

''بلکہ ہمارا یہ نام اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے''۔

انصار کی شان میں اللہ ربّ العزت نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوْتُوْا ﴾ (الحشر: ۹)

''جو لوگ پہلے ہی ایک گھر میں (مدینہ میں) جم گئے ایمان کو بھی جما دیا جو مسلمان کے پاس ہجرت کر کے جاتے ہیں ان سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو (مال غنیمت میں سے) جو ہاتھ آئے اس سے ان کا دِل نہیں کڑھتا بلکہ اور خوش ہوتے ہیں''۔

نیز مہاجرین ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جو اپنے دین کو بچانے کے لیے دارالحرب سے دارالسلام کی طرف گھر بار چھوڑ کر چلے آئیں۔ جیسا کہ مکہ کے باسی رسول اللہ ﷺ کے حکم سے مکہ چھوڑ کر حبشہ اور مدینہ (یثرب) کی طرف چلے آئے تھے۔

انصار کی اولاد کے لیے دُعا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَ أَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ». ❷

''اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما، اور انصار کی اولاد کی مغفرت فرما، اور انصار کی اولاد کی اولاد کی بھی مغفرت فرما''۔

---

❶ صحیح بخاری، مناقب الانصار، باب مناقب الأنصار (۳۷۷۶).

❷ صحیح مسلم، الفضائل، باب من فضائل الأنصار (۲۵۰٦) (٦٤١٤) والترمذی (۳۹۰۲) و احمد ٤/۳۱۹ ـ ۳۷۲.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انصار کی عورتوں کے لیے دُعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَ لِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَ لِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَ لِنِسَاءِ الْأَنْصَارِ». ❶

''اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما اور انصار کی اولاد کی مغفرت فرما اور ان کے پوتوں کی مغفرت فرما اور انصار کی عورتوں کی بھی مغفرت فرما''۔

اتباع انصار کے لیے دُعا

حضرت ابوحمزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انصار نے کہا کہ ہر قوم کے پیروکار ہوتے ہیں اور یقیناً ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ہیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہمارے پیروکار پیدا فرمائے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمادی:

«اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ». ❷

''اے اللہ! انہی میں سے ان کی اتباع کرنے والے پیدا فرما''۔

اہل بدر کے لیے دُعا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک قبلے کی طرف کرلیا، اپنے ہاتھ پھیلا دیئے اور اپنے رب سے دُعا کرنے لگے:

«اَللّٰهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي».

''اے اللہ! مجھ سے تو نے جو وعدہ کیا ہے، وہ پورا کردے''۔

---

❶ جامع ترمذی، المناقب، باب فی فضل الأنصار و قریش (۳۹۰۹).

❷ صحیح بخاری، مناقب الأنصار، باب أتباع الأنصار (۳۷۸۸) (۳۷۸۷).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«اَللّٰهُمَّ آتِ مَا وَعَدْتَنِيْ».

''اے اللہ! جس فتح کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا وہ عطا فرما دے''۔

«اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ».

''اے اللہ! اگر آج اہل اسلام کی یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو زمین پر تیری عبادت نہ کی جائے گی''۔

آپ ﷺ ہاتھ پھیلائے، قبلہ کی جانب رُخ کیے ہوئے لگاتار اپنے رب کو پکارتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ کی چادر آپ ﷺ کے کندھوں سے گر گئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے، آپ ﷺ کی چادر کو اٹھایا، اسے آپ ﷺ کے کندھوں پر ڈالا اور پھر آپ ﷺ کے پیچھے سے آپ ﷺ کو چمٹ کر کہنے لگے:

''اے اللہ کے نبی ﷺ! بس کیجیے! آپ ﷺ کی اتنی دعا ہی کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے کیا ہوا وعدہ ضرور پورا فرمائے گا''۔

تب آپ ﷺ نے سر اٹھایا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی:

﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ﴾ (سورة الأنفال : ٩/٨)

''(یاد کرو وہ وقت) جب تم اپنے ربّ سے فریاد کر رہے تھے، اس نے تمہاری فریاد کو قبول کر لیا اور کہا میں تمہاری مدد کو پے در پے ایک ہزار فرشتے بھیج رہا ہوں''۔ [1]

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آخر پر اللہ کے رسول ﷺ اس طرح ربّ کے حضور فریاد کناں تھے:

«اَللّٰهُمَّ! إِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ، اَللّٰهُمَّ! إِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ،

[1] صحیح مسلم، الجهاد والسير، باب الإمداد بالملائكة (١٧٦٣).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُمَّ! إِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَأَشْبِعْهُمْ».

''اے اللہ! یہ پاؤں سے ننگے ہیں ان کو جوتے اور سواریاں عطا فرما، اے اللہ! یہ ننگے ہیں ان کو لباس عطا فرما، اے اللہ! یہ بھوکے ہیں ان کو سیر کر دے''۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بدر کے دِن فتح عطا فرمائی تو مجاہدین گھروں کو جب پلٹے تو ان میں سے کوئی آدمی ایسا نہ تھا جس کے پاس ایک یا دو سواریاں نہ ہوں۔ اسی طرح انہیں پوشاکیں بھی ملیں اور خوراکیں بھی وافر ہوگئیں۔ ❶

غزوہ خندق میں کھانے میں برکت کی دُعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ خندق کھودی جا رہی تھی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی حالت یہ تھی کہ بھوک کی وجہ سے لوگوں نے پیٹ پر پتھر باندھ رکھے تھے۔ ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو لے کر چلے گئے۔ وہ پریشان ہوگیا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا منگوایا اور اس میں ہاتھ رکھ کر یہ دُعا فرمائی:

«بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهَا، اِطْعَمُوْا».

''اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! اس میں برکت فرما، پھر فرمایا کھاؤ''۔

اس کے بعد دس دس صحابہ رضی اللہ عنہم آ کر کھاتے رہے سب سیر ہو گئے لیکن کھانے کا تیسرا حصہ ہی کھا سکے۔ ❷

فائدہ: اوپر واقعہ کی تفصیل سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں کچھ اس طرح ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''ہم غزوہ خندق کے موقع پر خندق کھود

---

❶ سنن أبي داؤد، الجهاد والسير، باب في الفضل للسرية... (٢٧٤٧).
و مستدرك حاكم (١٤٥/٢) (٢٦٤٢). اس کی سند حسن لذاتہ ہے۔

❷ حياة الصحابة (٣٤٤/٣) والبداية والنهاية (١٠٠/٤) والهيثمي (١٣٢/٦).
اس کی اصل بخاری ومسلم میں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہے تھے کہ ایک سخت قسم کی چٹان نمودار ہوگئی (ہم سے وہ نہ ٹوٹ سکی) تو مجاہدین اپنے سالار ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: ''خندق میں ایک سخت قسم کی چٹان سامنے آ گئی ہے (جو ٹوٹنے کا نام نہیں لیتی)''۔ اس وقت بھوک کی شدت کی وجہ سے آپ ﷺ کے پیٹ مبارک پر پتھر بندھا ہوا تھا۔ تین دِن ہو چلے تھے کہ ہمیں چکھنے کے لیے بھی ایک لقمہ نہ ملا تھا۔ نبی کریم ﷺ اسی حالت میں چٹان کی طرف گئے اور ایک ہی ضرب میں چٹان ریت کا ڈھیر بن کر بکھر گئی۔ اب میں نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے ذرا گھر جانے کی اجازت دیجیے''۔ آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔ میں نے گھر میں قدم رکھتے ہی اپنی بیوی سے کہا: ''میں نے آج اللہ کے رسول ﷺ کو فاقوں کی جس حالت میں دیکھا اس نے مجھے تڑپا دیا ہے۔ مجھے بتلا تیرے پاس کھانے کو کوئی شے ہے''۔

بیوی نے کہا: ''کچھ جَو اور بکری کا یہ بچہ ہے''۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ چمڑے کا ایک تھیلا نکال کر میرے سامنے لے آئی اور کہا: ''اس میں ایک صاع (تقریباً اڑھائی کلو) جَو ہیں اور یہ بکری کا ایک بچہ بھی بندھا ہوا ہے''۔ اب میں نے بکری کے بچے کو ذبح کر دیا اور میری بیوی نے جَو چکی میں پیس ڈالے۔

جب میں گوشت بنانے سے فارغ ہوا تو وہ بھی جَو پیسنے سے فارغ ہو چکی تھی۔ میں نے بوٹیاں کیں اور گوشت ہانڈی میں ڈال دیا اور اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کو چلا، میری بیوی مجھے کہنے لگی: ''دیکھنا رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کر دینا''۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ اب گوشت پکنے کو تھا اور آٹا گوندھا جا چکا تھا۔ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کے کان میں آہستہ سے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور جس قدر جَو ہمارے پاس تھے اس کا آٹا بھی تیار کر دیا ہے، وہ ایک صاع ہے۔ لہٰذا تشریف لایئے اور اپنے ساتھ چند مجاہدین کو بھی لے لیجیے''۔ اللہ کے رسول ﷺ نے آواز بلند کی اور اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ! إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّهَلًا بِكُمْ».

''خندق کھودنے والے مجاہدو! جابر نے دعوت پکائی ہے، سب کام یہیں چھوڑ دو اور جلدی چلو''۔

یہ اعلان کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا: ''اپنی ہانڈی چولہے سے نیچے نہیں اتارنی، نہ آٹا پکانا شروع کرنا ہے، جب تک کہ میں نہ آ جاؤں''۔ اب میں گھر کو دوڑا تاکہ بیوی کے پاس پہنچوں اور اسے بتا دوں کہ اللہ کے رسول ﷺ اور آپ کے ساتھ سارے ساتھی تیزی سے چلے آ رہے ہیں۔ میں جونہی بیوی کے پاس پہنچا اور صورتحال بتلائی تو وہ مجھے کہنے لگی:

''میں نے جو بات کہی تھی وہ اللہ کے رسول ﷺ کے گوش گزار نہیں کی، اب یہی ہونا تھا''۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیوی سے کہنے لگے:

''میں نے تو وہی کہا اور وہی کچھ کیا جو تو نے مجھے کہا تھا''۔

(اب اللہ کے رسول ﷺ اور انصار و مہاجرین کے تمام مجاہد پہنچ چکے تھے، چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ اب) میری بیوی آٹا نکال کر اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے لے آئی۔ آپ ﷺ نے اپنا لعاب مبارک اس میں ملایا اور برکت کی دُعا کی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

''اب روٹیاں پکانے والی کو بلاؤ، وہ میرے سامنے روٹیاں پکانا شروع کرے اور سالن ہانڈی سے نکالتی چلی جائے۔ لیکن چولہے سے ہنڈیا نہ اتارے''۔

اب حضور ﷺ نے ساتھیوں سے کہا:

''اندر داخل ہو جاؤ اور بھیڑ نہ کرنا''۔

اس کے بعد آپ ﷺ پکی ہوئی روٹیوں، کا چورا کرنے لگے اور اس پر گوشت ڈالنے لگے۔ یہ کھانا آپ ﷺ مجاہدین کے آگے رکھنے لگے۔ ہانڈی اور تنور دونوں ڈھکے ہوئے تھے۔ اس طرح آپ ﷺ روٹی چورا کرتے جاتے اور اس میں گوشت ڈالتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتے۔ یہاں تک کہ تمام مجاہدین نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور کھانا پھر بھی بچ گیا۔ اب آپ ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بیوی کو مخاطب کر کے کہا:

''خود بھی کھاؤ اور لوگوں کو ہدیہ بھی بھیجو۔ کیونکہ آج کل لوگ فاقہ میں مبتلا ہیں''۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی، میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ سب نے کھانا کھایا مگر کھانا پھر بھی بچ گیا۔ جب سارے مجاہدین واپس جا رہے تھے تو ہانڈی اسی طرح ابل رہی تھی جس طرح شروع میں تھی اور آٹے کی روٹیاں برابر پک رہی تھیں''۔ ❶

غزوہ تبوک میں دعائیں

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ تبوک کے دِن جب لوگوں کو بھوک نے پریشان کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! جو تھوڑا بہت توشہ لوگوں کے پاس بچا ہوا ہے اس کو منگوا لیجیے اور پھر اس توشہ پر ان کے لیے اللہ سے برکت کی دعا فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بہت اچھا''۔ اور پھر آپ ﷺ نے چمڑے کا دستر خوان منگوا کر بچھوایا اور لوگوں سے ان کا بچا ہوا توشہ لانے کے لیے کہا گیا۔ چنانچہ لوگوں نے چیزیں لانی شروع کیں۔ کوئی مٹھی بھر چنے لایا، کوئی مٹھی بھر کھجور لے کر آیا، اور کوئی روٹی کا ٹکڑا لایا۔ اس طرح دستر خوان پر سب سے تھوڑی تھوڑی چیزیں جمع کی گئیں:

«فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْبَرَكَةِ».

''پھر رسول اللہ ﷺ نے دعائے برکت فرمائی''۔

---

❶ صحيح بخاري، المغازي، باب غزوة الخندق وهي الأحزاب (٤١٠١) (٤١٠٢).

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور پھر سب لوگوں سے فرمایا:

"جس کا جتنا جی چاہے اس میں سے اپنا برتن بھر لے"۔

چنانچہ لوگوں نے اپنے اپنے برتن میں لینا شروع کیا۔ یہاں تک کہ لشکر میں کوئی ایسا برتن نہیں بچا جس کو بھر نہ لیا گیا ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر سارے لشکر نے خوب پیٹ بھر کر کھایا (اس کی تقریباً تعداد ابن سعد (۲/۱۲۵) نے تیس ہزار لکھی ہے)، اور پھر بھی بہت سارا کھانا بچ گیا۔ اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ یقیناً میں اللہ کا رسول ہوں (لہٰذا یاد رکھو) ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص ان دو گواہوں کے ساتھ کہ جن میں اس کو کوئی شک و شبہ نہ ہو، اللہ تعالیٰ سے جا کر ملے اور پھر اس کو جنت میں جانے سے روکا جائے"۔ ❶

(۲) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا:

"ان شاء اللہ کل تم لوگ تبوک کے چشمے پر پہنچ جاؤ گے۔ جب تک دِن نہ چڑھ جائے تم وہاں نہیں پہنچو گے۔ آگاہ رہو! جو شخص بھی اس چشمے پر پہنچے، جب تک میں نہ پہنچ جاؤں وہ چشمے کے پانی کو ہاتھ بھی نہ لگائے"۔

پھر جب اگلے روز (دِن چڑھے) ہم اس چشمے کے پاس پہنچے تو ہم سے پہلے دو آدمی اس چشمے کے پاس پہنچ چکے تھے، چشمے کے پانی کا حال یہ تھا کہ جوتے کے تسمے کی طرح پانی کی باریک دھار ٹپک رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو آدمیوں سے پوچھا:

"تم نے اس پانی کو ہاتھ تو نہیں لگایا؟"

انہوں نے کہا:

"جی ہاں! لگایا ہے"۔

---

❶ صحیح مسلم (۴۵ - ۲۷) ومسند أحمد ۳/۱۱).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس پر آپ ﷺ نے جو اللہ کو منظور تھا ان دونوں کو برا بھلا کہا (انہوں نے حکم کی خلاف ورزی کی تھی)۔

اس کے بعد آپ ﷺ کے حکم پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے چلوؤں سے تھوڑا تھوڑا پانی ایک برتن میں جمع کیا۔ آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اور چہرہ اس پانی میں دھوئے۔ پھر وہی پانی اس چشمہ میں ڈال دیا۔ اب تو وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا۔ پھر لوگوں نے پانی پینا اور پلانا شروع کر دیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس موقع پر آپ ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا:

«يَا مُعَاذُ! إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ أَنْ تَرَىٰ مَا هٰهُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا». ❶

''اے معاذ (رضی اللہ عنہ)! اگر تیری زندگی رہی تو تو دیکھے گا کہ اس پانی کی وجہ سے یہاں باغات ہی باغات ہو جائیں گے''۔

یہ چشمہ آج بھی موجود ہے۔ البتہ سعودی حکومت نے یہاں ٹیوب ویل لگا دیئے ہیں۔ اس پانی کا اس دن سے سلسلہ جاری و ساری ہے جس کی بدولت تبوک میں ہر جانب باغات ہی باغات ہیں۔

فائدہ: تبوک مدینہ منورہ سے ۷۷۸ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے اور اس غزوہ میں مسلمانوں کی تعداد تقریباً تیس ہزار کے قریب تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس میں فتح نصیب فرمائی۔ ❷

اہل عرب کے لیے دُعا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں عرب کے لیے دعا کرتا ہوں، پس میں کہتا ہوں:

---

❶ صحیح مسلم، الفضائل، باب في معجزات النبي ﷺ ... (٧٠٦ ـ ٢٢٨١).

❷ طبقات ابن سعد (١٢٥/٢).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«اَللّٰھُمَّ مَنْ لَقِیَكَ مِنْھُمْ مُعْتَرِفًا بِكَ فَاغْفِرْلَهٗ اَیَّامَ حَیَاتِهٖ».

''اے اللہ! اہل عرب سے جو تجھے اس حالت میں ملے کہ وہ تیرا اعتراف کرنے والا ہے پس تو اسے اس کی زندگی میں ہی بخش دے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

«اَللّٰھُمَّ مَنْ لَقِیَكَ مِنْھُمْ مُصَدِّقًا بِكَ وَ مُوْقِنًا فَاغْفِرْلَهٗ». ❶

''اے اللہ! جو ان میں سے تجھے اس حالت میں ملے کہ تیری تصدیق کرنے والا ہے اور تجھ پر یقین رکھنے والا ہے تو تو اس کو معاف فرما دے''۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ چونکہ عربی تھے، اس لیے عرب سے خاص محبت رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے:

«یَا عَلِیُّ اُوْصِیْكَ بِالْعَرَبِ خَیْرًا». ❷

''اے علی (رضی اللہ عنہ)! میں تجھے عرب سے خیر خواہی اور بھلائی کرنے کی نصیحت کرتا ہوں''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ: لِأَنِّیْ عَرَبِیٌّ وَالْقُرْآنُ عَرَبِیٌّ وَ کَلَامُ أَھْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِیٌّ». ❸

''عرب سے تین چیزوں کی وجہ سے محبت کرو: (۱) میں عربی ہوں (۲) قرآن عربی میں ہے (۳) اور اہل جنت کی زبان بھی عربی ہے، اس لیے''۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

---

❶ مجمع الزوائد، المناقب، باب ما جاء فی فضل العرب (۱۰/۱۸) (۱٦٦۰۱) و فی کشف الاستار (۲۸۳۳) و رجالهما ثقات.

❷ مجمع الزوائد (۱٦٥۹۹) و الطبرانی فی الکبیر (۹/٤).

❸ مجمع الزوائد (۱٦٦۰۰) والطبرانی فی الأوسط (٥٥۸۱).

اس روایت میں علاء بن عمرو حنفی راوی ضعیف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ عرب میں شیطان کی عبادت کی جائے''۔ ❶

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يُبْغِضُ الْعَرَبَ إِلَّا مُنَافِقٌ». ❷

''عرب سے تو صرف منافق ہی بغض رکھتا ہے''۔

مدینہ کے لیے دُعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ». ❸

''اے اللہ! (جتنی) مکہ میں برکت عطا فرمائی ہے، مدینہ میں اس سے دوگنی برکت عطا فرما''۔

ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ أَشَدَّ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَ فِيْ مُدِّنَا وَ صَحِّحْهَا لَنَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ». ❹

''اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت اسی طرح پیدا کر دے جس طرح مکہ کی محبت ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اے اللہ! ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما اور مدینہ کی آب و ہوا ہمارے لیے صحت خیز کر

---

❶ مجمع الزوائد (۱۰/۲۰) (۱٦٦۱۳) و کشف الأستار (۲۸٤۹) اسناده حسن.

❷ مجمع الزوائد، المناقب، باب ما جاء فی فضل العرب (۱۰/۱۹) (۱٦٦۰٥) مسند احمد (۱/۹۸).
اس روایت میں زید بن جبیرہ راوی متروک ہے۔

❸ صحیح بخاری، فضائل المدینة، باب اللّٰهم اجعل بالمدینة ضعفی ما جعلت بمکة من البرکة.

❹ صحیح بخاری، فضائل مدینة، باب مَابَيْنَ بَيْتِي و منبری روضة من ریاض الجنة و منبری علی حوضی (۱۸۸۹) (٥٦٥٤).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دے یہاں تک کہ بخار کو جحفہ میں بھیج دے"۔

فائدہ: وطن کی محبت انسان کا ایک فطری جذبہ ہے۔ صحابہ کرام مہاجرین رضی اللہ عنہم اگرچہ برضا و رغبت اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کی خاطر اپنے وطن، اپنے گھر در سب کو چھوڑ کر مدینہ آگئے تھے شروع شروع میں ان کو وطن کی یاد آیا کرتی تھی۔ یہ دعا مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کی جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بخار میں مبتلا ہو گئے جب کچھ صحت یابی ہوئی تو یہ اشعار پڑھے:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ أَبِيْتَنَّ لَيْلَةً

کاش! پھر مکہ کی وادی میں رہوں میں ایک رات

بِوَادٍ وَ حَوْلِيْ إِذْخِرٌ وَ جَلِيْلُ

ایسی وادی میں کہ جہاں میرے اردگرد جلیل واذخر ہوں

وَ هَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ

اور کاش مجنہ کے چشموں پر حاضری دوں۔

وَ هَلْ يَبْدُوَنْ لِيْ شَامَةٌ وَ طَفِيْلُ

کاش! پھر دیکھوں میں شامہ کاش! پھر دیکھوں طفیل

یہ حالت زار دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا:

اے میرے اللہ! شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور اُمیہ بن خلف مردودوں پر لعنت فرما۔ انہوں نے ہمیں اپنے وطن سے اس وبا کی سرزمین کی طرف نکالا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی محبت اور وہاں سے وباء و بیماری کے رفع کی دعا کی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازا اور مدینہ نہ صرف آب و ہوا بلکہ ہر لحاظ سے ایک جنت کا نمونہ بن گیا۔ اور اللہ نے اسے ہر قسم کی برکتوں سے نوازا اور سب سے بڑا شرف جو کائنات عالم میں اسے حاصل ہے وہ یہ کہ یہاں سرکارِ دو عالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرمارہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل مدینہ کے اوزان میں برکت کی دُعا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مِكْيَالِهِمْ وَ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ ـ يَعْنِيْ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ». [1]

''اے اللہ! اہل مدینہ کے ناپ تول میں برکت فرما اور ان کے مد اور ان کے صاع میں برکت فرما''۔

فائدہ : مُدّ اور صاع اہل مدینہ کے اوزان کے پیمانے تھے۔ موجودہ دور میں مُدّ اور صاع کا وزن مندرجہ ذیل ہے:

مُدّ حجازی:	9 چھٹانک	524.880 گرام
مُدّ عراقی:	13 چھٹانک 2 تولے 6 ماشے	787.320 گرام
صاع حجازی:	2 سیر 4 چھٹانک	2.099520 کلوگرام
صاع عراقی:	3 سیر 6 چھٹانک	3.149280 کلوگرام

ہمارے ہاں پاکستان میں حجازی پیمانہ چلتا ہے۔ (واللہ اعلم)

ملک شام اور یمن کے لیے دُعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا».

''اے اللہ! ہمارے ملک شام میں ہمیں برکت دے، ہمارے یمن میں ہمیں برکت دے''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''اور ہمارے نجد میں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] صحیح بخاری۔ البیوع۔ باب برکۃ صاع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومده (۲۱۳۰) (۶۷۱۴) (۷۳۳۱)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا».

''اے اللہ! ہمارے شام میں برکت دے، ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے''۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''ہمارے نجد میں؟'' میرا گمان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ فرمایا:

''وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہاں شیطان کا سینگ طلوع ہوگا''۔ [1]

فائدہ: دجال اور یاجوج ماجوج کے فتن مشرق سے ہی آئیں گے اور نجد سے مراد ملک عراق کا وہ علاقہ جو بلندی پر واقع ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا نہیں فرمائی کیونکہ ادھر سے بڑی بڑی آفتوں کا ظہور ہونے والا تھا۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی اسی سر زمین میں شہید ہوئے۔

بعض بے عقل اور جاہل نجد کے فتنے سے مراد محمد بن عبدالوہاب کا نکلنا مراد لیتے ہیں۔ ان کو یہ علم نہیں وہ تو مسلمان، موحد اور توحید و اتباع سنت کا پرچار کرنے والے تھے اور انہی کاموں کو سرانجام دیتے رہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے رہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم کرتے رہے۔ مثلاً شرک و بدعت کو مٹانے اور اونچی قبروں کو گرانے اور کفر کو جھکانے کا کام۔ (واللہ اعلم)

سیدنا اَشجِ عبدالقیس رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت نافع العبدی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج بن عصر کے متعلق فرمایا:

«أَسْلَمَتْ عَبْدُ الْقَيْسِ طَوْعًا وَ أَسْلَمَ النَّاسُ كَرْهًا فَبَارَكَ اللّٰهُ فِيْ عَبْدِ الْقَيْسِ».

''عبدالقیس نے بخوشی اسلام قبول کیا اور لوگوں نے مجبوراً اسلام قبول کیا۔

---

[1] صحیح بخاری، الفتن، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الفتنة من قبل المشرق (٧٠٩٤) (١٠٣٧).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس اللہ تعالیٰ عبدالقیس میں برکت فرمائے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدَ الْقَيْسِ». ❶

''اللہ تعالیٰ عبدالقیس پر رحم فرمائے''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ الْقَيْسِ» ثَلَاثًا. ❷

''اے اللہ! عبدالقیس کی مغفرت فرما''، آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا۔

فائدہ: وفد عبدالقیس اپنے سردار اشج کے ساتھ تقریباً ۵ھ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے انہیں پوچھا: ''کون ہو تم لوگ؟'' تو انہوں نے کہا کہ ہم خاندان ربیعہ سے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر کوئی غم اور ندامت کرنے کی ضرورت نہیں''۔ پھر ان لوگوں نے عرض کیا کہ ہمارا ملک بحرین بہت دور ہے اور بیچ میں کفار مضر کی آبادیاں ہیں۔ ہم حرمت والے مہینوں کے علاوہ سفر نہیں کر سکتے۔ لہٰذا ہمیں چند بنیادی دینی امور کی وضاحت فرما دیں، جن کی ہم اپنے اہل علاقہ کو بھی تعلیم دیں۔ تو آپ ﷺ نے انہیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار باتوں سے منع فرمایا۔

جن چار چیزوں کا حکم دیا وہ یہ تھیں: (۱) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ (۲) نماز پڑھو (۳) روزہ رکھو (۴) اور مال میں سے خمس ادا کرو۔

اور جن چیزوں سے منع کیا وہ چار طرح کے برتن تھے جنہیں وہ لوگ شراب کے لیے استعمال کرتے تھے۔ ان میں کھانے پینے سے منع فرمایا۔ ❸

---

❶ مجمع الزوائد (۴۸۱/۹) (۱۶۰۶۲) (۱۰۶۱) والمصنف فی کشف الأستار (۲۷۴۶).

❷ کنز العمال (۳۴۰۱۳ - ۳۴۰۱۴) و جمع الجوامع (۴۲۸۷) (۱۱۱/۲) وابن سعد (۵۴/۲/۱) (۶۲/۷) ومجمع الزوائد (۱۰۰/۲) (۶۲/۵) والطبرانی فی الکبیر (۳۲۱/۱۲) والتاریخ الکبیر للبخاری (۲۸/۹) والکنی والأسماء للدولابی (۲۷/۱).

❸ صحیح بخاری، الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ (۱۳۹۸) ابوداؤد (۳۶۹۲).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبیلہ ثقیف کے لیے دُعا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں ثقیف کے تیروں نے زخمی کر دیا ہے۔ آپ ان کے لیے بد دعا کریں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيفًا». ❶

''اے اللہ! ثقیف کو ہدایت نصیب فرما''۔

عرب کا مشہور اور طائف کا بہت بڑا قبیلہ ثقیف تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے لہولہان ہو کر واپس پلٹے تو آپ نے یہ دعا فرمائی تھی۔

یہ دعا کرشمہ ربانی کا ایک اعجاز تھا کہ وہ قبیلہ جو تلوار سے زیر نہ ہو سکا تھا دفعتہً جلال نبوت نے آستانہ اسلام پر اس کی گردن جھکا دی اور پورا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔

اس قبیلہ کے مشہور سرداروں میں عروہ بن مسعود ثقفی اور عبد یا لیل ہیں وہ بھی جلد ہی مسلمان ہو گئے تھے۔ ایک دفعہ ان کا قافلہ مدینہ میں آیا تھا تو قبول اسلام کے لیے چند شرائط رکھی تھیں۔ مثلاً زکوٰۃ نہ دینے کی وغیرہ..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کر لی۔ البتہ اسلام قبول کرنے کے بعد وہ سبھی کچھ کرنے لگ گئے تھے۔ ❷

قبیلہ دوس کے لیے دُعا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ

---

❶ جامع ترمذي، المناقب، باب في ثقيف وبني حنيفة (٣٩٤٢) و احمد (٣٤٣/٣) و كنز العمال (٣٤٠٠٧) و فتح الباري (٤٥/٨) و جمع الجوامع (٩٩٥٧) و ابن سعد (١١٥/١/٢) والبداية (٣٥٠/٤) مصنف ابن ابي شيبة (٢٠١/١٢) (٥٠٨/١٤).

❷ ابوداؤد، الخراج والإجارة، باب ماجاء في خبر الطائف و سيرت النبي (٤٠١/٢).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے رسول ﷺ! قبیلہ دوس کے لوگ سرکشی پر اتر آئے ہیں اور کلام اللہ سننے سے انکار کرتے ہیں۔ آپ ان پر بددعا کیجیے! بعض صحابہ نے کہا کہ اب تو دوس قبیلہ کے لوگ ہلاک ہو گئے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ». ❶

''اے اللہ! دوس کے لوگوں کو ہدایت دے اور انہیں ان کے پاس کھینچ لا''۔

فائدہ: قبیلہ دوس یمن میں آباد ایک قبیلہ تھا۔ اصل میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قبیلہ تھا۔ جب نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی تو کچھ ہی عرصہ بعد وہ مسلمان ہو کر بخوشی مدینہ آ کر آباد ہو گئے۔ نیز اس دعا کا اصل سبب اس قبیلہ کے مشہور شاعر اور رئیس طفیل بن عمرو تھے۔ وہ ہجرت سے پہلے مکہ میں آئے، قریش نے ان کو منع کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس نہ جائیں لیکن اتفاق سے ایک دفعہ وہ حرم میں گئے تو آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ قرآن مجید سن کر متاثر ہوئے اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ پھر وطن واپس جا کر دعوت دین میں مصروف ہو گئے۔ لیکن ان کے قبیلہ میں زنا کا بہت رواج تھا۔ لوگ سمجھے کہ اسلام کے بعد اس آزادی سے محروم ہو جائیں گے۔ اس لیے لوگوں نے تامل سے کام لیا۔

طفیل رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر حقیقت بیان کی تو اس وقت آپ ﷺ نے ان کے حق میں دعا فرمائی۔ پھر طفیل رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ جا کر نرمی سے انہیں اسلام کی دعوت دو۔ غرض دعائے نبوی ﷺ کی برکت اور طفیل رضی اللہ عنہ کی ترغیب اور ہدایت سے لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔ ❷

---

❶ صحيح بخاري، الجهاد والسير، باب الدعاء للمشركين بالهدى ليتألفهم (۲۹۳۷) (۴۳۹۲) و مسلم (۱۹۸) في فضائل الصحابة، مسند احمد (۲/۲۴۳) ابن سعد (۴/۱/۱۷۶) والحميدى (۱۰۵۰) وكنز العمال (۳۴۰۱۰).

❷ سیرت النبی از شبلی نعمانی (۲/۳۹۷).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبیلہ اُحمس کے لیے دُعا

حضرت طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُحمس کے لیے دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ أَوْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِمْ».

''اے اللہ! ان پر رحمت فرمائی، یا اے اللہ ان میں برکت فرما (یعنی قبیلہ احمس میں)''۔

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ أَحْمَسَ وَ خَيْلِهَا وَ رِجَالِهَا». ❶

''اے اللہ! اُحمس، اس کے گھوڑوں اور اس کے آدمیوں میں برکت فرما''۔

اور آپ ﷺ نے یہ دعا سات مرتبہ فرمائی۔

فائدہ: طائف میں جب عروہ بن مسعود ثقفی نے دعوتِ اسلام دیتے ہوئے اپنی چھت پر چڑھ کر اذان دی تو ہر طرف سے تیروں کا مینہ برسا اور وہ شہید ہو گئے۔ عروہ کا خون رائیگاں نہیں جا سکتا تھا صخر بن عیلہ جو قبیلہ احمس کا رئیس تھا یہ سن کر کہ آپ ﷺ طائف کا محاصرہ کیے ہوئے ہیں کچھ سوار لے کر چل کھڑا ہوا تھا، اتفاق سے اس وقت پہنچا جب آپ ﷺ طائف چھوڑ کر مدینہ کی طرف مراجعت فرما چکے تھے۔ صخر نے عہد کیا کہ جب تک اہل طائف آپ ﷺ کی اطاعت قبول نہ کریں گے میں قلعہ کا محاصرہ نہ چھوڑوں گا۔ آخر اہل طائف نے اطاعت قبول کر لی۔ صخر نے خدمت نبوی میں اطلاع دی تو آپ ﷺ نے مسجد نبوی میں تمام لوگوں کو جمع کیا اور احمس کے لیے دس بار

---

❶ مجمع الزوائد (١٢/١٠) (١٦٥٧٦) مسند أحمد (٣١٥/٤) و أورده المصنف فی زوائد المسند (٣٩٥١) (٣٩٥٢) والبیهقی فی السنن الکبری (١٥٢/٢) والبغوی فی شرح السنة (٤٨/٥) والقرطبی فی التفسیر (٢٤٩/٨) و ابن عساکر فی تهذیب تاریخ دمشق (٣٩١/٣) والطحاوی فی مشکل الآثار (١٦٣/٤) والمصنف عبدالرزاق (٦٩٥٧) والنووی فی الأذکار (١٩٩) رجاله رجال الصحیح والطبرانی فی الکبیر (١٩٢/٤).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعا فرمائی جو اوپر مذکور ہے۔ ❶

قبیلہ غفار اور قبیلہ اسلم کے لیے دُعا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا». ❷

''قبیلہ اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور قبیلہ غفار کی اللہ مغفرت فرمائے''۔

فائدہ: قبیلہ غفار ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا قبیلہ تھا جو قریش کی شامی تجارت کے راستہ میں آباد تھا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو واپس جا کر اپنے قبیلہ کو اسلام کی دعوت دی تو آدھا قبیلہ مسلمان ہو گیا بقیہ آدمیوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک اسلام کا اظہار نہیں کریں گے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ نہیں آجاتے۔ چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو باقی آبادی بھی مسلمان ہو گئی۔

اور قبیلہ اسلم غفار سے قریب ہی آباد تھا۔ اور دونوں قبیلوں میں قدیم تعلقات تھے غفار کے اثر سے انہوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ حالانکہ یہ دونوں قبیلے اسلام سے پہلے چوری میں بدنام تھے اور ان کو معلوم تھا کہ اسلام اس فعل شنیع کا دشمن ہے۔ ❸

قبیلہ حمیر کے لیے دُعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ ایک آدمی آیا جس کے بارے میں میرا خیال تھا کہ وہ قبیلہ قیس سے ہے۔ اس

---

❶ سنن ابی داؤد، الخراج والفیء والإمارة، باب فی اقطاع الأرمنین (٣٠٦٥).

❷ جامع ترمذی، المناقب، باب مناقب فی غفار و أسلم و جهينة و مزينة (٣٩٤١) و مسلم، الفضائل، باب من فضائل غفار و اسلم.

❸ سیرت النبی: ٣٨٣/٢؛ صحیح مسلم، الفضائل، باب من فضائل غفار و اسلم.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! قبیلہ حمیر کے لیے بددعا کریں، آپ نے اس شخص سے اپنا منہ پھیر لیا۔ وہ شخص پھر دوسری طرف سے سامنے ہوا آپ نے ادھر سے بھی منہ پھیر لیا۔ پھر وہ شخص دوسری طرف سے آیا تو آپ ﷺ نے اس طرف سے بھی منہ پھیر لیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا أَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَ أَيْدِيهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ أَهْلُ أَمْنٍ وَ إِيمَانٍ». ❶

''اللہ تعالیٰ قبیلہ حمیر پر اپنی رحمت فرمائے، ان کے منہ سلام ہیں (گفتگو میں) اور ان کے ہاتھ طعام ہیں (خرچ کرنے میں) اور وہ ایمان اور امن والے ہیں''۔

فائدہ: حمیر میں مستقل سلطنت نہیں رہی تھی۔ سلاطین حمیر کی اولاد نے چھوٹی ریاستیں قائم کر لی تھیں اور برائے نام بادشاہ کہلاتے تھے۔ عربی میں ان کا لقب قیل تھا۔ یہ لوگ خود نہیں آئے لیکن قاصد بھیجے کہ ہم نے اسلام قبول کر لیا ہے۔

اسی زمانہ میں بنو بکا وغیرہ کے وفود نے بھی آ کر اسلام قبول کیا۔ ❷

اہل شام اور یمن کے لیے دُعا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا وَ فِيْ يَمَنِنَا». ❸

''اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے شام اور یمن میں برکت عطا فرما''۔

آپ ﷺ نے یہ دُعا تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

فائدہ: شام کے اطراف میں جو عرب آباد تھے ان میں متعدد ریاستیں تھیں ان میں

---

❶ جامع الترمذي، المناقب، باب في فضل اليمن (۳۹۳۹) و احمد (۲/۲۷۸).

❷ سیرت النبی از شبلی نعمانیؒ، ۲/۵، ٤.

❸ مجمع الزوائد، المناقب (۱٦٦۳۷، ۱۰/۲٦) و احمد (٦/۹۰) والطبراني في الاوسط (۱۸۸۷) و رجاله رجال الصحيح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے معان اور اس کے اضلاع فروہ بن عمرو کے زیر حکومت تھے لیکن خود فروہ رضی اللہ عنہ رومی سلطنت کی طرف سے گویا گورنر تھا۔ انہوں نے اسلام سے واقفیت پیدا کی تو مسلمان ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اظہار اسلام کے ساتھ ایک خچر ہدیہ کے طور پر بھیجا۔ عیسائی رومیوں کو ان کے اسلام کا حال معلوم ہوا تو ان کو گرفتار کر کے سولی دے دی اس وقت انہوں نے یہ شعر کہا:

بَلِّغْ سَرَاةَ الْمُسْلِمِيْنَ بِأَنَّنِيْ
مُسْلِمٌ لِرَبِّيْ اَعْظَمِيْ وَ مَقَامِيْ

''مسلمان سرداروں کو میرا یہ پیغام پہنچا دو کہ میرا جسم اور میری عزت سب اپنے پروردگار کے نام پر نثار ہے''۔ ❶

قبیلہ قریش کے لیے دُعا

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ قریش کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ فَقِّهْ قُرَيْشًا فِي الدِّيْنِ». ❷

''اے اللہ! قریش کو دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما''۔

جامع ترمذی کی روایت میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ اَذَقْتَ أَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَأَذِقْ آخِرَهُمْ نَوَالًا». ❸

---

❶ سیرت ابن هشام في ذكر الوفود، تذكرة فروة و سیرت النبی از شبلی ۲: ۳۹۳۔

❷ مجمع الزوائد (۵۶۱/۹) المناقب، باب ما جاء في فضل قريش (۱٦٤٥٥) وكشف الاستار (۲۷۸٦)۔ اس کی سند میں عبداللہ بن شبیب راوی ضعیف ہے۔ و كنز العمال (۳۳۸۲۹) و جمع الجوامع (٤۲۹۱)۔

❸ جامع الترمذي، المناقب، باب في فضل الأنصار و قريش (۳۹۰۸) وقال حسن صحيح. مجمع الزوائد (۲٦/۱۰) و كنز العمال (۳۳۸۲۹) و جمع الجوامع (۹۹۰۵)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! آپ نے قریش کو ابتداء میں (غزوہ بدر، غزوہ خندق کے موقع پر شکست کا) عذاب چکھایا تھا اب (انہوں نے اسلام قبول کر لیا ہے) تو آخر میں ان کی بخشش فرما''۔

سیدنا حُممہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن الحمیری بیان کرتے ہیں کہ حُممہ نامی ایک صحابی رسول تھے۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی تھی:

«اَللّٰهُمَّ إِنَّ حَمَمَةَ يُحِبُّ لِقَاءَكَ فَإِنْ كَانَ حَمَمَةُ صَادِقًا فَاعْزِمْ لَهُ بِصِدْقِهِ». ❶

''اے اللہ! یقیناً حممہ تیری ملاقات کو پسند کرتا ہے اگر یہ اپنی بات میں سچا ہے تو اس کے عزم کو سچ کر دے''۔

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر ہمیں یہ خبر ملی کہ حممہ شہید ہو گئے تھے۔

قبیلہ عنزہ کے لیے دُعا

قبیلہ عنزہ کا وفد آپ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے ان کو دعا دی:

«اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ عَنَزَةَ كَفَافًا، لَا فَوْتًا وَلَا إِسْرَافًا». ❷

''اے اللہ! قبیلہ عنزہ کو بقدر ضرورت رزق عطا فرما، جس میں نہ کمی ہو نہ زیادتی (یعنی اسراف و تبذیر نہ ہو)''۔

---

❶ مجمع الزوائد (۴۹۳/۹) المناقب، باب ماجاء في حممة (۱۶۱۰۱) و أورده المصنف في زوائد المسند (۳۸۵۲).

❷ مجمع الزوائد، المناقب، باب ماجاء في عنزة (۱۵/۱۰، ۱۶۵۹۰) والطبراني في الكبير (۵۶/۷) وفي كشف الاستار (۲۸۲۸).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبیلہ نخع کے لیے دُعا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

«شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ لِهٰذَا الْحَيِّ مِنَ النَّخْعِ».

''میں حاضر ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس تو آپ ﷺ اس قبیلہ نخع کے لیے دعا فرما رہے تھے''۔

«أَوْ قَالَ: يُثْنِيْ عَلَيْهِمْ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّيْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ». ❶

''یا فرمایا کہ آپ ﷺ نے ان کی تعریف کی اور میں تمنا کرنے لگا کہ کاش میں بھی انہی میں سے ہوتا''۔

فائدہ: یہ بھی یمن ہی کا ایک قبیلہ تھا۔ یہ اکثر روایات کے بموجب آخری وفد ہے جو ۱۱ھ (محرم) میں مدینہ آیا۔ اس میں دو سو آدمی شریک تھے۔ دراصل یہ لوگ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کر چکے تھے۔ دِلوں کے انقلاب نے تقاضا کیا تو یہ مرکزِ اسلام میں پہنچے۔

رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنا اسلام پیش کیا۔ اس وفد نے اپنے خوابوں کی تعبیریں دریافت کیں اور مختصر قیام کے بعد واپس ہو گئے۔ ❷

وفد نجیب کے ایک فرد کے لیے دُعا

نجیب، کندہ کے قبائل میں سے ایک قبیلے کا نام ہے۔ اس قبیلہ کا ایک وفد جو تیرہ افراد پر مشتمل تھا بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا۔ یہ لوگ اپنے ہمراہ اموال کی زکوٰۃ وصدقات بھی لے آئے تھے۔ ان کی اس بات سے حضور انور ﷺ کو بڑی مسرت ہوئی۔

---

❶ مجمع الزوائد، المناقب، باب ما جاء في النخع (١٦/١٠، ١٦٥٩٥) مسند احمد (١/٤٠٣) و أورده المصنف في زوائد المسند (٣٩٥٧) و في كشف الاستار (٢٨٣٠) رجال أحمد ثقات.

❷ محسن انسانيت (ص/٦٠٠).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرکار ﷺ نے فرمایا کہ:

''یہ زکوٰۃ وصدقات کے اموال انہیں واپس کر دو تا کہ وہ ان اموال کو اپنے علاقہ کے فقراء و مساکین میں تقسیم کر دیں''۔

انہوں نے عرض کی:

''اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم نے اپنے علاقہ کے فقراء میں پہلے اموال تقسیم کیے ہیں جو ان سے بچا ہے وہ لے کر حاضر ہوئے ہیں''۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی حاضر خدمت تھے، ان کی باتیں سن کر فرمایا:

''اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے پاس اہل عرب سے ان جیسا کوئی وفد نہیں آیا''۔

ہادی برحق ﷺ نے فرمایا:

''ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! ہدایت اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے، جس کے ساتھ وہ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان کے دلوں کو اسلام قبول کرنے کے لیے کشادہ کر دیتا ہے''۔

وہ بڑے ذوق وشوق سے قرآن کریم اور سنتوں کے بارے میں دریافت کرتے رہے۔ ان کے اس ذوق وشوق کو دیکھ کر آپ ﷺ نے ان کی طرف خصوصی توجہ مبذول فرمائی۔

انہوں نے واپسی کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے پوچھا:

''واپسی میں اتنی جلدی کیا ہے؟''

عرض کی:

''اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں جلدی یہ ہے کہ واپس جائیں اور جن لوگوں کو پیچھے چھوڑ آئے ہیں، ان کو حضور ﷺ کے رُخ انور کی زیارت اور ملاقات کے بارے میں بتائیں اور جو گزارشات ہم نے پیش کی ہیں اور آپ ﷺ نے ازراہِ کرم جو جوابات ارشاد فرمائے ہیں، ان سے انہیں آگاہ کریں''۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب وہ الوداعی سلام عرض کر کے رخصت ہونے لگے تو آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ان کی طرف بھیجا کہ انہیں انعامات سے سرفراز کریں۔ انہیں اتنا نوازا کہ کسی دوسرے وفد پر ایسی نوازشات نہیں فرمائی تھیں۔ پھر پوچھا:

''تم میں سے کوئی رہ تو نہیں گیا جس کو انعام نہ ملا ہو''۔

عرض کی:

''ایک نوجوان کو ہم اپنے سامان کے پاس چھوڑ آئے تھے۔ اس کے علاوہ سب نے عطیات سے دامن بھر لیا ہے''۔

آپ ﷺ نے اس کو بلانے کا حکم دیا۔ وہ نوجوان حاضر خدمت ہو کر عرض پرداز ہوا کہ

''میں اس وفد کا ایک فرد ہوں جو ابھی ابھی حضور سے انعامات لے کر، جھولیاں بھر کر گیا ہے۔ میری بھی ایک حاجت ہے، اسے پورا فرمائیے''۔

سرکار ﷺ نے پوچھا:

''تمہاری کیا حاجت ہے؟''

عرض کیا:

''اے اللہ کے رسول ﷺ! میری حاجت میرے دوستوں کی حاجت سے مختلف ہے۔ میری عرض یہ ہے کہ میں نے اتنی طویل مسافت فقط اس لیے طے کی ہے کہ میں آپ ﷺ سے دُعا کی التجا کروں کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے، مجھ پر رحم فرمائے اور میرے دِل کو غنی فرمائے''۔

تو آپ ﷺ نے اس کے لیے دُعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَ ارْحَمْهُ وَاجْعَلْ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهِ».

''اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اس پر رحمت نازل کر اور اس کے دِل کو غنی کر دے''۔

پھر فرمایا:

''جس کے لیے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دِل کو غنی کر دیتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اور جس کے لیے بھلائی کا ارادہ نہیں فرماتا تو فقر و تنگ دستی کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے۔ وہ اسے دیکھتا اور پریشان رہتا ہے''۔

پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس نوجوان کو اتنا دو جتنا دوسروں کو دیا ہے۔

کچھ عرصہ بعد اس وفد کے ارکان سے منیٰ کے میدان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی، لیکن وہ جوان ان میں نہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نوجوان کے بارے میں دریافت کیا کہ اس کا کیا حال ہے؟ سب نے اس کے استغناء اور قناعت کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ ہم نے ایسا نوجوان کبھی نہیں دیکھا۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد یمن میں ارتداد کی لہر چل گئی۔ لوگوں کے قدم پھسل گئے لیکن اس نوجوان کے قدموں میں ذرا لغزش نہ آئی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہمیشہ اس کے بارے میں استفسار فرماتے رہے۔ حضر موت کے گورنر زیاد بن ولید کی طرف آپ رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ اس نوجوان کا خاص خیال رکھیں۔ ❶

وفد بنی سعد ہذیم بن قضاعہ کے ایک فرد کے لیے دُعا

حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ نے بتایا کہ میں اپنی قوم کے چند افراد کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا۔ اس وقت ہمارا سارا علاقہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تسلط میں تھا۔ وہاں دو قسم کے لوگ سکونت پذیر تھے، ایک قسم ان کی تھی جنھوں نے سچے دِل سے اسلام قبول کر لیا تھا۔ دوسری قسم ان لوگوں کی تھی جو ابھی کافر تھے لیکن مسلمانوں سے ہراساں رہتے تھے۔ ہم نے مدینہ طیبہ کے ایک کونے میں اپنے خیمے نصب کر دیئے وہاں اپنا سامان رکھنے کے بعد مسجد نبوی کی طرف روانہ ہوئے۔

وہاں پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک مسلمان صحابی کی نماز جنازہ پڑھا رہے تھے۔ ہم پیچھے کھڑے ہو گئے لیکن نماز جنازہ میں شریک نہ ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

❶ أحمد بن زيني دحلان "السيرة النبوية" (۳/۳۵۔ ۳۶) و زاد المعاد (۳/۶۱۵) و خاتم النبيين (۲/۱۱۳۶) و ضياء النبي (٤/٦٨٨)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب نمازِ جنازہ پڑھائی تو ہماری طرف دیکھا۔ اپنے پاس بلایا۔ پوچھا، تم کون ہو؟ ہم نے عرض کی کہ ہم بنی قضاعہ کی شاخ سعد بن ہذیم کے قبیلہ سے ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: ''کیا تم مسلمان ہو؟'' ہم نے عرض کی ''ہاں''۔ پھر پوچھا کہ ''تم نے اپنے مسلمان بھائی کی نماز جنازہ کیوں نہیں پڑھی؟'' ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارا خیال تھا کہ جب تک ہم آپ کی بیعت کا شرف حاصل نہ کرلیں نمازِ جنازہ میں شریک ہونا ہمارے لیے جائز نہیں۔ فرمایا:

''ایسا نہیں، جب اور جہاں تم نے کلمہ شہادت پڑھ لیا، تم مسلمان ہو گئے''۔

پھر ہم نے دست مبارک پر بیعت کر کے اسلام قبول کرلیا اور ہم اپنی قیام گاہ پر واپس آ گئے۔

ہم میں سے جو سب سے کمسن تھا اسے ہم اپنے سامان کے پاس چھوڑ گئے، اس لیے وہ شخص بیعت سے محروم رہا۔ کچھ دیر بعد آپ ﷺ نے ہمیں بلانے کے لیے ایک آدمی بھیجا، ہم حاضر ہو گئے اس وقت ہمارے کمسن پاسبان نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ ہم سب سے کم عمر ہے اور ہمارا خادم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو سب سے کم عمر ہوتا ہے، وہی قوم کا خادم ہوتا ہے''۔ پھر اس کے لیے آپ ﷺ نے دعا فرمائی:

«بَارَكَ اللّٰهُ فِيهِ».

''اللہ تعالیٰ اسے اپنی برکتوں سے نوازے''۔

نعمان کہتے ہیں، آپ ﷺ کی دُعا کی برکت سے وہ علم وفضل میں ہم سب سے برتر ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اس کو ہمارا امام مقرر فرمایا۔ جب ہم نے واپسی کا ارادہ کیا تو نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ہم میں سے ہر ایک کو چند اوقیہ چاندی بطور ہدیہ عطا کریں۔

ہم اپنی قوم کے پاس جب واپس آئے تو ان کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ سارے قبیلہ نے اپنی مرضی سے اسلام قبول کرلیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ احمد بن زینی دحلان لکھتے ہیں کہ اس قبیلہ کے ہر ہر فرد کو بلال رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے پانچ پانچ اوقیہ چاندی عطا فرمائی تھی۔ ❶

قبیلہ ازدشنوءہ والوں کے لیے دُعا

قبیلہ ازد کے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتلایا کہ تمہارے قبیلہ کے ساتھ ظلم وستم ہو رہا ہے اور لوگ انہیں قتل کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے پھر دعا فرما دیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

«اَللّٰھُمَّ ادْفَعْ عَنْھُمْ». ❷

''اے اللہ! ہمارے اہل وطن کا دفاع فرما''۔

فائدہ: یہ قبیلہ کے چند لوگ جو مدینہ آئے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق جو فرمایا تھا کہ فلاں جگہ تمہارے لوگوں کو کاٹا جا رہا ہے۔ جب یہ لوگ اپنے وطن لوٹے تو پتہ چلا کہ اسی روز اور اسی وقت جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے ان کے کئی افراد کو قتل کر دیا گیا۔ پھر جرش کے لوگ مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مرحبا کہتے ہوئے ارشاد فرمایا:

«مَرْحَبًا بِكُمْ أَحْسَنَ النَّاسِ وُجُوْهًا أَنْتُمْ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْكُمْ». ❸

''اے لوگوں سے زیادہ خوبصورت چہرے والو! مرحبا کہتا ہوں، تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں''۔

---

❶ السیرة النبویة از احمد بن زینی دحلان (۳۷/۳) و سبل الهدیٰ (۵۲۳/۶).

❷ ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم (۶۸۲/۴).

❸ ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم از پیر اکرم شاہ صاحب (۶۸۴/۴).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفد بنو فزارہ کے لیے دُعا

رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک سے جب واپس تشریف لائے تو بنو فزارہ کا وفد خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اس وفد کے افراد کی تعداد دس پندرہ کے درمیان تھی اور ان میں عیینہ بن حصین کا بھتیجا حسن بن قیس بھی تھا جو وفد میں سب سے کمسن تھا۔ یہ بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے، انہوں نے اپنے اسلام کا اقرار کیا۔ یہ لوگ اس وقت قحط سالی کے باعث بڑی مشکل میں مبتلا تھے۔ ان کی سواری کے اونٹ ہڈیوں کے ڈھانچ بن چکے تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے ان کے وطن کے حالات دریافت کیے۔

انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! عرصہ دراز گزر گیا ہے، بارش کی ایک بوند نہیں ٹپکی، ہمارے جانور ہلاک ہو گئے ہیں، ہماری زمینیں خشک ہو گئی ہیں اور ہمارے بچے بھوکے مر رہے ہیں۔ خدارا! اللہ تعالیٰ کی جناب میں ہمارے لیے شفاعت فرمائیں تاکہ اللہ ہم پر ابر رحمت برسائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ ان باتوں سے پاک ہے، خرابی ہو تیرے لیے، بھلا میں اللہ کے پاس شفاعت کروں گا لیکن اللہ کس کے پاس شفاعت کرے؟ وہ معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ سب سے بزرگ تر ہے۔ آسمانوں اور زمین میں اسی کا حکم ہے''۔

پھر آپ ﷺ پر رقت طاری ہو گئی اور آپ منبر پر چڑھے، اپنے ہاتھ بلند کیے اور بارش کے لیے دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ اسْقِ بِلَادَكَ وَ بَهَائِمَكَ».

''اے اللہ! اپنے شہروں اور مویشیوں کو سیراب فرما''۔

«وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ».

''اپنی رحمت کو اپنی مخلوق پر پھیلا دے''۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«وَ أَحْيِ بِلَادَكَ الْمَيِّتَةَ».

''اور وہ بستیاں جو قحط سالی کی وجہ سے بنجر ہو چکی ہیں انہیں سرسبز و شاداب کر دے''۔

«اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا مُغِيثًا مُرِيحًا مُرِيعًا وَاسِعًا عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ».

''اے اللہ! ہم پر بارش نازل فرما، جو فریاد رسی کرنے والی ہو، آرام پہنچانے والی ہو سرسبز و شاداب کرنے والی ہو، بڑے وسیع خطہ پر ہو، جلدی ہو، تاخیر سے نہ ہو، نفع دینے والی ہو، ضرر رساں نہ ہو''۔

«اَللّٰهُمَّ سُقْيَا رَحْمَةٍ لَا سُقْيَا عَذَابٍ وَلَا هَدْمٍ وَلَا غَرْقٍ وَلَا مَحْقٍ».

''اے اللہ! یہ تیری رحمت کا باعث ہو، عذاب کا باعث نہ ہو اس سے مکان نہ گریں، مویشی ڈوب نہ جائیں، کوئی چیز جل نہ جائے''۔

«اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَانْصُرْنَا عَلَى الْأَعْدَآءِ».

''اے اللہ! ہمیں بارش سے سیراب فرما اور دشمنوں پر غلبہ عطا فرما''۔

آسمان والے نے آپ ﷺ کی دعا کو قبولیت سے نوازا اور بنو فزارہ کے علاقہ سے قحط سالی کا نام و نشان مٹ گیا۔ [1]

جبلِ رحمت کے لیے دُعا

حضرت کثیر بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''کیا تمہیں پتہ ہے یہ پہاڑ کونسا پہاڑ ہے؟'' پھر فرمایا: ''یہ جبل رحمت جنتی پہاڑوں میں سے ہے''۔

[1] زاد المعاد (٦٢٤/٣) و خاتم النبيين (١١٣٩/٢) و رحمة للعالمين (٢٥٦/١).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيهِ وَ بَارِكْ لِأَهْلِهِ فِيهِ». ❶

''اے اللہ! اس میں برکت فرما، اور اس میں رہنے والوں پر بھی برکت نازل فرما''۔

اہل بصرہ کے لیے دُعا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک جگہ بصرہ ہے جس کے رہنے والے قبیلہ کے اعتبار سے سخت ہیں اور مساجد بہت زیادہ ہیں۔ اسی طرح مؤذن بھی بہت زیادہ ہیں:

«يَدْفَعُ اللّٰهُ عَنْ أَهْلِهَا الْبَلَاءَ مَالَا يُدْفَعُ عَنْ سَائِرِ الْبِلَادِ». ❷

''اللہ دور کر دے اس کے رہنے والوں سے مصائب کو، ایسی خاص رحمت سے جس طرح کسی شہر والوں کے لیے نہیں ہوا''۔

اہل قزوین کے لیے دُعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ إِخْوَانِيْ بِقَزْوِيْنَ» ثَلَاثًا. ❸

''اللہ رحم فرمائے میرے بھائی قزوین والوں پر''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین بار ارشاد فرمائی۔

فائدہ: قزوین دیلم کے علاقوں میں سے ایک علاقہ ہے جسے امت محمدیہ کے لوگ فتح کریں گے۔

---

❶ كنز العمال (١٢/١٣٥) في الفضائل الأمكنة والأزمنة (٣٥١١٨) طب.

❷ كنز العمال (١٢/١٣٧) في فضائل البصرة (٣٥١٤٦).

❸ كنز العمال (١٢/١٣١) في الفضائل (٣٥٠٨٩).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ قزوین کیا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یہ ایک شہر ہے اور اس علاقہ میں جنگ ہوگی اور جو لوگ اس جنگ میں شہید ہوں گے وہ اہل بدر کے شہداء کے مقام میں ہوں گے''۔ ❶

اہل طائف کے لیے دُعا

شوال ۱۰ ر نبوت ۶۱۹ء میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم طائف تشریف لے گئے۔ یہ مکے سے تقریباً ساٹھ میل دور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کا غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ نے طائف والوں کو توحید کی دعوت دی لیکن طائف والوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھروں اور گالیوں سے دھتکار دیا اور اوباش بچوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا۔ وہ آپ کو گالیاں دیتے پتھر مارتے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم اطہر لہولہان ہوگیا۔ ایسے موقع پر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کچھ نہ کہا، بلکہ ان کے لیے دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ». ❷

''اے اللہ! میری قوم کو ہدایت نصیب فرما، بلاشبہ یہ مجھے نہیں جانتے''۔

مجھ پر مصیبتوں کے پہاڑ توڑے گئے:

فائدہ: حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: ''کیا اُحد کے دِن سے بڑھ کر بھی کوئی سخت دِن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آیا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ''عائشہ! تمہاری قوم قریش نے مجھ پر مصیبتوں کے کتنے ہی پہاڑ گرائے ہیں لیکن سب سے بڑی مصیبت کی جو چٹان مجھ پر گری وہ ان لوگوں کی جانب سے طائف کی گھاٹی میں اس وقت گری جب میں نے (وہاں کے سردار کنانہ) بن عبد یالیل بن عبد کلال کے ہاں اپنے آپ کو پیش کیا تھا۔ لیکن میں نے جس ارادے کا اظہار کیا اس کا اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ چنانچہ میں وہاں سے رنجیدہ ہو کر جدھر کو

---

❶ کنز العمال ۱۲/۱۳۱، ۳۵۰۹۰، ۳۵۰۹۱۔

❷ احمد (۱/ ۳۸۰) الشفاء لقاضی عیاض (ص/ ۴۷) دارمی (۲۴۷۱)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرا رُخ تھا ادھر ہی کو چل دیا۔ پھر جب مجھے کچھ قرار آیا تو میں "قرن الثعالب" کے مقام پر تھا۔ وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بادل مجھ پر سایہ کیے ہوئے ہے۔ میں نے سر اٹھاتے ہوئے نظر دوڑائی تو اس میں سے جناب جبریل علیہ السلام نمودار ہوئے۔ انہوں نے مجھے آواز دے کر کہا:

«إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَ قَدْ بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ».

"آپ ﷺ کی قوم نے جناب کو جو جو کہا اور آپ ﷺ سے جو سلوک کیا، اللہ نے وہ سب کچھ سن لیا ہے۔ اب آپ ﷺ کی جانب پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے، تاکہ آپ ﷺ ان منکرین کے ساتھ جو سلوک کرنا چاہیں، اس کا حکم پہاڑوں کے فرشتے کو کر دیں"۔

اب پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی اور سلام کہا۔ اور کہا:

«يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذٰلِكَ فِيمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ».

"اے محمد ﷺ! آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں۔ اگر آپ ﷺ پسند فرمائیں تو میں مکہ کے دو پہاڑ (ابوقبیس اور قیقعان) کے درمیان اہل طائف کو (چکی کے دو پاٹوں کے درمیان آٹے کی طرح) پیس کر رکھ دوں"۔

اس پر اللہ کے نبی ﷺ نے پہاڑوں کے فرشتے کو جواب دیا:

«بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا». ❶

"نہیں، بلکہ میں تو اُمید لگائے بیٹھا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں سے ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جو صرف ایک اکیلے اللہ کی عبادت کریں گے اور وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں بنائیں گے"۔

---

❶ صحيح بخاري، بدء الخلق، باب إذا قال أحدكم آمين والملائكة في السماء... (۳۲۳۱).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل مَقبُرہ کے لیے دُعا

حضرت عطاء خراسانی رحمۃ اللہ علیہ سے مرسل روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ أَهْلَ الْمَقْبَرَةِ تِلْكَ مَقْبَرَةٌ تَكُوْنُ بِعَسْقَلَانَ». ❶

''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے مقبرہ کے باسیوں پر۔ اور یہ مقبرہ عسقلان میں (ایک شہر) ہے''۔

خُرافہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ خُرَافَةَ إِنَّهُ كَانَ رَجُلًا صَالِحًا». ❷

''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے خرافہ پر یقیناً وہ ایک نیک آدمی تھا''۔

وفد ذومرّہ کے لیے دُعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مدینہ منورہ میں اس وفد کے ایک نوجوان حارث نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے ہاں قحط سالی ہے، ہر چیز کی شدید قلت ہے۔ مویشیوں کے لیے چارہ تک ختم ہو چکا ہے، ہمارے لیے دعا فرمائیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دُعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ اسْقِهِمُ الْغَيْثَ». ❸

''اے اللہ! انہیں بارش سے سیراب فرما''۔

---

❶ سنن سعيد بن منصور (٢٤١٥) والقول المسدد لابن حجر عسقلانیؒ (٢٧) واللآلی المصنوعة للسيوطی (٢٤٠/١) و جمع الجوامع (٣٦٠/٤) (١٢٤٨٦).

❷ جمع الجوامع (٣٦٠/٤) (١٢٤٨٩).

❸ زاد المعاد (٦٦١/٣) و سبل الهدى (٦٣٠/٦).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: ذومرہ کا ایک وفد جو تیرا افراد پر مشتمل تھا مدینہ آیا، ان کے رئیس کا نام حارث بن عوف تھا۔ انہوں نے ذکر کیا کہ ہمارا نسب رسالت مآب ﷺ کے نسب سے ملتا ہے اور کہا کہ ہمارا جد اعلیٰ لوی بن غالب ہے۔ آپ نے یہ سن کر تبسم فرمایا اور وہ لوگ چند دن مدینہ میں مقیم رہے اور پھر اپنے علاقہ میں چلے گئے۔ وہاں جا کر دیکھا تو ہر طرف سرسبز اور شاداب کھیتیاں لہرا رہی تھیں اور قحط سالی مٹ چکی تھی۔ ❶

وفد سلامان کے لیے دُعا

قبیلہ سلامان کا ایک وفد اپنے اسلام قبول کرنے کا اعلان کرنے کے لیے خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اس وفد کے افراد کی تعداد سات تھی اور انہی میں حضرت ضبیب یا حبیب بن عمرو بھی شامل تھے۔ آپ ﷺ سے ان کی ملاقات اس وقت ہوئی جب رحمت دو عالم ﷺ مدینہ طیبہ سے باہر اپنے غلام کی نمازِ جنازہ پڑھنے کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ آپ ﷺ کو دیکھا تو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے جواب دیا۔ انہوں نے اپنی غرض بتائی کہ ہم قبیلہ سلامان سے ہیں اور آپ سے بیعت کرنے آئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ آپ ﷺ سے کئی طرح کے سوالات دریافت کیے۔ آپ ﷺ نے ان کے جوابات دیئے۔

پھر کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم قحط سالی کا شکار ہیں، ہمارے لیے بارش کی دُعا کر دیں۔ آپ ﷺ نے بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ اسْقِهِمُ الْغَيْثَ فِيْ دَارِهِمْ».

"اے اللہ! ان کے علاقہ میں بارانِ رحمت فرما اور ان کو سیراب کر"۔

چند دِن مدینہ میں رہنے کے بعد جب اپنے وطن واپس ہوئے تو معلوم پڑا کہ جس دِن اور جس وقت رسول اللہ ﷺ نے دعا کی، اسی وقت بارش برسی اور سبھی کو سیراب کر گئی۔

---

❶ خاتم النبيين (۲/۱۱۴۳).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ وفد بعض کے نزدیک ماہ صفر ۱۰ھ میں اور بعض کے نزدیک ماہ شوال ۱۰ھ میں حاضری کی سعادت سے بہرہ ور ہوا۔ ❶

حج کرنے والے کے لیے دُعا

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ وَلِمَنْ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ». ❷

''اے اللہ! حج کرنے والے کی مغفرت فرما اور اس کی بھی جس کے لیے حاجی استغفار کرے''۔

فائدہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا، حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا اللہ کے مہمان ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں بلایا تو انہوں نے اس کی دعوت کو قبول کیا اور پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا تو اس نے انہیں عطا کر دیا''۔ ❸

حج ارکانِ اسلام میں سے ایک رکن ہے۔ ہر صاحب استطاعت پر زندگی میں ایک بار حج کرنا فرض ہے۔ اس کی فضیلت و اہمیت کا اندازہ اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے والوں کے لیے دُعائے استغفار کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اللہ ہر آدمی کو حج و عمرہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

مسافر کے لیے دُعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لایا اور کہنے لگا میں سفر پہ جا رہا ہوں، مجھے کوئی وصیت کیجیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ سبل الهدى (٦/٥٢٥) و خاتم النبيين (١٥٠/٢) والسيرة النبوية (٤٦/٣).

❷ كنز العمال (٥٥/٥) الحج. باب في فضائله و وجوبه و آدابه (١٢٣٧٩).

❸ ابن ماجه. المناسك. باب فضل دعاء الحاج (٢٨٩٣) و صحيح الترغيب (١١٠٨).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ سے ڈرتا رہ اور ہر اونچی جگہ پر اللہ کی بڑائی بیان کرنا''۔

پھر جب وہ شخص جانے کے لیے پھرا تو آپ ﷺ نے اسے یوں دعا دی:

«اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ وَ هَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ». ❶

''اے اللہ! اس کے سفر کی دوری کو لپیٹ دے اور سفر کو اس کے لیے آسان کر دے''۔

حج میں سر منڈوانے والوں کے لیے دُعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ».

''اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر رحم فرما''۔

ایک دوسری روایت میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ». قَالُوْا: وَ لِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ». قَالُوْا: وَ لِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ: «وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ». ❷

فائدہ: ۱۰ ذوالحجہ کو حاجیوں پر لازم ہے کہ قربانی وغیرہ سے فارغ ہو کر اپنا سر منڈوائیں لیکن اگر کچھ بال کتروا لیے جائیں تو بھی جائز ہے۔ لیکن افضل یہی ہے کہ سر کو منڈوا دیا جائے جیسا کہ دعائیہ کلمات سے معلوم ہوتا ہے۔ البتہ حجۃ الوداع کے متعلق آتا ہے کہ:

---

❶ جامع ترمذی. الدعوات. باب منه وصية المسافر بتقوى الله والتكبير على كل شرف (٣٤٤٥)، و ابن خزيمة (٢٥٦١)، و احمد (٢/٣٢٥).

❷ صحيح بخاري. الحج. باب الحلق والتقصير عند الإحلال (١٧٢٧) (١٨٢٨) و مسلم (١٣٠٢) و ابن ماجه (٣٠٤٣) و احمد (٢/٢٣١) و البيهقي (٥/١٣٤).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«حَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ وَ طَائِفَةٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ وَ قَصَّرَ بَعْضُهُمْ». ❶

''نبی کریم ﷺ اور آپ کے بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے سر منڈوایا لیکن بعض نے بال کتروائے''۔

شادی کرنے والے کے لیے دُعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کسی کو دیکھتے کہ اس نے شادی کی ہے تو آپ ﷺ اسے یہ دُعا دیتے:

«بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَ بَارَكَ عَلَيْكَ وَ جَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ». ❷

''اللہ تعالیٰ تیرے لیے برکت کرے اور تجھ پر برکت کرے اور تم دونوں کو خیر و بھلائی میں جمع کر دے''۔

فائدہ: دولہا، دلہن کو شادی کی مبارک باد دینے کے لیے یہی مسنون الفاظ استعمال کرنے چاہئیں جو رسول اللہ ﷺ نے کہے۔ کیونکہ یہ الفاظ مبارکباد بھی ہیں اور دعائیہ کلمات بھی۔ جن کا اثر ساری زندگی رونما ہوتا رہتا ہے۔ دورِ حاضر میں عام لوگوں کی شادیوں میں اس سنت عظیمہ کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ ہر ایک کو اس سنت کے احیاء میں کوشاں ہونا چاہیے۔

اُمت محمدیہ کی سحری کے لیے دُعا

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي سُحُورِهَا تَسَحَّرُوا وَ لَوْ بِشُرْبَةٍ مِّنْ

---

❶ بخاری. الحج. باب الحلق والتقصير عند الاحلال (١٧٢٩) و مسلم (١٣٠٢).

❷ ابو داود. النكاح. باب ما يقال للمتزوج (٢١٣٠) والترمذی (١٠٩١) و ابن ماجه (١٩٠٥) و ابن حبان (٤٠٥٢) والحاكم (٢/١٨٣) واحمد (٢/٣٨١) والبيهقی (١٤٨/٧). شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَّاءٍ وَلَوْ بِتَمْرَةٍ». ❶

''اے اللہ! میری اُمت کی سحری میں برکت فرما، سحری کرو اگرچہ پانی کے ایک گھونٹ یا چند کھجوروں سے کرو''۔

فائدہ: یہود و نصاریٰ اور مسلمانوں کے روزوں میں فرق سحری ہی سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے سحری کرنے کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''سحری کھایا کرو، کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے''۔ ❷

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''برکت تین اشیاء میں ہے: جماعت میں، ثرید کھانے میں اور سحریوں میں''۔ ❸

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں اور فرشتے ان کے لیے دُعا کرتے ہیں''۔ ❹

بیت اللہ کی تعظیم کرنے والے کے لیے دُعا

حضرت وصفین بن عطاء سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ أَكْرَمَ الْقِبْلَةَ أَكْرَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى». ❺

''جس نے قبلہ (بیت اللہ) کی تعظیم کی، اللہ اسے عزت عطا فرمائے''۔

---

❶ ابونعیم في الحلية (٥/٢٤٦) و كنز العمال (٢٣٩٧٨) (٢٤٤٦٠) و تاريخ ابن عساكر (١٠٧/٢) و جمع الجوامع (١١٠/٢).

❷ بخاري. الصوم. باب بركة السحور من غير ايجاب (١٩٢٣).

❸ صحيح ترغيب. الصوم. باب الترغيب في السحور سيما بالتمر (١٠٦٥).

❹ صحيح الترغيب. الصوم. ايضًا (١٠٦٦) و ابن حبان (٣٤٦٧).

❺ كنز العمال ١٢/ ٩٠) الفضائل. باب فضائل الأمكنة والأزمنة (٣٤٦٤١).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اللہ رب العزت کے ہاں بیت اللہ، مسجد حرام کی بہت زیادہ عزت و مقام ہے۔ بلکہ اس کی عزت کرنا اور تعظیم بجالانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ابرہہ جو یمن سے ہاتھیوں کا لشکر لے کر آیا تھا، اس کے گھر کو گرانے کے لیے، اللہ نے اس کا اتنا عبرت ناک انجام کیا کہ قرآن میں سارا قصہ قیامت تک کے لوگوں کو سنا دیا۔

حضرت عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوْا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيْمِهَا فَإِذَا ضَيَّعُوْا ذٰلِكَ هَلَكُوْا». ❶

''یہ اُمت ہمیشہ بھلائی پر رہے گی جب تک اس بیت اللہ کی تعظیم کا صحیح حق ادا کرتی رہے گی، جب وہ اس کی حرمت کو ضائع کرے گی تباہ ہو جائے گی''۔

اُمت محمدیہ کی صبح میں برکت کے لیے دُعا

حضرت صخر بن وداعہ الغامدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا».

''اے اللہ! میری اُمت کی صبحوں میں برکت عطا فرما''۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی دستہ یا لشکر روانہ کرتے تو دن کے ابتدائی حصے میں روانہ کرتے تھے۔ حضرت صخر بن وداعہ رضی اللہ عنہ ایک تاجر تھے، وہ اپنی تجارت کا سامان دن کے ابتدائی حصے میں روانہ کیا کرتے تھے۔ تو وہ امیر ہو گئے اور ان کے مال میں اضافہ ہو گیا۔ ❷

اپنی قوم کی بخشش کی دُعا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کے لیے

---

❶ كنز العمال: ١٢/ ٩٠، ٣٤٦٤٤.

❷ صحيح الترغيب، البيوع، باب الترغيب فى البكور فى طلب الرزق (١٦٩٣) و ابو داود (٢٦٠٦) والترمذى (١٢١٢) و ابن ماجه (٢٢٣٦).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دُعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ». ❶

''اے اللہ! میری قوم کی مغفرت فرما، یقیناً یہ مجھے نہیں جانتے''۔

اُمت کی بخشش کی دُعا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تلاوت فرمائی کہ:

﴿ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَ مَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (سورة ابراهيم: ٣٦/١٤)

''اے میرے پالنے والے (معبود)! انہوں نے بہت سے لوگوں کو راہ سے بھٹکا دیا ہے، پس میری تابعداری کرنے والا میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو تو بہت ہی معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

اور عیسیٰ علیہ السلام کا قول (جو کہ قرآن میں منقول ہے) کہ:

﴿ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ (سورة المائدة: ١١٨/٥)

''اگر تو ان کو سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف فرما دے تو تو زبردست ہے، حکمت والا ہے''۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا:

«اَللّٰهُمَّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ» وَ بَكٰى.

''اے اللہ! میری اُمت، میری اُمت''، اور رونے لگے۔

---

❶ صحيح بخاري، أحاديث الأنبياء، باب (دون ترجمة) (٣٤٧٧) (٦٩٢٩) و ابن ماجه (٤٠٢٥) و احمد (٣٨٠/١) والدارمي (٢٤٧١).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اے جبریل (علیہ السلام)! تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور تیرا رب خوب جانتا ہے، لیکن تم جا کر ان سے پوچھو کہ وہ کیوں روتے ہیں؟''

جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں روتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب حال بیان کیا۔ جبریل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے جا کر عرض کی، حالانکہ وہ تو خود خوب جانتا تھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اے جبریل (علیہ السلام)! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جا اور کہہ کہ ہم تمہیں تمہاری اُمت کے بارے میں خوش کر دیں گے اور ناراض نہیں کریں گے''۔ ❶

اُمت کی مغفرت کے لیے دُعا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسجد میں قراءت کے اختلاف کا مسئلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سمجھایا کہ اسے سات قراءت پر پڑھنا درست ہے۔ پھر اُمت کے لیے دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِيْ». ❷

''اے اللہ! میری اُمت کی مغفرت فرما، اے اللہ! میری اُمت کی مغفرت فرما''۔

خوفِ الٰہی سے رونے والی آنکھ کے لیے دُعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ عَيْنًا بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ». ❸

''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایسی آنکھ پر جو اللہ کے ڈر سے روتی ہے''۔

---

❶ صحيح مسلم، الإيمان، باب دعاء النبي لأمته و بكائه شفقة عليهم (٤٩٩) (٢٠٢).

❷ صحيح مسلم، المساجد، باب بيان أن القرآن على سبعة أحرف و بيان معناه (٨٢٠) و احمد (١٢٤/٥).

❸ جمع الجوامع (٣٦٠/٤) (١٢٤٩٧).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اللہ کے ڈر کی وجہ سے جس آنکھ سے آنسو نکل جاتا ہے اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

''دو آنکھوں پر جہنم کی آگ حرام ہے۔ ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر کی وجہ سے رو پڑی اور دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری''۔ ❶

اور فرمایا:

«مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى أُصِيبَ الْأَرْضُ مِنْ دُمُوعِهِ لَمْ يُعَذَّبْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». ❷

''جو اللہ کو یاد کر کے اللہ کے خوف سے اتنا روئے کہ اس کے آنسو زمین پر گریں تو قیامت کے دن اس پر عذاب نہیں ہوگا''۔

اسی طرح روزِ قیامت اسے سایہ عرش بھی نصیب ہوگا۔ اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ (سورة الرحمن : ٥٥/٣٦)

''اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا، اس کے لیے دو جنتیں ہیں''۔

اپنی اہلیہ کو نماز کے لیے بیدار کرنے والے کے لیے دُعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَ أَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ». ❸

❶ ترمذي، الجهاد، باب ما جاء في فضل الحرس في سبيل الله (١٦٣٩) و صحيح الجامع الصغير (٤١١٣).

❷ مستدرك حاكم (٤/٢٦٠) في التوبة والانابة.

❸ ابو داود، الصلاة، باب قيام الليل (١٣٠٨) والنسائي (٣/٢٠٥) وابن ماجه (١٣٣٦) و احمد (٢/ ٢٥٠، ٤٣٦/٢) و ابن حبان (٦٤٧) و ابن ابي شيبة في المصنف (٢/٢٧١) و جمع الجوامع (٤/٣٦٠، ١٢٤٩١)۔ اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایسے آدمی پر جو قیام اللیل کے لیے اٹھتا ہے اور ساتھ اپنی بیوی کو بھی بیدار کرتا ہے۔ تاکہ وہ بھی نماز ادا کرے۔ اگر وہ بیوی اٹھنے سے انکار کرتی ہے (یا سستی کرتی ہے) تو یہ پانی کے چھینٹے اس کے چہرے پر مارتا ہے''۔

فائدہ: رات کی نماز کو، نمازِ تہجد، قیام اللیل، نفلی نماز اور نمازِ تراویح کا نام دیا جاتا ہے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَ هُوَ قُرْبَةٌ لَّكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ وَ مُكَفِّرَةٌ لِّلسَّيِّئَاتِ وَ مَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ». ❶

''تہجد ضرور پڑھا کرو، کیونکہ وہ تم سے پہلے صالحین کی روش ہے اور تمہارے لیے قربِ الٰہی کا سبب ہے اور گناہوں کے دور ہونے کا سبب ہے اور یہ گناہوں سے باز رکھنے والا ہے''۔

اپنے خاوند کو نماز کے لیے بیدار کرنے والی عورت کے لیے دُعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَ أَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰى فَإِنْ أَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ». ❷

''اللہ تعالیٰ ایسی عورت پر رحم فرمائے جو نماز (تہجد) کے لیے رات کو بیدار ہوتی ہے اور نماز پڑھتی ہے اور اپنے خاوند کو بیدار کر لیا اس نے نماز پڑھی اور اگر وہ (نیند کے غلبہ کی وجہ سے) انکار کرتا ہے تو پانی کے چھینٹے مارتی ہے''۔

---

❶ ترمذی. الدعوات. باب فی دعاء النبی ﷺ (۳۵۴۹) و ابن خزیمة (۱۳۵) والطبرانی فی الکبیر (۱۰۹/۸). یہ حدیث صحیح ہے۔

❷ ابو داؤد. الصلاة. باب قیام اللیل (۱۲۷۱) والنسائی فی قیام اللیل، و احمد (۲/ ۲۵۰_ ۴۳۶)، وابن ماجه (۱۳۳۶) و مستدرک حاکم (۱/ ۳۰۹).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر میت کی تدفین کے بعد آپ ﷺ کی دُعا

جب نبی کریم ﷺ کسی میت کی تدفین سے فارغ ہوتے تو آپ ﷺ اس کے لیے یہ دعا فرماتے:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ». ❶

''اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اور اے اللہ! اسے (سوالوں کے جواب میں) ثابت قدمی دے''۔

بیمار کے لیے آپ ﷺ کی دُعا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے، جب کوئی کسی بیمار کے پاس جائے تو یہ دعا دے (خود آپ ﷺ بھی یہی دعا دیا کرتے تھے):

«اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا أَوْ يَمْشِي لَكَ إِلٰى جَنَازَةٍ». ❷

''اے اللہ! اپنے بندے کو شفا عطا فرما، تیرے لیے دشمن کو قتل کرے گا یا تیری خاطر کسی جنازے کے پیچھے چلے گا''۔

اور یہ الفاظ بھی آپ ﷺ مریض کو کہا کرتے تھے:

«لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ». ❸

''کوئی حرج نہیں، یہ بیماری ان شاء اللہ تمہارے گناہوں کو ختم کر کے تجھے پاک کرنے والی ہے''۔

---

❶ ابوداؤد، الجنائز، باب الاستغفار عند القبر للميت (۳۲۲۱) صحیح ابی داؤد (۲۷۵۸) والحاکم ۱/ ۳۷۰، والبیهقی ۴/ ۵۶۔

❷ ابوداؤد، الجنائز، باب الدعاء للمريض عند العيادة (۳۱۰۷) و احمد (۲/ ۱۷۲) وسلسلة الأحاديث الصحيحة (۱۵۰۴)۔ اس روایت کو شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

❸ صحیح بخاری، المرض، باب عيادة الأعراب (۵۶۵۶)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھولی آیت یاد کروانے والے کے لیے دُعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو مسجد میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَحِمَهُ اللّٰهُ، لَقَدْ أَذْكَرَنِي آيَةً كُنْتُ أُنْسِيتُهَا». ❶

''اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے، اس نے مجھے وہ آیت یاد کروادی ہے جو میں بھولا دیا گیا تھا''۔

عصر سے پہلے چار سنتیں پڑھنے والے کے لیے دُعا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا». ❷

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں''۔

مکہ میں ہجرت سے رہ جانے والے کمزور صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے دُعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ». ❸

---

❶ صحیح مسلم، فضائل القرآن، باب الأمر بتعهد القرآن و كراهة قول نسيت آية كذا وجواز قول أنسيتها: ۱۸۳۸، ۱۸۳۷، ۷۸۸.

❷ ابوداود، الصلاة، باب صلاة قبل العصر (۱۲۷۱) و صحيح ابي داود (۱۱۳۲) والترمذي (۴۳۰) واحمد (۱۱۷/۲) و ابن خزيمة (۱۱۹۳) و ابن حبان (۲۴۵۳) والبيهقي (۴۷۳/۲)۔ یہ روایت صحیح ہے۔

❸ صحيح بخاري، الدعوات، باب الدعاء على المشركين (۶۳۹۳) (۷۹۷)، مسلم، المساجد، باب استحباب القنوت في جميع الصلاة اذا نزلت بالمسلمين نازلة (۱۵۳۹)، والنسائي (۱۰۷۲) و ابن ماجه (۱۲۴۴) و تحفة الأشراف (۱۳۱۳۲).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! کمزور و ناتواں مومنوں کو نجات دے، اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی پکڑ کو سخت کر دے، اے اللہ! وہاں ایسا قحط پیدا کر دے جیسا کہ یوسف کے زمانہ میں ہوا تھا''۔

فائدہ: ہجرت نبوی کے بعد کچھ کمزور مساکین مسلمان مکہ میں رہ کر کفار مکہ کے ہاتھوں تکلیف اٹھا رہے تھے۔ ان ہی کے لیے آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی جو قبول ہوئی اور مظلوم اور ضعفاء مسلمانوں کو ان کے شر سے نجات ملی۔ مشرکین مکہ آخر میں مسلمان ہوئے اور بہت سے تباہ ہو گئے۔ واللہ اعلم!

بچوں کے لیے دُعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

«كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ».

''نبی کریم ﷺ کے پاس بچوں کو لایا جاتا تو آپ ﷺ ان کے لیے دُعا کرتے تھے''۔

ایک مرتبہ ایک بچہ لایا گیا، اور اس نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور پیشاب کی جگہ پر اسے ڈالا، کپڑے کو دھویا نہیں۔ ❶

فائدہ: آپ ﷺ بچوں پر نہایت شفقت کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کا معمول تھا کہ سفر سے تشریف لاتے تو راہ میں جو بچے ملتے ان میں سے کسی کسی کو اپنے ساتھ سواری پر آگے پیچھے بٹھا لیتے۔

ایک دفعہ آپ ﷺ کے پاس کہیں سے کپڑے آئے جن میں ایک سیاہ چادر بھی تھی جن میں دونوں طرف آنچل تھے۔ آپ ﷺ نے حاضرین سے کہا: ''یہ چادر کس کو دوں؟'' لوگ چپ رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اُمِ خالد کو لاؤ'' (یہ اس قدر چھوٹی تھیں

---

❶ صحیح بخاری، الدعوات، باب الدعاء للصبیان بالبرکة و مسح رؤوسهم (٦٣٥٥).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ لوگ انہیں گود میں اٹھا کر لائے)۔ وہ آئیں تو آپ ﷺ نے ان کو پہنایا اور دو دفعہ فرمایا: ''پہننا اور پرانی کرنا''۔ چادر میں جو بوٹے تھے آپ ﷺ ان کو دکھا دکھا کر فرماتے تھے: ''اُمّ خالد دیکھنا یہ سنہ ہے یہ سنہ ہے (حبشی زبان میں حسنہ کو سنہ کہتے ہیں)''۔ ❶

ایک صحابی رسول ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں بچپن میں انصار کے نخلستان میں چلا جاتا اور ڈھیلوں سے مار کر کھجوریں گراتا۔ لوگ مجھ کو خدمت اقدس ﷺ میں لے گئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ ''ڈھیلے کیوں مارتے ہو؟'' میں نے کہا کھجوریں کھانے کے لیے۔ ارشاد فرمایا کہ:

''کھجوریں جو زمین پر ٹپکتی ہیں ان کو اٹھا کر کھا لیا کرو، ڈھیلے نہ مارو''۔

یہ کہہ کر میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی۔ ❷

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ میں نماز شروع کرتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں کہ دیر میں ختم کروں گا۔ دفعتاً صف سے کسی بچہ کے رونے کی آواز آتی ہے تو مختصر کر دیتا ہوں کہ اس کی ماں کو تکلیف ہوتی ہوگی۔ ❸

یہ محبت اور شفقت مسلمان بچوں تک محدود نہ تھی بلکہ مشرکین کے بچوں پر بھی اسی طرح لطف فرماتے تھے۔ ایک دفعہ ایک غزوہ میں چند بچے جھپٹ میں آ کر مارے گئے۔ آپ ﷺ کو خبر ہوئی تو نہایت آزردہ ہوئے۔ ایک صاحب نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مشرکین کے بچے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مشرکین کے بچے بھی اچھے ہیں۔ خبردار! بچوں کو قتل نہ کرو، خبردار! بچوں کو قتل نہ کرو، ہر جان خدا ہی کی فطرت پر پیدا ہوتی ہے''۔ ❹

آپ ﷺ بچوں کو چومتے اور ان سے پیار کرتے تھے جیسا کہ متعدد احادیث میں موجود ہے۔

---

❶ صحیح بخاری، اللباس، باب ما یدعی لمن لبس ثوبا جدیدا (۵۸۴۵).

❷ ابوداؤد، الجهاد، باب في ابن السبيل يأكل من التمر و يشرب من اللبن اذا مرّبه (۸۵۱).

❸ صحيح بخاري، الصلاة، الاذان، باب من أخف الصلاة عند بكاء الصبي (۷۰۹) و مسلم (۴۷۰).

❹ مسند أحمد (۴۳۵/۳).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہرے دار کے لیے دُعا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ حَارِسَ الْحَرَسِ». ❶

''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے پہرہ دینے والے پہرے دار پر''۔

فائدہ: حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں نکلے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رات کے وقت) ہمیں اونچی جگہ لے گئے، جہاں ہمیں سخت سردی لگی۔ یہاں تک کہ ہم زمین میں گڑھے کھود کر ان میں گھس گئے اور اپنی ڈھالیں اپنے اوپر ڈال لیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حالت دیکھی تو فرمایا: ''کون ہے جو آج رات پہرہ داری کرے؟ میں اس کو ایسی دعا دوں گا کہ جس سے وہ اپنا مقام پائے گا''۔ انصار میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں پہرہ دوں گا۔

«فَتَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالدُّعَاءِ فَأَكْثَرَ مِنْهُ».

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دُعا کرنی شروع کی اور بہت زیادہ دُعا دی''۔

ابوریحانہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں نے بھی کہا کہ میں پہرہ داری کروں گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی دعا دی لیکن پہلی دعا کی نسبت کم۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جہنم کی آگ کو اس آنکھ پر حرام کر دیا گیا ہے جو اللہ کے خوف سے روئے اور اس آنکھ پر بھی جہنم کی آگ حرام ہے جو اللہ کے راستے میں جاگے''۔ ❶

اللہ کے راستے میں بیدار رہنے والی آنکھ کے لیے دُعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ النسائي، الجهاد، باب ثواب عين سهرت في سبيل الله (١٥/٦) و أحمد (١١٤/٤) و مستدرك حاكم (٨٣/٣).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«رَحِمَ اللّٰهُ عَيْنًا سَهِرَتْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ». ❶

''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایسی آنکھ پر جس نے اللہ کی راہ میں بیدار رہ کر رات گزاری''۔

فائدہ: حراسہ، راہ الٰہی میں پہرہ دینے کو کہتے ہیں۔ اور جو آنکھ فی سبیل اللہ جاگ کر پہرہ دیتی ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم کی آگ حرام کر دی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دو آنکھیں ایسی ہیں جن پر جہنم کی آگ حرام ہے:

❶ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے رو پڑی

❷ وَ عَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

وہ آنکھ جس نے اللہ کی راہ میں رات کو پہرہ دیا''۔ ❷

دنیا کی نظر میں کمزور لوگوں کے لیے دُعا

حضرت ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسل بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ قَوْمًا يَحْسَبُهُمُ النَّاسُ مَرْضٰى وَمَا هُمْ بِمَرْضٰى». ❸

''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایسی قوم پر کہ جنہیں لوگ مریض (کمزور) سمجھتے ہیں، حالانکہ وہ مریض نہیں ہوتے''۔

---

❶ جمع الجوامع (۳۶۱/٤)، (۱۲٤۹۷).

❷ ترمذی، الجهاد، باب ما جاء في فضل الحرس في سبيل الله. والحاكم (۸۲/۲).

❸ كنز العمال (۱٦٥۹۱) و جمع الجوامع (۳٦۱/٤)، (۱۲٥۰۱) والزهد لابن المبارك (۳۰).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل وعیال وادب سکھانے والے کے لیے دعا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً عَلَّقَ فِيْ بَيْتِهٖ سَوْطًا يُؤَدِّبُ بِهٖ أَهْلَهٗ». ❶

''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایسے آدمی پر جس نے اپنے گھر کے کونے میں کوڑا اس لیے رکھا ہے تاکہ اپنے اہل وعیال کو تأدیب سکھا سکے''۔

فائدہ: مفہوم یہ ہے کہ ایسے آدمی پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے جو اپنے گھر والوں، بیوی بچوں کی پرورش کا خاص خیال رکھتا ہے۔ انہیں اسلامی نہج پر زندگی گزارنے کے طور طریقے سکھاتا ہے اور ضرورت پڑنے پر ڈانٹ ڈپٹ کے ساتھ ساتھ اگر ضرب کاری کی نوبت آجائے تو اس کو بھی زیر استعمال لاتا ہے۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل وعیال کے متعلق روزِ قیامت اس سے سوال ہوگا۔ اس لیے ان کی تربیت کا خاص خیال رکھے۔ ورنہ روزِ قیامت یہی اہل وعیال اسے جہنم کا ایندھن بنا دیں گے۔ جیسا کہ قرآن وسنت سے اس کی نصوص ملتی ہیں۔

زبان کی حفاظت کرنے والے کے لیے دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً أَصْلَحَ لِسَانَهٗ». ❷

''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایسے شخص پر جس نے اپنی زبان کی اصلاح کی''۔

---

❶ کنز العمال (٤٤٩٤٥) و کشف الخفاء للعجلونی (٨٢/٢) الکامل فی الضعفاء لابن عدی ١٦٤٢/٤، وجمع الجوامع (١٢٤٨٥)، ٣٥٩/٤.

❷ کنز العمال (٢٩٣٤٤) (٦٨٩٥) مسند شهاب (٥٨٠) و کشف الخفاء للعجلونی (٤٠٠/١-٥١٣) تذکرة الموضوعات للفتنی (٢٠٥).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: چونکہ زبان سے نکلی ہوئی ہر بات لکھ لی جاتی ہے، نہ چھوٹی بات چھوڑی جاتی ہے نہ بڑی:

﴿ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ﴾ (ق: ۱۸/۵۰)

''(انسان) منہ سے کوئی لفظ نہیں نکال پاتا مگر اس کے پاس اللہ کے نگہبان فرشتے (لکھنے کے لیے) تیار ہوتے ہیں''۔

﴿ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْتَطَرٌ ﴾ (القمر: ۵۳/۴۵)

''ہر چھوٹی اور بڑی بات لکھی ہوئی ہے''۔

معلوم ہوا جب زبان سے نکلنے والی ہر بات لکھی جاتی ہے تو ہر بات بولنے سے پہلے سوچ سمجھ کر بولنی چاہیے اور زبان سے ہمیشہ اچھی اور درست بات ہی نکالنی چاہیے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:

''جس بندے نے مجھے زبان کی حفاظت اور درست استعمال کی ضمانت دے دی، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں''۔ ❶

مؤذنین کے لیے دُعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امام ضامن ہے اور مؤذن مؤتمن (امانت کی حفاظت کرنے والا ہے)''۔ پھر آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ». ❷

''اے اللہ! حکمرانوں کو ہدایت نصیب فرما اور اذان دینے والوں کی بخشش کر دے''۔

---

❶ صحيح بخاري، الرقاق، باب حفظ اللسان (٦٤٧٤).

❷ جامع ترمذى، الصلاة، باب ما جاء أن الامام ضامن والمؤذن مؤتمن (٢٠٧) ابونعيم فى أخبار أصفهان (٢٣٢/٢)، و أحمد (٩٤٧٣) عبدالرزاق (١٨٣٨) والحميدى (٩٩٩) و ابن خزيمة (١٥٢٨) والطبرانى فى الأوسط (٧٤) و فى الصغير (١٠٧/١) و ابن عدى (٤٨٦/٢) و ابوداؤد (٥١٧) والبيهقى (٤٣٠/١)، وابويعلى (٤٥٦٢)۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اذان شعائر اسلام میں سے ہے۔ نبی کریم ﷺ کسی علاقہ میں اگر اذان کی آواز سنتے تو وہاں حملہ نہیں کرتے تھے۔ ❶

نیز اذان دینے والے کی آپ ﷺ نے بہت زیادہ فضیلت بیان کی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے بارہ سال (مسجد میں) اذان دی۔ اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور اس کے لیے اس کی ہر اذان کے بدلے ہر روز ساٹھ نیکیاں اور ہر اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں''۔ ❷

اور فرمایا:

''جس مؤذن کی آواز جو بھی جن، انسان اور دوسری اشیاء (حجر و شجر) اسے سنتی ہیں وہ قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دیں گی (کہ یہ مؤمن ہے)''۔ ❸

شرک نہ کرنے والوں کے لیے دُعا

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُشْهِدُكُمْ أَنَّ شَفَاعَتِيْ لِمَنْ مَّاتَ مِنْ أُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا». ❹

''اے اللہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میری شفاعت میری اُمت سے اس کے لیے ہوگی جو اس حالت میں مرا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہوگا''۔

---

❶ بخاری، الأذان (۷۱۰)۔

❷ ابن ماجہ، الاذان، باب فضل الأذان و ثواب المؤذنین (۷۲۸)۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

❸ صحیح بخاری، الاذان، باب رفع الصوت بالنداء (۶۰۹) و ابن خزیمۃ (۳۸۹)۔

❹ البیهقی فی الدلائل (۸۷/۷) واحمد (۲۴۰۴۸) والبخاری فی التاریخ (۳۷۰/۳) والترمذی ۱۲۰ وابن حبان (۲۱۱) والحاکم (۶۷/۱) و ابن ماجہ (۴۳۱۷) والحاکم (۶۶/۱) و دارقطنی فی العلل (۸۵/۶، ۸۶/۶)، یہ حدیث صحیح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: شرک ناقابل معافی جرم ہے، جو کرتا ہے رحمت الٰہی سے محروم کر دیا جاتا ہے اور کبیرہ گناہوں میں سب سے پہلے نمبر پر شرک ہی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اے معاذ! کیا تم یہ جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر کیا ہے اور بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے؟''

میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا»❶.

''اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اسی کی عبادت کریں، اس کو ایک سمجھیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ جانیں۔ اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ وہ اللہ ان موحدین کو سزا نہ دے جو اللہ کو ایک ہی جانتے ہیں اور اس کے ساتھ شرک نہیں کرتے''۔

مومن مردوں عورتوں کی مغفرت کے لیے دُعا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں رکوع کے بعد قنوت کی جس میں یہ دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَ عَدُوِّهِمْ»❷.

''اے اللہ! ہمیں معاف فرما اور مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو اور مسلمان

❶ صحيح بخاري، الجهاد، باب اسم الفرس والحمار، ۲۸۵٦.

❷ البيهقي ۲/ ۲۱۰ ـ ۲۱۱، و شرح السنة ۲۰/ ۲٤۷.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مردوں اور مسلمان عورتوں کو معاف فرما اور ان کے درمیان محبت پیدا فرما، اور ان کے درمیان اصلاح فرما اور اپنے اور ان کے دشمنوں کے خلاف ان کی مدد فرما‘‘۔

فائدہ: مسلمانوں کے لیے دعائے استغفار کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ رسول اللہ ﷺ تو یہاں تک فرمایا کرتے تھے:

’’جس بندے نے مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کے لیے استغفار کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کے بدلے ایک نیکی اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیتے ہیں‘‘۔ ❶

اگرچہ یہ چھوٹا سا عمل ہے کہ آدمی کہے:

«اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ».

’’اے اللہ! ہمیں اور مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو معاف فرما‘‘۔

دنیا کی پیمائش کرنے والی کوئی بھی مشین اور اعداد و شمار کا کوئی بھی ماہر یا آلہ آج تک گزر جانے والے اور موجود مسلمانوں کا حساب نہیں لگا سکتے۔ اللہ اتنا رحیم ہے کہ ہر ایک کے بدلے اس کے نامۂ اعمال میں ایک ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔

مدینہ کی کھجوروں میں برکت کی دُعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کھجوریں پک جاتیں تو لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آتے (ہدیۃ) تو آپ ﷺ انہیں پکڑتے اور فرماتے:

«اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ تَمْرِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا». ❷

’’اے اللہ! ہماری کھجوروں میں برکت فرما اور ہمارے شہر مدینہ میں برکت

---

❶ صحیح جامع الصغیر.

❷ صحیح ابن حبان، الحج، باب فضل المدینة، ذکر دعاء المصطفی ﷺ لأهل المدینة فی تمرها :٣٧٣٩) (بترتیب الإحسان).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نازل فرما''۔

پاکیزہ کھانے اور پاکیزہ خرچ کرنے والے کے لیے دُعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً اِكْتَسَبَ طَيِّبًا وَ أَنْفَقَ طَيِّبًا وَ قَدَّمَ فَضْلًا لِيَوْمِ فَقْرِهٖ وَ حَاجَتِهٖ». ❶

''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایسے آدمی پر، جس نے حلال کمایا اور حلال ہی خرچ کیا اور زائد کو آگے بھیجا (ذخیرہ کیا) اپنی فقیری اور حاجت کے دن کے لیے''۔

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے وہ پاک چیز کو ہی قبول کرتا ہے، اس نے رسولوں کو اور ایمان والوں کو حکم دیا ہے کہ وہ پاک چیزیں کھائیں اور نیک اعمال کریں''۔

﴿يَاأَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ﴾ (المومنون: ۲۳/۵۱)

''اے رسولو! پاکیزہ اشیاء میں سے کھاؤ''۔

اور فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ﴾ (سورۃ البقرۃ: ۲/۱۷۲)

''اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دی ہیں ان سے کھاؤ''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''ایک شخص لمبا سفر کرتا ہے، وہ پراگندہ بالوں والا غبار آلود ہوتا ہے۔ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر دعا کرتا ہے اور گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے لیکن اس کا کھانا پینا، لباس اور غذا سب حرام کے ہیں اس لیے اس کی اس وقت کی ایسی دعا قبول نہیں ہوتی''۔ ❷

---

❶ كنز العمال ۹۲۰۷، و جمع الجوامع (۱۲۴۸۱).

❷ مسلم، الزكاة، باب قبول الصدقة من الكسب الطيب (۱۰۱۵) والترمذي (۲۹۸۹) و احمد (۲/۳۲۸).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے دُعا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلصَّحَابَةِ وَ لِمَنْ رَاٰى مَنْ رَاٰنِي». ❶

''اے اللہ! صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی مغفرت فرما، اور اس کی جس نے اس کو دیکھا جس نے مجھے دیکھا''۔

احادیث حفظ کرنے اور آگے پہنچانے والے کے لیے دُعا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ». ❷

''اللہ تعالیٰ تروتازہ رکھے ایسے آدمی کو جس نے ہماری باتوں (احادیث) کو سنا اور پھر اسی طرح آگے پہنچایا جیسے سنا تھا۔ پس کتنے ہی مبلغ زیادہ حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں سننے والے سے''۔

دوسری روایت میں:

«رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا سَمِعَ مِنِّيْ حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ». ❸

''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایسے آدمی پر جس نے میری احادیث کو سنا، پھر ان کو

---

❶ أبونعيم في الحلية (٣/٢٥٤)، كنز العمال (٣٢٤٨٩) مجمع الجوامع (٢/١٠٩)، (٤٢٧٣).

❷ صحيح ابن حبان، العلم، باب ذكر دعاء المصطفى ﷺ لمن أدى من أمته حديثا سمعه (٦٦)

❸ أيضًا (٦٧).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یاد کیا اور پھر اپنے علاوہ دوسروں تک اس کو پہنچایا''۔

ماہِ رجب اور شعبان کے لیے دُعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ماہِ رجب شروع ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے:

«اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَ شَعْبَانَ وَ بَلِّغْنَا رَمَضَانَ». ❶

''اے اللہ! ہمارے رجب اور شعبان میں برکت ڈال اور ہمیں رمضان تک پہنچا''۔

مجنون آدمی کے لیے دُعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور کہنے لگی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے بیٹے پر جنوں کا اثر ہے اور اس کے پاس صبح و شام آتے ہیں (اور ہمیں پریشان کرتے ہیں، ہمارے لیے دُعا فرمادیں)۔

«فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَدْرَهٗ وَ دَعَا».

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سینے پر اپنا دست مبارک پھیرا اور اس کے لیے دُعا فرمائی''۔

پھر اس نے ایک قے کی اور اس کے اندر سے ٹڈیوں کی مانند اشیاء نکلیں۔ ❷

اس روایت کی سند میں فرقد سبخی ہے جسے ابوحاتم امام نسائی وغیرہ نے ضعیف اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے منکر کہا ہے۔ البتہ ابن حصین نے ثقہ کہا ہے۔ ❸

---

❶ طبرانی فی الأوسط (۲۹۳۹، ۱۸۹/٤) والبیهقی فی الشعب (۳۸۱۵، ۳۷۵/۳) و ابونعیم فی الحلیۃ (۲٦۹/٦)، مجمع الزوائد (۱٦٥/۲) و جامع الصغیر (۲٥۹/۱). اس روایت کی سند میں زائدہ بن ابی رقاد منکر الحدیث ہے۔

❷ مسند احمد (۲۳۹/۱ ـ ۲٦۸) والدارمی (۱۹۲/۱٤/۱).

❸ میزان الاعتدال (۵/ت ٦٧٠٥).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھجوروں میں برکت کی دُعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کھجوریں لے کر آیا اور کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!

«اُدْعُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِيْ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ».

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے ان کھجوروں میں برکت کی دعا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ملایا اور پھر میرے لیے ان کھجوروں میں برکت کی دعا فرمائی''۔

اور فرمایا: ''ان کو اپنے توشہ دان میں رکھ لے اور جب کھانے کو دل چاہے اس سے نکال کر کھا لینا لیکن اتنا یاد رہے کہ اس توشہ دان کو خالی کر کے جھاڑنا مت''۔ کہتے ہیں پھر اس سے ہمیشہ کھجوریں نکال کر کھاتا رہا۔ لیکن سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت یہ مجھ سے گم ہوگئی اور پھر نہ ملی۔ [1]

خلفاء کے لیے دُعا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِي الَّذِيْنَ يَأْتُوْنِيْ مِنْ بَعْدِيْ يَرْوُوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَ سُنَّتِيْ وَ يُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ». [2]

''اے اللہ! میرے بعد آنے والے میرے خلفاء پر رحم فرما، وہ جو میری سنت اور احادیث روایت کریں اور ان کو لوگوں کو سکھائیں''۔

---

1. ترمذی، المناقب، باب مناقب لأبی هريرة رضی اللہ عنہ (٦٨٥/٥) (٣٨٣٩) و احمد (٣٥٢/٢)، اس کی سند میں مہاجر بن مخلد ہے جسے ابوحاتم نے سیء الحدیث، لیس بذاك، یکتب حدیثه کہا ہے۔
2. کنز العمال (٩٢/١٥) آداب العلم، الفصل الأول (٢٩١٥٣).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرغ کے لیے دُعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدَّابَّةِ الَّتِيْ أَيْقَظَتْنَا لِلصَّلَاةِ - يَعْنِيْ الْبَرْغُوْثَ - ». ❶

''اے اللہ! ہمارے لیے اس جانور میں برکت فرما جو ہمیں نماز کے لیے بیدار کرتا ہے (یعنی مرغ)''۔

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دُعا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دیکھا تو وہ بیماری کی وجہ سے لاغر اور ہڈیوں کا ڈھانچہ بنا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیا تو نے یہ اللہ سے مانگ کر تو نہیں لیا؟''

اس نے کہا:

''کچھ ایسا ہی ہے۔ میں نے اللہ سے دُعا کی کہ اے اللہ! آخرت کا عذاب مجھ سے برداشت نہیں ہو سکتا، اس دنیا میں ہی کچھ دے دے''۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تجھے چاہیے تھا کہ تو کہتا:

«اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. فَدَعَا اللّٰهَ فَشَفَاهُ». ❷

''اے اللہ! ہمیں دنیا میں اچھائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اچھائی عطا فرما اور ہمیں عذاب نار سے محفوظ فرما۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دُعا

---

❶ كنز العمال (٨٤/١٤) في فضائل الحيوانات (٣٨٣١٤).

❷ كنز العمال (٢٩٠/١) و حياة الصحابة (١٥٤/٣).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمائی تو اللہ نے اسے شفا عطا کر دی‘‘۔

زکوۃ میں عمدہ مال دینے والوں کے لیے دُعا

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ وصول کرنے والے کو روانہ فرمایا، وہ ایک آدمی کے پاس آیا تو اس نے اسے ایک کمزور اونٹنی کا بچہ دے دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’ہم نے اللہ اور اس کے رسول کا تحصیل دار بھیجا اور فلاں نے اسے ایک کمزور لاغر اونٹنی کا بچہ دے دیا۔ اے اللہ! اس میں اور اس کے اونٹوں میں برکت نہ ڈال‘‘۔

یہ بات جب اس آدمی تک پہنچی تو وہ ایک خوبصورت اونٹنی لے کر آیا اور اس نے کہا کہ میں اللہ عزوجل اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيهِ وَ فِي إِبِلِهِ». [1]

’’اے اللہ! اس میں اور اس کے اونٹوں میں برکت فرما‘‘۔

اہل قبور کے لیے دُعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بقیع کے قبرستان کی طرف تشریف لے جاتے اور ان کے لیے دُعا کرتے۔ پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ان کے لیے دعا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب قبرستان جاتے تو اہل قبور کے لیے یہ دُعا فرماتے:

---

[1] نسائي. الزكاة. باب الجمع بين المتفرق والتفريق بين المجتمع (٢٤٦٠) وصحيح نسائي للألباني (٢٣٠٦).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِأَھْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ» . ❶

"اے اللہ! بقیع الغرقد میں مدفون لوگوں کو بخش دے"۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان داخل ہوتے تو یہ دعا فرماتے:

«اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ أَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰہَ لَنَا وَ لَکُمُ الْعَافِیَۃَ» . ❷

"اے مومنو اور مسلمانوں کے اہل قبور! تم پر سلامتی ہو بلاشبہ ہم اگر اللہ نے چاہا تو تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں"۔

فیاضی سے کام لینے والے کے لیے دُعا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰہُ عَبْدًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ سَمْحًا إِذَا اشْتَرٰی سَمْحًا إِذَا قَضٰی سَمْحًا إِذَا اقْتَضٰی» .

"اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم فرمائے جو خریدتے وقت اور بیچتے وقت اور دیتے وقت اور تقاضا کرتے وقت فیاضی سے کام لیتا ہے"۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

«غَفَرَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانَ سَھْلًا إِذَا بَاعَ سَھْلًا إِذَا

❶ صحیح مسلم، الجنائز، باب ما یقال عند دخول القبور والدعاء لأھلھا (۹۷٤)، و عبدالرزاق (٦٧٢٢)، والبیهقی (۷۹/٤) واحمد (۱۸۰/٦) (۲۵۲/٦) و أحکام الجنائز و بدعها (ص/۲۳۹).

❷ صحیح مسلم، الجنائز، باب ما یقال عند دخول القبور والدعاء لأھلھا (۹۷۵)، وابن ماجه (۱۵٤۷)، ابن ابی شیبة (۱۳۸/٤) و احمد (۳۵۳/۵).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِشْتَرَى سَهْلًا إِذَا اقْتَضَى ». ❶

''اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کو بخش دیا وہ جب بیچتا تھا اور جب خریدتا تھا اور جب تقاضا کرتا تھا تو نرمی سے پیش آتا تھا''۔

فائدہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو جنت میں داخل کردیا۔ وہ شخص خریدتے وقت، فروخت کرتے وقت، فیصلہ کرتے وقت، اور تقاضا کرتے وقت نرمی اور فیاضی سے پیش آتا تھا''۔ ❷

جمعرات کے دِن کے لیے دُعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا يَوْمَ الْخَمِيسِ ». ❸

''اے اللہ! میری اُمت کی جمعرات کی صبح میں برکت نازل فرما''۔

کھجوروں کے باغات کے لیے دُعا

حضرت ہرماس بن زیادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِي الْجُذَامِيِّ ».

''اے اللہ! کھجور کے جھنڈوں (باغات) میں برکت عطا فرما''۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

---

❶ صحيح بخاري. البيوع. باب السهولة والسماحة في الشراء والبيع و من طلب حقا فليطلبه في عفاف (٢٠٧٦) و ابن ماجه (٢٢٠٣) والترمذي (١٣٢٠) و صحيح الترغيب. البيوع (١٧٤٢) السنن الكبرىٰ للبيهقي (٣٥٧/٥) والطبراني في الكبير (٢٤٠/١) و إتحاف السادة المتقين للزبيدي (٤٨٢/٥).

❷ بخاري. البيوع. باب السهولة والسماقه في الشراء والبيع ... (٢٠٧٦).

❸ كنز العمال (١٤٣/١٢) في الفضائل (٣٥١٩٧).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«بَارَكَ اللّٰهُ فِي الْجُذَامِيِّ وَ فِيْ حَدِيْقَةٍ خَرَجَ هٰذَا مِنْهَا». ❶

''اے اللہ! کھجوروں کے باغات کو کاٹنے والے کے لیے برکت فرما اور ان باغات میں بھی یہاں سے یہ پھل نکلتا ہے''۔

فرائض الٰہی سیکھنے اور سکھانے والے کے لیے دُعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا تَعَلَّمَ فَرِيْضَةً أَوْ فَرِيْضَتَيْنِ أَوْ عَمِلَ بِهِمَا أَوْ عَلَّمَهُمَا مَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا». ❷

''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایسے آدمی پر جس نے ایک فریضہ یا دو فرائض سیکھے یا ان دونوں پر عمل کیا یا اس کو سکھایا جو ان دونوں پر عمل کرے گا''۔

احادیث لوگوں کو سکھانے والے کے لیے دُعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ مَنْ سَمِعَ مِنَّا كَلِمَةً أَوْ كَلِمَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سِتًّا أَوْ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا ثُمَّ عَلَّمَهُنَّ». ❸

''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایسے آدمی پر جس نے مجھ سے ایک کلمہ یا دو یا تین یا چار یا پانچ یا چھ یا سات یا آٹھ کلمات سنے اور پھر انہیں آگے لوگوں کو سکھایا''۔

مسلمانوں کی عزت کا خیال رکھنے والے کے لیے دُعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ كنز العمال (١٥٤/١٢) (٣٥٣١٧) (٣٥٣١٦).

❷ كنز العمال (٢٨٨٦٠) و جمع الجوامع (٣٦٤/٤) (١٢٥٢٢).

❸ ابن حبان (٧٤) و جمع الجوامع (٣٦٤/٤) (١٢٥٢٦).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً كَفَّ لِسَانَهُ عَنْ أَعْرَاضِ الْمُسْلِمِيْنَ، لَا تَحِلُّ شَفَاعَتِيْ لِطَعَّانٍ وَلَا لِلَعَّانٍ». ❶

''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایسے آدمی پر جس نے مسلمانوں کی عزتوں کو پامال کرنے سے اپنی زبان کو روک کر رکھا۔ ایسے آدمی کے لیے جو بہت سے لعن طعن کرنے والا ہے میری شفاعت حلال نہیں ہے''۔

فائدہ: مسلمان کی عزت اس قدر ہے کہ آپ ﷺ نے اس کو بیت اللہ کے برابر قرار دیا ہے، اس کی عزتِ نفس کو مجروح کرنے والے سے اللہ تعالیٰ سخت نفرت کرتے ہیں جیسا کہ آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا:

«إِنَّ دِمَائَكُمْ وَ أَمْوَالَكُمْ وَ أَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا». ❷

''بلاشبہ تمہارے خون تمہارے اموال تمہاری عزتیں تم پر ایسے ہی حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے، اس مہینے میں اور تمہارے اس شہر میں ہے''۔

بیٹے کی اعانت کرنے والے باپ کے لیے دُعا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ وَالِدًا أَعَانَ وَلَدَهُ عَلَى بِرِّهِ». ❸

---

❶ كنز العمال (٦٨٩٧) و جمع الجوامع (٣٦٤/٤) (١٢٥٢١) المغنى عن حمل الأسفار للعراقى ١١٥/٣.

❷ صحيح مسلم، القسامة المحاربين، باب تحريم تغليظ تحريم الدماء (١٦٧٩).

❸ كنز العمال (٤٥٤١٧) وجمع الجوامع (١٢٥٠٥) (٣٦٢/٤) و مصنف ابن ابى شيبة (٣٥٧/٨) و إتحاف السادة المتقين للزبيدى (٣١٦/٦) والمغنى عن حمل الأسفار للعراقى (٢١٧/٢) وكشف الخفاء للعجلونى (٥١٤/١) والفوائد المجموعة للشوكانى (٢٥٧).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایسے باپ پر جو اپنے بیٹے کی اس کی نیکی میں معاونت کرتا ہے''۔

حق بات کہنے والے کے لیے دُعا

ابن ابی الدنیا نے باب الصمت میں حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مرسل روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَالَ حَقًّا أَوْ سَكَتَ». ❶

''اللہ رحم فرمائے ایسے آدمی پر جو بات کرتا ہے تو درست اور حق کہتا ہے یا پھر خاموش رہتا ہے''۔

بچے کی ہدایت کے لیے دُعا

حضرت رافع بن سنان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو ان کی اہلیہ نے ان سے انکار کر دیا اور اس کی گود میں ایک بچی تھی۔ اب اختلاف مذہب کی بناء پر لڑکی کے بارے میں نزاع پیدا ہوئی بارگاہ نبوت میں مقدمہ پیش ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو الگ الگ بٹھایا اور کہا کہ لڑکی کو بلاتے جاؤ۔ دونوں نے بلایا تو لڑکی ماں کی طرف بڑھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی یہ حالت دیکھی (تو یہ پریشان ہو گئے کیونکہ وہ کافرہ تھی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچی کے لیے دُعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ اهْدِهَا، فَمَالَتِ الصَّبِيَّةُ إِلَى أَبِيهَا فَأَخَذَهَا». ❷

''اے اللہ! اس بچی کو ہدایت نصیب فرما، پس بچی اپنے باپ کی طرف بڑھی

---

❶ الكاف الكشاف في تخريج أحاديث الكشاف لابن حجر (١٧٦) و جمع الجوامع (٣٦٣/٤، ١٢٥١٧).

❷ ابوداود. الطلاق. باب إذا أسلم أحد الأبوين مع من يكون الولد (٢٢٤٤) والنسائي (٣٤٩٥) والحاكم ٢٠٦/٢، و ابن ماجه ٢٣٥٢، والدارقطني (٤٣/٤)۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح کہا ہے۔ صحيح أبي داود ١٩٦٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اس کا ہاتھ تھام لیا''۔

ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ وہ بچہ تھا، بچی نہ تھی، اور زوجین میں سے ایک کافر تھا ایک مسلمان، دونوں کے مابین نزاع ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے بچے کو اختیار دیا۔ بچہ کافر کی طرف متوجہ ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ اهْدِهِ ۔ فَتَوَجَّهَ إِلَى الْمُسْلِمِ فَقَضٰى لَهُ بِهِ». [1]

''اے اللہ! اس کو ہدایت دے۔ پس وہ بچہ مسلمان کی طرف متوجہ ہو گیا اور پھر اسی کے لیے فیصلہ کر دیا گیا''۔

---

[1] ابن ماجه، الأحكام، باب تخيير الصبي بين أبويه: ۲۳۵۲، و ابوداود: ۲۲۴۴.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ کی اپنی ذات کے لیے دُعائیں

خندق کے موقع پر آپ ﷺ کی دُعا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، احزاب کے دِن میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ خندق کھود رہے تھے اور اس کے اندر سے مٹی اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے۔ آپ ﷺ کے پیٹ مبارک پر اس قدر مٹی پڑ گئی تھی کہ پیٹ نظر نہیں آتا تھا۔ آپ ﷺ کے (سینے سے پیٹ تک) گھنے بالوں (کی ایک لکیر) تھی میں نے خود سنا آپ ﷺ مٹی ڈھوتے ہوئے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے جنگی اشعار پڑھ رہے تھے:

اَللّٰھُمَّ لَوْ لَا أَنْتَ مَا اھْتَدَیْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَ لَا صَلَّیْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا وَ ثَبِّتِ الْأَقْدَامَ اِنْ لَّاقَیْنَا
اِنَّ الْأُلٰی قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا وَ إِنْ أَرَادُوْا فِتْنَۃً أَبَیْنَا

”اے اللہ! اگر تو (کرم) نہ کرتا تو ہمیں سیدھا راستہ نہ ملتا، ہم صدقہ کرتے، نہ نماز پڑھتے۔ پس ہم پر تو اپنی طرف سے سکینت نازل فرما اور اگر ہمارا آمنا سامنا ہو جائے تو ہمیں ثابت قدمی عطا فرما، ان طاقتور لوگوں نے ہم پر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چڑھائی کردی ہے۔ جب یہ ہمیں آزمائش سے دوچار کرنے کا پروگرام بناتے ہیں تو ہم انکاری ہو کر ڈٹ جاتے ہیں"۔ ❶

آپ ﷺ کی فتح کے لیے دعا

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ دشمنوں کے خلاف اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کرتے تھے:

«اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ! سَرِیْعَ الْحِسَابِ! اِھْزِمِ الْأَحْزَابَ، اَللّٰھُمَّ! اِھْزِمْھُمْ وَ زَلْزِلْھُمْ». ❷

"اے کتاب نازل فرمانے والے! جلد حساب لینے والے، اتحادی فورسز کو شکست سے دوچار کر، اے اللہ! ان کو ہزیمت دے انہیں جھنجھوڑ کر رکھ دے"۔

آپ ﷺ کی اللہ سے اپنی قبر کی حفاظت کی دُعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ اپنے اللہ سے یوں فریاد کرتے ہیں:

«اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ». ❸

"اے میرے اللہ! میری قبر کو آستانہ اور عبادت گاہ نہ بننے دینا کہ اس کی پوجا ہونے لگے"۔

---

❶ صحیح بخاری، المغازی، باب غزوۃ الخندق وھی الأحزاب (٤١٠٦).

❷ صحیح بخاری، المغازی، باب غزوۃ الخندق وھی الاحزاب (٤١١٥).

❸ مسند أحمد ۲/ ۲٤٦ (۷۳۵۸)، اس کی سند صحیح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی علم نفع کے لیے دُعا

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز سے سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ رِزْقًا طَيِّبًا وَّ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا». ❶

''اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم، پاکیزہ رزق اور مقبول ہونے والا عمل مانگتا ہوں''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہونے کے بعد یہ دُعا پڑھتے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَ إِلَيْهِ النُّشُوْرُ». ❷

''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مار دینے (یعنی سلا دینے) کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بستر پر لیٹ کر یہ دُعا پڑھتے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بستر پر لیٹتے تو اپنا (دایاں) ہاتھ اپنے (دائیں) رخسار کے نیچے رکھتے۔ پھر یہ دُعا پڑھتے:

«اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ وَ أَمُوْتُ وَ أَحْيَا».

''اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ ہی میں مرتا (یعنی سوتا) ہوں اور زندہ

---

❶ ابن ماجه. اقامة الصلاة والسنة فيها. باب ما يقال بعد التسليم (۹۲۵) مسند احمد (۶/۲۹۴) وابن ابی شيبة (۱۰/۲۳۴) والطبرانی فی الكبير (۲۳/۳۰۵)، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

❷ صحيح بخاری. الدعوات. باب ما يقول اذا نام (۶۳۱۲) و ابوداؤد (۵۰۴۹) و ابن ماجه (۳۸۸۰)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(یعنی بیدار) ہوتا ہوں"۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھتے پھر تین مرتبہ کہتے:

«اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ». ❶

"اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچا لینا جس دن تو اپنے بندوں کو (حساب کے لیے) اٹھائے گا"۔

میدانِ اُحد میں ربّ کے حضور دُعا

حضرت عبیداللہ بن رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُحد کی جنگ کے بعد مشرک واپس چلے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

"برابر ہو جاؤ، تاکہ میں اپنے پروردگار کی تعریف میں رطب اللسان ہو جاؤں"۔

چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں بنائے کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ربّ سے یوں باتیں کرنے لگے:

- ❖ اے اللہ! ساری تعریفیں تیرے لیے۔
- ❖ اے اللہ! تو جس کے لیے فراخی پیدا کر دے اس فراخی کو کوئی سکیڑ نہیں سکتا۔
- ❖ اے اللہ! جس شخص کے لیے تو تنگی پیدا کر دے، اس تنگی کو کوئی دور نہیں کر سکتا۔
- ❖ اے اللہ! جسے تو گمراہ کر دے، اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔
- ❖ اے اللہ! جسے تو ہدایت سے نواز دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔
- ❖ اے اللہ! جس شخص سے تو کوئی نعمت روک لے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا۔
- ❖ اے اللہ! جس کو تو عطا کر دے، اسے کوئی روک نہیں سکتا۔
- ❖ اے اللہ! جس کو تو اپنے سے دور کر دے اسے کوئی تیرے قریب نہیں کر سکتا۔

---

❶ أبو داؤد، الأدب، باب ما يقال عند النوم (٥٠٤٥) والترمذي (٣٣٩٨) و ابن ماجه (٣٨٧٧)۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اے اللہ! جس کو تو قریب کر لے اسے کوئی تیرے سے دور نہیں کر سکتا۔
- اے اللہ! ہم پر اپنی برکتیں پھیلا دے۔
- اے اللہ! اپنی رحمتیں سایہ فگن کر دے۔
- اے اللہ! اپنے فضل کا سائبان بنا دے۔
- اے اللہ! اپنے رزق کی کشائش کر دے۔
- اے اللہ! تجھ سے ایسی نعمت کا سوالی ہوں جو سدا برقرار رہے، نہ ہٹنے کا نام لے اور نہ ٹلنے پائے۔
- اے اللہ! کوئی فقیری کا دِن آ جائے تو مدد کا سوالی ہوں۔
- اے اللہ! کوئی خوف کا دِن آ جائے تو امن کا بھکاری ہوں۔
- اے اللہ! تو نے جو کچھ ہمیں دیا ہے اس کے نقصان سے میں تیری حفاظت مانگتا ہوں۔
- اے اللہ! جو ہمیں عطا نہیں فرمایا اس کے شر سے بھی آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔
- اے اللہ! ایمان کو ہمارا محبوب بنا دے۔
- اے اللہ! اسے ہمارے دلوں کا حسن بنا دے۔
- اے اللہ! ناشکری سے ہمیں نفرت دلا دے۔
- اے اللہ! حق سے ہٹنے اور نافرمانی کرنے کو ناپسند بنا دے۔
- اے اللہ! ہدایت والے لوگوں میں ہمیں شامل فرما دے۔
- اے اللہ! ہم مریں تو مسلمان ہو کر۔
- اے اللہ! اگر زندہ رہیں تو فرمان بردار ہو کر۔
- اے اللہ! اخروی ملاقات کریں تو نیکو کاروں سے۔
- اے اللہ! نہ ہم رسوائیوں میں پڑیں اور نہ فتنوں سے دو چار ہوں۔
- اے اللہ! کافروں کو ہلاک کر، جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں۔
- اے اللہ! انہیں برباد کر کہ جو تیرے راستے سے روکتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اے اللہ! ان کو دھمکا اور ان پر اپنا عذاب مسلط فرما۔
- اے اللہ! اے معبودِ برحق! ان کافروں کو بھی تباہ و برباد کر جن کو تو نے کتاب دی ہے۔ ❶

آپ ﷺ بستر پر لیٹ کر یہ دُعا پڑھتے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کے لیے اپنے بستر پر لیٹتے تو یہ دعا پڑھتے:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ كَفَانَا وَ آوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَّا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ». ❷

''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں کافی ہوگیا اور ہمیں ٹھکانہ دیا (ورنہ) کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جن کی نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ کوئی ٹھکانہ دینے والا ہے''۔

آپ ﷺ بیت الخلاء جاتے وقت یہ دُعا پڑھتے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ». ❸

''اے اللہ! میں خبیث جنوں اور خبیث چڑیلوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں''۔

---

❶ مسند أحمد (٤٢٤/٣) (١٤٥٩٨) و مستدرك حاكم (٢٣/٣) (٤٣٠٨) والأدب المفرد للبخاری (١٥٤/٢) (٦٩٩) والسنن الكبرى للنسائی (٥٦/٦) (١٠٤٤٥). اس روایت کی سند صحیح ہے۔

❷ صحیح مسلم، الذکر والدعاء، باب الدعاء عند النوم (٢٧١٥) و ابوداود (٥٠٥٣) والترمذی (٣٣٩٦) و ابن حبان (٥٥٤٠) و أحمد (١٢٥٥٣).

❸ صحیح بخاری، الصلاة، باب ما يقول عند الخلاء (١٤٢) و مسلم (٣٧٥) و ابوداود (٤) فی الطهارة.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ بیت الخلاء سے نکلتے وقت یہ دُعا پڑھتے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو یہ دُعا پڑھتے:

«غُفْرَانَكَ». ❶

''(اے اللہ!) تیری بخشش مطلوب ہے''۔

آپ ﷺ جب نماز کی نیت سے گھر سے نکلتے تو یہ دُعا پڑھتے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے نکلے تو یہ دُعا پڑھ رہے تھے:

«اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّ مِنْ أَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّ مِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ نُوْرًا». ❷

''اے اللہ! میرے دِل میں، میری زبان میں، میرے کانوں میں، میری آنکھوں میں، میرے پیچھے، میرے آگے، میرے اوپر اور میرے نیچے نور پیدا فرما، اے اللہ! مجھے نور عطا فرما''۔

نماز کے فوراً بعد آپ ﷺ یہ دُعا پڑھتے

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین

---

❶ أبوداود. الطهارة. باب ما يقول الرجل إذا خرج من الخلاء (٣٠) والترمذي (٧) و ابن ماجه ٣٠٠، والحاكم (١٥٨/١). شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ إرواء الغليل (٥٢).

❷ صحيح مسلم. صلاة المسافرين و قصرها. باب الدعاء في صلاة الليل و قيامه (٧٦٣) و ابن حبان (٢٤٢٤) و ابن خزيمة (٤٨٤).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرتبہ «اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ» کہتے۔ پھر یہ دُعا پڑھتے:

«اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ». ❶

''اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تیری طرف سے ہی سلامتی ہے۔ تو بہت بابرکت ہے۔ اے جلال و اکرام والے''۔

دشمن سے خوف کے وقت آپ ﷺ یہ دُعا پڑھتے

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم سے خوف محسوس کرتے تو یہ دُعا مانگتے:

«اَللّٰھُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ». ❷

''اے اللہ! ہم ان کے مقابلے میں تجھے کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں''۔

پانی پلانے والے کے لیے آپ ﷺ کی دُعا

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مشروب پلانے والے کو یہ دُعا دیتے:

«اَللّٰھُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِيْ وَ اسْقِ مَنْ سَقَانِيْ». ❸

''اے اللہ! اسے کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اسے پلا جس نے مجھے پلایا''۔

جس کے ہاں بچہ پیدا ہوتا اسے آپ ﷺ یہ دُعا دیتے

«بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي الْمَوْهُوْبِ لَكَ وَ شَكَرْتَ الْوَاهِبَ

❶ صحيح مسلم. المساجد و مواقع الصلاة. باب استحباب الذكر بعد الصلاة (٥٩١)، و بن ماجه (٩٢٨).

❷ ابوداود. الصلاة. باب ما يقول الرجل إذا خاف قوما (١٥٣٧) و مسند أحمد (٤١٤/٤)، وحاكم (١٤٢/٢) والبيهقي في السنن الكبرى (٢٥٣/٥).

❸ صحيح مسلم. الاشربة. باب إكرام الضيف و فضل إيثاره (٢٠٥٥) و احمد (٢٣٨٧٣).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَبَلَغَ أَشُدَّهُ وَ رُزِقْتَ بِرَّهُ». ❶

''اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اس بچے میں برکت دے جو تمہیں عطا کیا گیا ہے اور تم عطا کرنے والے کا شکر ادا کرو اور یہ بچہ اپنی جوانی کی قوتوں کو پہنچے اور تمہیں اس کا حسن سلوک نصیب ہو''۔

گھر سے نکلتے وقت آپ ﷺ یہ دُعا کرتے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی میرے گھر سے نکلتے تو آسمان کی طرف نظر اٹھاتے۔ پھر یہ دُعا پڑھتے:

«اَللّٰهُمَّ أَعُوذُبِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ». ❷

''اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ پکڑتا ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا مجھے گمراہ کر دیا جائے۔ میں پھسل جاؤں یا مجھے پھسلا دیا جائے۔ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔ میں (کسی کے ساتھ) جہالت سے پیش آؤں یا کوئی میرے ساتھ جہالت کے ساتھ پیش آئے''۔

آپ ﷺ بارش کے لیے یوں دُعا کرتے

حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بارش کے لیے اس طرح دُعا کرتے:

«أَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَ بَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَ أَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ».

''اے اللہ! اپنے بندوں اور چوپایوں کو پانی پلا اور اپنی رحمت کو پھیلا دے اور اپنے مردہ (بنجر) شہر کو آباد کر (زندہ کر)''۔

---

❶ الأذكار للنووى (ص/٣٤٩).

❷ أبوداود، الأدب، باب ما جاء فيمن دخل بيته ما يقول (٥٠٩٤). شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

دعائے رسول ﷺ پانیوالے

وہ خوش نصیب ہستیاں جنہیں زبان نبوت سے دعا ملی

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ. اللہ تعالیٰ اس شخص کو شاداب رکھے جس نے ہماری کوئی بات سنی اور اسے ہو بہو پہنچا دیا۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جسے بات پہنچائی جاتی ہے وہ خود سننے والے سے زیادہ فطین اور سمجھ دار ہوتا ہے۔ (صحیح ابن حبان: 66)

اللہ اکبر! کیسے خوش بخت ہیں وہ لوگ کہ جن کے لیے نبی مکرم، تاجدار مدینہ سید الانبیاء علیہ السلام کی زبان اطہر سے دعاؤں کے کلمات ادا ہو رہے ہیں۔ اس کتاب میں ایسی ہی دعائیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر صحابہ کے لیے مختلف قبائل اور لوگوں کے لیے مانگیں اور کچھ ایسی دعائیں جو مختلف [illegible] کے لیے یا خود اپنی ذات مبارکہ کے لیے مانگیں تھیں، انھیں اکٹھا کرنے کی [illegible] ہے۔ الشیخ محمد عظیم حاصل پوری حفظہ اللہ نے اس کام کو نہایت احسن طریقے سے انجام دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے۔ امین

دار القدس
ڈسٹری بیوٹرز اینڈ پبلیشرز
اردو بازار لاہور 042-37221565
0300-7452885